نوائے افغان جہاد

شوال/ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ
اکتوبر 2010ء

پروان
۱۹ مئی ۲۰۱۰ء/ بگرام ائیر بیس
پر ۱۹ افدائین کا حملہ۔۔۔۔۔
ایک ہزار صلیبی فوجی ہلاک

ننگرہار
۳۰ جون ۲۰۱۰ء/ جلال آباد ائیر بیس پر
۸ فدائین کا حملہ۔۔۔۔۔ ۶۰۰ صلیبی
ہلاک، ۵۰ ہیلی کاپٹر، ۲۰ ڈرون تباہ

گردیز
۲۴ ستمبر ۲۰۱۰ء/ ناٹو و افغان فوج کے
مشترکہ مرکز پر ۵ فدائین کا حملہ۔۔۔۔
۳۰ صلیبی ہلاک، ۸ ٹینک، ۱ ہیلی کاپٹر تباہ

خوست
۲۸ اگست ۲۰۱۰ء/ ناٹو اور CIA بیسز
پر ۲۸ فدائین کا حملہ۔۔۔۔۔
۵۰۰ صلیبی ہلاک، کئی ہیلی کاپٹر تباہ





فتح حلب کے بعد امیر المومنین کے نام حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کا مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابو عبیدہ عامر بن جراح کی طرف سے امیر المومنین کی خدمت میں......

السلام علیک فانی احمد الله الذی لااله الاهو واصلی علی نبیه محمد صلی الله علیه وسلم۔

امابعد!

اللہ پاک کا ہم پر ایسا احسان وکرم ہے کہ اس کے سبب سے تمام مسلمانوں پر اُس کا شکر واجب ہو گیا ہے۔ اُس نے کفار کے سب سے کٹھن قلعے اور بدکاروں کے دشوار گزار شہر ہمارے ہاتھوں فتح کروادیے۔ اُن کے بادشاہوں کو ذلیل اور اُن کی زمینوں، شہروں اور مالوں کو ہمارے قبضہ میں کر دیا۔ قلعہ حلب فتح ہوا اور اس کے ساتھ ہی عزاز بھی فتح ہو گیا۔ سردار یوقنا والیٔ حلب' اسلام لے آیا اور اچھا مسلمان ہو گیا۔ کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کی اعانت اور نصرت کرنے لگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے گناہوں کو معاف کریں، اُس کے وجود کو دین کے لیے نصرت، مسلمانوں کے لیے عبرت اور کفار کے واسطے ہلاکت کا سبب بنائیں۔ اب وہ رومی کتوں پر حیلہ چلنے کے لیے انطا کیہ میں ہے اور اُس نے اپنی جان کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں کھپا ڈالا ہے۔ میں آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں اور ہمارا ارادہ انطا کیہ کی طرف جانے کا ہے تا کہ ہم وہاں پہنچ کر رومی باغیوں (ہرقل وغیرہ) کی سرکوبی کر سکیں۔ انطا کیہ کے سوا ہمارے دشمنوں کا ایسا کوئی قلعہ باقی نہیں رہا ہے جو ہم نے فتح نہ کر لیا ہو۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کے مطابق انطا کیہ کو فتح کر لینے، اُس کے خزائن حاصل کرنے اور تخت چھین لینے کی امید سے کُوچ کر رہے ہیں۔ آپ ہمارے لیے دعاؤں کا زادِ راہ روانہ فرماتے رہیے گا کیونکہ یہی مسلمانوں کا ہتھیار اور کفار کے لیے باعثِ ادبار ہے۔ تمام مسلمانوں کی خدمت میں سلام عرض کر دیجیے۔

والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

(فتوح الشام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۳، شمارہ نمبر۹

شوال/ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ اکتوبر 2010ء

عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ''جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا اس نے میری نافرمانی کی'' (ابن ماجہ ص ۲۰۲ باب الرمی فی سبیل اللہ)۔



اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

مرجائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

امسال گیارہ ستمبر کو صلیبی غیظ و غضب میں اتنا جل بھن گئے کہ عین اس جگہ جہاں ۱۹ فدائیوں نے کفر کی ٹیکنالوجی کے بت کو پاش پاش کیا تھا، وہیں قرآن مجید کو جلا ڈالا۔ افسوس کہ ہماری گردنوں پر سر سلامت ہیں اور ہم یہ دن دیکھ رہے ہیں...... لیکن مجاہدین نے یہ ٹھان رکھی ہے کہ اپنے خون کے آخری قطرے تک اور جسم کی آخری حرکت تک اس دنیا میں دجال کی ذریت کے خاتمے کے لیے کوشاں رہیں گے۔

امریکہ میں ہماری بہن عافیہ صدیقی کو کفار نے ایک عدالتی ڈرامے کے ذریعے چھیاسی سال قید کی سزا سنا کر دنیا کے سامنے اپنے 'عدل وانصاف' کو مزید نمایاں کر دیا ہے۔ کفار سے تو کیا گلہ...... وہ تو اسلام کے خلاف حالت جنگ میں ہیں اور ان کے غلاموں سے بھی کیا شکوہ...... کہ انہوں نے تو اپنا سب کچھ صلیب کی سربلندی کے لیے ڈالروں کے عوض فروخت کر رکھا ہے لیکن ڈیڑھ ارب سے زاید امت مسلمہ کو ضرور اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا قرآن مجید کی بے حرمتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور صلیبیوں کے کٹہروں میں کھڑی سزائیں پاتی امت کی بیٹی کا حال بھی ہمارے وجود میں اضطراب کی کوئی لہر نہیں پیدا کرتا تو آیا ہمارے اندر ایمان والی زندگی کی کوئی رمق باقی بھی ہے یا نہیں؟

لیکن یمن، صومالیہ، الجزائر، عراق اور سرزمین خراسان میں اہل صلیب کی روز افزوں درگت پتا دے رہی ہے کہ امت محمدؐ کی رگوں میں اب بھی گرم لہو رواں ہے، گزشتہ چند ہفتوں کے دوران میں باگرام، جلال آباد، خوست اور گردیز میں فدائیان اسلام نے دشمن پر جو قہر برپا کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان کارروائیوں کی تفصیلات زیر نظر شمارے کے سرورق اور مضامین میں آپ دیکھ سکیں گے۔ یہ چاروں عملیات نو سالہ جنگ میں صلیبی لشکر پر ہونے والے سب سے شدید اور بڑے حملے تھے جن کو مجاہدین نے اللہ کے فضل سے ایسے وقت میں سرانجام دیا ہے جب ایک طرف تو وہ جنگ کو نو سال تک جاری رکھنے کے بعد اس کے دسویں سال میں داخل ہو رہے ہیں تو دوسری طرف افغانستان سے فوجی انخلا کے آغاز کے لیے اوباما کی اعلان کردہ ڈیڈ لائن سر پر آن پہنچی ہے۔ افغان جنگ کی نئی حکمت عملی وضع کرنے کے شوق میں اوباما اس تاریخ (جون ۲۰۱۱) کا اعلان تو کر بیٹھا تھا لیکن یہ تاریخ اب اس کے لیے دہری مصیبت بن گئی ہے کیونکہ شکست کی ذلت تسلیم کرنے سے بچنے کے لیے اسے فوجی انخلا کے جواز کے طور پر ثابت کرنا ہوگا کہ صلیبی فوجوں کے نکلتے ہی مجاہدین کٹھ پتلی کابل حکومت کا تیا پانچہ نہیں کر دیں گے اور افغانستان میں ایک مرتبہ پھر القاعدہ کے انصار و مددگار طالبان کی حکومت کی صورت میں شریعت کا غلبہ نہیں ہوگا اور اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکے تو اسے اس ڈیڈ لائن میں توسیع کرنی پڑے گی جس صورت میں وہ اپنی پارٹی اور عوام کی حمایت سے محروم ہو جائے گا جیسا کہ باب وڈورڈ کی تازہ کتاب کے مطابق اس نے کہا کہ ''میں افغانستان کی خاطر پوری ڈیموکریٹک پارٹی کو داؤ پر نہیں لگا سکتا''۔

اس مخمصے سے نکلنے کے لیے امریکیوں نے اپنے دیرینہ غلام پاکستان سے رجوع کیا اور اسے محسود آپریشن کے بعد شمالی وزیرستان میں مولانا جلال الدین حقانی صاحب سے متعلقہ مجاہدین اور القاعدہ کے خلاف آپریشن کا حکم دیا تاکہ پاکستانی فوج کے کندھوں پر بیٹھ کر اپنی جھوٹی فتح کا جھنڈا لہرا سکیں۔ لیکن پاکستانی فوج سوات اور محسود کے علاوہ اورکزئی میں اس قدر درگت بنوا چکی تھی کہ اس نے مجاہدین کے خلاف مزید کوئی آپریشن کرنے سے توبہ کر لی۔ متبادل کے طور پر آقا و غلام نے سر جوڑ کر یہ حل سوچا کہ اپنا آخری ہتھیار یعنی ڈرون میزائل پوری شدت کے ساتھ آزمایا جائے۔ چنانچہ غلاموں کی جانب سے خفیہ زمینی مخبری اور لاجسٹک سپورٹ کی صورت تعاون میں بھرپور اضافے کے بعد امریکہ نے قبائل بالخصوص وزیرستان میں مجاہدین پر میزائل حملوں کی بوچھاڑ کر دی ہے۔ صرف ماہ ستمبر میں ۲۳ مرتبہ حملے کیے گئے اور ہر مرتبہ کئی کئی میزائل داغے جاتے ہیں لیکن میزائلوں کی اس بارش کے باوجود مجاہدین کا عزم وحوصلہ روز بروز بلند ہوتا چلا جا رہا ہے وہ قرآن مجید کی اس آیت کا مصداق بنے ہوئے ہیں

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ O

''جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ جمع ہو رہے ہیں لہٰذا تم ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کا ایمان اور زیادہ کر دیا اور انہوں نے کہا ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے''

میزائل حملوں کے ساتھ ساتھ اس ماہ امریکہ کی جانب سے تحریک طالبان پاکستان پر پابندی کی بازگشت بھی سنائی دی اگرچہ مجاہدین اس قسم کی پابندیوں سے ماوراء ہیں اور ان کی عملیات پر ایسی کسی پابندی سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن تحریک طالبان پاکستان پر پابندی، اس کے راہنماؤں امیر حکیم اللہ محسود صاحب، مفتی ولی الرحمٰن صاحب اور بعد ازاں الیاس کشمیری صاحب کے سروں کی قیمتیں مقرر کرنے کا اعلان ابلاغی بدہضمی کے مریض ان دانش وروں اور صحافیوں کے منہ پر زوردار تھپڑ ہے جو پاکستانی طالبان کو غیر ملکی ایجنٹ قرار دیتے نہیں تھکتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو دل ایمان کے نور سے خالی ہیں ان کو ایمان کی قدر و قیمت کا اندازہ کیونکر ہو سکتا ہے اور دل تو اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اگر چاہے تو امریکی قیدی بریگیڈ ال اور مریم رڈلی کو ایمان کی دولت عطا فرما دے اور اگر محروم کرے تو مسلمان کے گھروں میں پیدا ہونے والے 'فرنٹ لائن اتحادیوں' سے یہ نعمت چھین لے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ہم ہر دم یہ درخواست کرتے ہیں

اللھم من احیتہ منافاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتو فہ علی الایمان

''اے اللہ تو ہم میں سے جسے زندہ رکھ تو اسلام پر زندہ رکھ اور موت دے تو ایمان پر موت دے''۔ آمین

الصِّدْقُ مَعَ اللّٰہ۔اللہ کے ساتھ سچّائی

شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْ ا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ''اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچّے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''(التوبہ:۱۱۹)

سورہ توبہ کی اس آیت میں جس سچّائی کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ بندۂ مومن کے اقوال و اعمال اُس کے ایمانی مطلوبہ معیار اور اصل انسانی فطرت سے مطابقت رکھتے ہوں اور اس کے مخفی اور باطنی معاملات اعلانیہ امور ہی کی طرح ہوں۔ اگر آپ کسی سچّے انسان کا سینہ کھولیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں جھانکنے کا موقع دے تو آپ کو اس کے ظاہری کردار اور پوشیدہ اندرون میں کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ سچّے لوگوں کا حال ایسا ہی ہوتا ہے، بلکہ کچھ کا باطن تو اُس سے بھی بہتر ہوتا ہے جو وہ لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہیں! سلف کہا کرتے تھے اللھم اجعل باطننا خیراً من ظاھرنا،واجعل ظاھرنا خیراً، کہ اے اللہ! ہمارے باطن کو ظاہر سے بہتر بنا دے اور ہمارے ظاہر کو اچھا بنا دے۔

ظاہر اور باطن کے درمیان مطابقت:

یہ اللہ عزّ وجل کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے کہ ہمارے دلوں کا معاملہ علّام الغیوب......اللہ عز وجل کے ساتھ ہے۔ ان دلوں کے پوشیدہ بھید زیادہ دیر تک مخفی نہیں رہتے، کبھی کبھی وہ ظاہر سے مختلف معلوم ہوتے ہیں لیکن انسان کا ظاہر اور باطن زیادہ دیر تک اس حالت میں نہیں رہ سکتا اور بالآخر ایک ہی جیسا ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا باطن اچھا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے ظاہر کر دے گا اور اسی طرح اگر اس کا باطن برا ہوگا تب بھی اللہ تعالیٰ ضرور اس کو ظاہر کر دے گا۔ اگر کسی نے کوئی بات چھپائی کبھی نہ کبھی اللہ تعالیٰ اسے بھی سامنے لے آتا ہے، اس کی زبان پھسل جاتی ہے، یا اس کے چہرے کے تاثرات کے ذریعے پتہ چل جاتا ہے...... یہ ناممکن ہے کہ انسان زیادہ عرصے تک اپنے نفس کو دھوکے میں رکھ سکے، کیونکہ یہی انسانی فطرت ہے جس پر اللہ نے اس کی تخلیق کی ہے...... یہ اللہ کی سنت ہے کہ ظاہر بالآخر باطن سے مطابقت اختیار کر لیتا ہے۔ اگر ظاہر کچھ دیر کے لیے باطن سے مختلف سمت میں چلے، ریا، منافقت، جھوٹ کے سہارے، تو یہ حالت زیادہ مدت تک برقرار نہیں رہتی، کیونکہ اللہ نے انسان کی فطرت اس طرح پیدا کی ہے کہ وہ زیادہ عرصے تک باطل کو برداشت نہیں کر سکتا، اور نہ زیادہ دیر تک اپنے اوپر بناوٹی خول چڑھائے رکھ سکتا ہے۔ ہر انسانی طبیعت اور دل اس فطرت کے مطابق رہنا چاہتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے: صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً وَّنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْنَ۔ ''اللہ کا رنگ، اور اللہ سے اچھا رنگ کس کا ہو سکتا ہے؟ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔''(البقرہ:۱۳۸) اَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ ''پس آپ یکسو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔''(الروم:۳۰)

یہاں سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اصل فطرت جس پر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے دھوکہ بازی اور بہتان کی متحمل نہیں ہو سکتی اور نہ زیادہ عرصے جھوٹ کی متحمل ہو سکتی ہے۔ اسی وجہ سے اگر انسانی فطرت کسی عالم کا وعظ، یا قرآن کی کوئی آیت سنتی ہے تو کانپ جاتی ہے اور اپنے اوپر ماحول سے جمع کی گئی آلودگیوں کو جھاڑ کر صاف کر دیتی ہے۔ اور جس جھوٹ، بہتان اور باطل میں وہ گھری ہوتی ہے اس کو اتار پھینکتی ہے اور اس کے بعد حق بات ہی کہتی ہے۔

کتنے ہی لوگ ہوں گے جنہوں نے آپ پر زیادتی کی ہوگی، آپ سے جھوٹ بولا ہوگا یا آپ کے خلاف سازش کی ہوگی، لیکن آپ کی سچّائی اور طویل صبر کی وجہ سے اس کی فطرت اس کو جھنجھوڑتی ہے اور اسے شرمندگی ہوتی ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے جس کا مظہر وہ بہتے آنسو ہیں جو آپ کے ہاتھوں میں گرتے ہیں یا وہ آپ کے ہاتھ پر توبہ کر لیتا ہے۔ چنانچہ یہ دل جو زیادہ دیر تک باطل اور بہتان کو برداشت نہیں کر سکتا یوں آپ کے سامنے کھل جاتا ہے۔

پس جھاگ تو اڑ جاتی ہے!

صدق اور سچّائی کے بغیر آپ کے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ صدق سے خالی کسی عمل کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت نہیں بخشتا: لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ ''تاکہ آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہترین عمل کرنے والا ہے۔''(الملک:۲)

اس آیت کی تشریح میں فضیل بن عیاضؒ کہتے ہیں اصوبہ واخلصہ یعنی عمل میں سب سے ٹھیک اور خالص ترین۔ خالص یعنی ریا سے پاک اور سب سے ٹھیک یعنی سب سے زیادہ صدق پر مبنی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اس وحی کے مطابق ہو جو روح الامین اللہ رب العالمین کی طرف سے لے کر آئے۔ صدق کے بغیر ہمارا کوئی کام بھی درست نہیں ہوتا اور ہم کسی راہ پر بھی ثابت قدم نہیں رہ سکتے۔ ہم بٹ جاتے ہیں اور تباہ ہو جاتے ہیں۔

بہت سے لوگ ہیں جو خطبے دیتے ہیں، اور انہیں اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم دیے ہیں۔ ان کی بات آپ کو بہت متاثر کرتی ہے، وہ اپنی زبان سے ایسی ایسی باتیں بناتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ ان کے اردگرد لوگ جمع ہو جاتے ہیں، اور مجھے دل میں یہ پختہ یقین ہوتا ہے کہ یہ معاملہ زیادہ عرصے تک ایسے نہیں رہے گا کیونکہ جھاگ زمین پر نہیں ٹھہرا کرتی۔ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْھَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ط کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ۔ ''اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر اُڑ جاتی ہے لیکن لوگوں کو نفع

دینے والی چیز زمین میں ٹھہری رہتی ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔'' (الرعد:۱۷)

دنیا میں زندگی اور ثبات صرف حق اور حق پر پنپنے والی چیزوں کو حاصل ہوتا ہے، اس کے برعکس جس چیز میں خبث ہوتا ہے نہ اس کی جڑیں زمین کی تہہ تک پہنچتی ہیں، نہ ہی اس کو دوام حاصل ہوتا ہے۔'' کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ کلمہ کی بات کس طرح بیان فرمائی، ایک درخت کی مانند جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔ جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور ناپاک کلمہ کی مثال گندے درخت جیسی ہے جو زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا، اسے کچھ ثبات حاصل نہیں۔'' (ابراھیم:۲۴۔۲۶)

درحقیقت خباثت اور ناپاکی انسانی فطرت کے ساتھ میل نہیں کھاتی اور نہ ہی ایمان والے دل کی گہرائیوں میں اپنی جگہ بنا سکتی ہے۔ وہ ایک پردیسی ہے جو کچھ دیر کے لیے وہاں ٹھہر جاتی ہے لیکن جلد ہی وہاں سے ہٹ جاتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے کوئی پھوڑا جلد پر نکلنے کے بعد جلد ہی غائب ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال کسی دانے یا چھالے سے زیادہ نہیں، جسمِ انسانی جلد ہی اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ وہاں سے غائب ہو جاتا ہے۔ جہاں تک حق کا تعلّق ہے تو اس کی جڑیں گہری، مضبوط اور پائیدار ہوتی ہیں اور اللہ رب العزت سے ملاقات کے وقت تک ایسے ہی رہتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ حق ہے، وہ صرف حق ہی کی نصرت کرتا ہے اور صرف حق ہی کو دوام بخشتا ہے اور اس کا دین برحق ہے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ھُوَ الْبَاطِلُ۔ ''یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے علاوہ جن کو یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہیں۔'' (الحج:۶۲)

فَاَمَّا الزَّبَدُفَیَذْھَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ط کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ ۔ ''اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر اُڑ جاتی ہے لیکن لوگوں کو نفع دینے والی چیز زمین میں ٹھہری رہتی ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔'' (الرعد:۱۷)

کچھ لوگ دورنگی کا شکار ان افراد کے گرد جمع ہو جاتے تھے لیکن جیسے میں نے آپ کو بتایا مجھے یہ یقین ہوتا تھا کہ یہ جھاگ زیادہ دیر برقرار نہیں رہ سکے گی، مجھے یہ یقین ہوتا تھا کہ خباثت زیادہ دیر زندہ نہیں رہے گی۔ میں نے اپنے آس پاس لوگوں کو اطمینان دلایا کہ یہ محض چھوٹے چھوٹے پھوڑے ہیں جو جلد ہی غائب ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ۔ ''کہہ دیجیے پاک اور ناپاک برابر نہیں ہو سکتے چاہے تمہیں ناپاکی کی کثرت کتنی ہی بھلی معلوم ہو۔'' (المائدہ:۱۰۰)

اللہ رب العزت ناپاک چیزوں کو ایک دوسرے پر جمع کرتا ہے، ایک دوسرے کے اوپر پھینکتا ہے اور پھر انہیں جہنّم میں جھونک دیتا ہے۔ اور جو لوگ اس سے منسلک ہوتے ہیں وہی دراصل خسارے میں رہتے ہیں۔

دن گزرتے گئے اور اپنی زندگی کے تجربات کی روشنی میں میں جس بات کی توقع کر رہا تھا وہ صحیح ثابت ہوئی کہ جھاگ زندہ اور باقی نہیں رہتی، غبار کے لیے کوئی قرار نہیں ہے، اور حقیر اور کم مایہ امور بالآخر زوال پذیر ہو جاتے ہیں، اور ہوا کا ایک جھونکا جو دائیں سے بائیں چلتا ہے انہیں اڑانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اسی لیے ہمارے اسلاف، اللہ ان سے راضی ہو، حق کے حریص ہوتے تھے چاہے وہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو، سچّائی اور اخلاص کے حریص ہوتے تھے چاہے وہ ان کے نفس پر بھاری ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے ظاہر اور باطن کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کے حریص ہوتے تھے چاہے یہ کام ان پر کتنا شاق گزرے اور حالات کیسے ہی ناسازگار ہوں۔ ان میں سے ہر ایک شخص یہ چاہتا تھا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ ایسے اعمال ہوں جن کی خبر کسی انسان کو بھی نہ ہو۔ پس اگر لوگوں کے سامنے اس کی عبادت کا راز فاش ہو جاتا تو وہ جلدی سے اس جگہ کو ہی چھوڑ دیتا تاکہ عوام سے مخفی رہ سکے۔

امام احمدؒ جب سڑک پر چلتے تو مزدوروں کے درمیان چلا کرتے تاکہ لوگ احترام کی وجہ سے ان کی طرف اشارے نہ کریں۔ وہ یہی سمجھیں کہ یہ بھی عام سا ایک مزدور ہی ہے۔

جب ان میں سے کوئی کسی معرکے میں داخل ہوتا تو اپنا چہرہ ڈھانپ لیتا، اور اگر بہت سا مال غنیمت اس کے ہاتھ لگتا تو وہ چہرہ چھپا کر اسے ڈھیر میں لا کر رکھ دیتا تاکہ لوگ اس کا نام نہ جان سکیں۔ تاریخ اسلامی کے اُس تابناک ستارے سے تو سب واقف ہوں گے جس نے اس وقت قلعے کی دیوار میں سوراخ بنایا تھا جب مسلمہؒ بن عبدالملک نے ایک قلعے کا طویل عرصے تک محاصرہ کیا تھا۔ ایک دن ایک مجاہد آہستگی سے آگے بڑھا اور قلعے کی دیوار پر چڑھنے لگا۔ وہ پہریداروں کے اوپر جا پڑا، ان سب کو قتل کر دیا اور قلعے کی دیوار میں سوراخ کر کے ایک راستہ بنا دیا جہاں سے مسلمان فوج اندر داخل ہوئی اور قلعے کو فتح کر لیا۔ مسلمہ بہت دیر تک پکارتے رہے کہ یہ راستہ کس نے بنایا ہے لیکن کوئی بھی آگے نہیں بڑھا۔ ایک رات ایک نقاب پوش شہسوار مسلمہؒ کے خیمے میں داخل ہوا اور کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ نقب لگانے والے کا پتہ کر سکیں؟ مسلمہؒ نے کہا: ہاں اس نے کہا: میں آپ کو اس شرط پر بتاؤں گا کہ آپ کسی سے اس کا تذکرہ نہیں کریں گے اور نہ ہی اسے کوئی انعام یا بدلہ دیں گے۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ شہسوار نے کہا: میں ہی وہ نقب لگانے والا ہوں اور یہ کہہ کر اس نے وہاں سے اپنا گھوڑا دوڑا دیا۔ اس کے بعد جب کبھی مسلمہؒ قبلہ رخ ہو کر دعا مانگتے تو یہ ضرور کہتے کہ ''اے اللہ قیامت کے دن مجھے اس شخص کے ساتھ اٹھانا جس نے دیوار میں نقب لگایا تھا۔''

مسلم معاشرے کے ستون:

یہ وہ مخلص ارواح اور اعلیٰ نمونے ہیں جو مسلم معاشرے کو تباہی سے بچاتے رہے ہیں۔ جس وقت اعمال پر خواہشات کا غلبہ ہوتا تو جس چیز نے معاشرے کو تباہی اور زمین کو ہچکولے کھانے سے بچایا، اور لوگوں کو تباہ و برباد ہونے سے محفوظ رکھا وہ یہی اعلیٰ مثالی لوگ ہیں جو ہر زمانے میں کبھی تھوڑے اور کبھی زیادہ اسلامی معاشرے میں مضبوط اور ثابت قدم موجود رہے۔ یہ لوگ اس عمارت کا اہم ترین ستون ہیں جسے ہم 'مسلم معاشرہ' کہتے ہیں...... یہ جو سیمنٹ کے ستون ہمارے سامنے ہیں کہنے کو صرف چار ہیں لیکن ان کے اوپر اونچی اونچی عمارتیں کھڑی ہوتی ہیں جو سو منزلوں تک بھی پہنچ جاتی ہیں۔

جب کبھی معاشرہ ان مخلصین سے خالی ہوتا ہے اور جب کبھی یہ مثالی لوگ ناپید ہوجاتے ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الاخفیاء الاتقیاء الابریاء''یعنی چھپے ہوئے متقی اور نیکوکار۔ جیسے جیسے یہ نمونے معاشرے سے غائب ہوتے چلے جاتے ہیں معاشرہ اپنے آپ کو کھانے لگتا ہے، تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔ چنانچہ آج اسلام کی سب سے بڑی مشکل اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کے لیے کام کرنے والوں میں ان مخلصین کی کمی واقع ہوگئی ہے، ان چھپے ہوئے متقین اور نیکوکاروں کی جنہیں امتوں کی قیادت کے لیے پیدا کیا گیا تھا، جنہیں کشتی کو صحیح سمت چلانے کے لیے پیدا کیا گیا تھا، اگر کشتی ایک سچے اور مخلص انسان کے ہاتھ میں آجائے تو وہ اسے قوی اور امین ہاتھوں کے ساتھ امن کی راہ پر چلاتے ہوئے اسلام کے ساحل تک پہنچا دیتا ہے...... وہ سچا مجاہد جو گمنام ہوتا ہے۔ 'وہ لوگ کہ جب موجود ہوں تو ان پر توجہ نہیں دی جاتی اور جب نہ ہوں تو ان کی کمی محسوس نہیں ہوتی' (بحوالہ حدیث) ان کے چہروں کے نقوش جنگ کی دھول، اسلحے کی جھنکار اور طیاروں اور ٹینکوں سے آنے والے میزائلوں کے پیچھے دھندلا جاتے ہیں۔ جنگ کا وہ شور جو وہ براہ راست سنتے ہیں، اس کی وجہ سے وہ گرد و غبار پر کان نہیں دھرتے۔ ان کے پاس اتنا وقت کہاں کہ وہ غیبت، تجسس، چغل خوری یا لعن طعن سن سکیں۔ ان کے کرنے کا کام تو اس سے بہت بلند ہے۔ ان کا کام اس سے بہت اونچا ہے کہ وہ مینڈک کے ٹرانے یا کوے کی کائیں کائیں سنتے پھریں۔

جیسا کہ ایک حسن حدیث میں جسے اصحاب سنن میں سے کسی نے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے کہا تھا، وہ روایت کرتے ہیں: ''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے جب ہم ایک پرانی اور کمزور سی لکڑی کی جھونپڑی کی مرمت کررہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا مگر یہ کہ وہ معاملہ اس سے زیادہ اہم ہے۔'' تم اپنی جھونپڑی کی مرمت میں مشغول ہو؟! بیشک وہ معاملہ، آخرت کا معاملہ! اس سے زیادہ اہم ہے!

اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ آخرت نے کس قدر ان کی زندگی کو مشغول کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا احساس ان کی نظروں کو ہر چیز سے روکے رکھتا تھا۔ وہ اس دنیا کو نہایت اعلیٰ قدروں پر پرکھا کرتے تھے۔ یہ دنیا ان لوگوں کے لیے کتنی حقیر اور چھوٹی ہوگی جو آسمان کی بلندیوں پر رہتے ہوں؟ کیا آپ کبھی ہوائی جہاز میں بیٹھے ہیں؟ کس طرح جب آپ زمین پر ہوتے ہیں تو ہوائی اڈہ بھی آپ کو بہت بڑا لگ رہا ہوتا ہے لیکن جب اس سے اوپر جاتے ہیں تو بڑی بڑی عمارتیں بھی آہستہ آہستہ چھوٹی ہوتی جاتی ہیں، پوری زمین ہی چھوٹی ہوجاتی ہے۔ اب آپ فضا میں تیر رہے ہوتے ہیں، اور آسمان کی بلندیوں تک پہنچ چکے ہیں اور آپ نے ہر چیز کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس لیے اب آپ کو اس سے کیا سروکار کہ زمین سے چمٹے یا جڑے رہیں؟ ہمارے اسلاف بھی اسی طرح تھے...... صادقین ایسے ہی ہوتے ہیں، راست رو لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔

جو بوؤ گے وہی کاٹو گے:

اللہ عزوجل کی یہ حکمت، نعمت اور رحمت ہے کہ وہ لوگوں سے اس ضمیر کی بنا پر معاملہ کرتا ہے جو ان کے اندر چھپا بیٹھا ہے، اور جو کچھ ان کے سینوں میں موجود ہے اس بنیاد پر ان سے معاملہ کرتا ہے، ان کی نیتوں کی بنیاد پر معاملہ کرتا ہے۔ سبحان اللہ! الجزاء من جنس العمل انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے...... یہی وہ چیز ہے جو ہمیں سنت اور اس سے پہلے قرآن میں سکھائی گئی ہے۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ۔ ''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا'' (البقرہ:۱۵۲)۔ ولاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۔''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی ان کو ان کا اپنا آپ بھلا دیا'' (الحشر:۱۹)

وَ مَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔ ''انہوں نے چال چلی اور اللہ نے چال چلی، اور اللہ سب سے اچھی چال چلنے والا ہے۔'' (ال عمران:۵۴) فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ۔ ''پس دیکھ لو ان کے مکر کا انجام کیسا ہوا کہ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو، سب کو غارت کردیا۔ یہ ہیں ان کے مکانات جو ان کے ظلم کی وجہ سے اجڑے پڑے ہیں۔ علم والوں کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے۔'' (النمل:۵۲۔۵۱)

ایک شخص نے سیدنا ابن عباسؓ سے کہا کہ ہم تورات میں یہ لکھا پاتے ہیں کہ جو اپنے بھائی کے لیے گڑھا کھودے گا اللہ تعالیٰ خود اس کو اس میں گرادے گا۔ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ یہ تو قرآن میں بھی موجود ہے: وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ۔ ''بری تدبیروں کا وبال بری تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے۔'' (الفاطر:۴۳) ظلم کا سب سے پہلا اثر ظالم پر ہی ہوتا ہے۔ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔'' (النحل:۱۱۸) فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ۔ ''پس دیکھ لو ان کے مکر کا انجام کیسا ہوا کہ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو، سب کو غارت کردیا۔'' (النمل:۵۱) جب کوئی دوسروں کے خلاف چال چلتا ہے اللہ اس کے خلاف چال چلتا ہے۔ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا۔ ''بیشک وہ ایک چال چل رہے ہیں اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں۔'' (الطارق:۱۶۔۱۵)

کبھی یہ نہ سوچو کہ جو کچھ تم نے اپنے ضمیر کی گہرائیوں میں دبا رکھا ہے وہ عالم الغیب سے پوشیدہ رہ سکتا ہے، چاہے تم اسے کئی عرصے تک لوگوں سے چھپاتے رہو۔ اس نے ان دلوں کو پیدا کیا ہے اور ان کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ کبھی بھی اپنے اندر کوئی ایسی بات نہ چھپائیے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہو، اور نہ ہی ایسی نیت کریں جو اللہ کے ہاں قابل قبول نہ ہو۔

''بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر انسان کے لیے اس کے عمل میں وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے تو واقعتاً اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے اور جس کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی

طرف اس نے ہجرت کی۔''(متفق علیہ) میں ہمیشہ یاد کرتا ہوں کہ ایک مہاجر بھائی کے جواب سے میں کس قدر ہل کر رہ گیا تھا جب میں نے اس سے کہا کہ کیا آپ اس جگہ پر شادی نہیں کریں گے؟ تو اس کہا: نہیں میں شادی نہیں کروں گا تا کہ میری ہجرت میں کسی دنیاوی چیز کی آمیزش نہ ہو جائے۔

معاشرے کی زندگی:

بھائیو! عظیم ترین لوگ جو معاشرے میں تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں تین طرح کے ہوتے ہیں، عالم، سخی اور مجاہد۔ یہ تین طرح کے لوگ معاشروں کا محور ہوتے ہیں جن کے گرد افرادِ معاشرہ گھومتے ہیں، اور یہی ان کی بنیاد ہوتے ہیں، کیونکہ یہی معاشرے کو تھامے ہوتے ہیں اور اپنے اثر ورسوخ اور طاقت سے افرادِ معاشرہ کو سہارا دیتے ہیں۔ اسی لیے اگر ان تینوں اقسام کے لوگ سچّے اور مخلص ہوں، عالم، سخی اور مجاہد، تو پورا معاشرہ پاکیزگی اور وحدت سے معمور ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ان کی نیتوں میں فتور آ جائے، اور ان کے کردار مفسد ہو جائیں تو پورا معاشرہ کوڑا کرکٹ کا ڈھیر بن جاتا ہے۔ کیونکہ دل پھولوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اگر یہ صاف اور تازہ ہوں تو ان سے ایک پاکیزہ اور شیریں خوشبو آتی ہے اور اگر یہ خراب ہو جائیں، تو ان سے ایسی بدبو اٹھتی ہے جس سے ناک سکڑ جاتی ہے اور گھن آنے لگتی ہے۔

اسی طرح جب دلوں میں خرابی آ جائے تو ان سے بھی ایسا ہی تعفن اٹھتا ہے جو پورے معاشرے کو متعفن کر دیتا ہے۔ چغلی سے، غیبت سے، شکی مزاج سے، برے گمان سے اور اسی طرح کی بیماریوں سے جو پورے معاشرے کو نفرت اور تباہی والے معاشرے میں بدل کر رکھ دیتی ہیں جہاں ہر فرد اپنی ناک پکڑے ہوئے ہوتا ہے کہ اس کے پڑوسی یا رشتہ دار کی بدبو اس تک نہ پہنچ سکے۔

ان تین طرح کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کیا ہے۔ جیسا کہ صحیحین کی روایت میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جہنّم کی آگ تین لوگوں سے بھڑکائی جائے گی۔ لوگوں کی تین اقسام۔ عالم، انفاق کرنے والا سخی اور مجاہد۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے جہنّم کا ایندھن بنیں گے، عالم، سخی اور مجاہد...... یا اللہ! مجاہد جو اپنا خون تک پیش کر دیتا ہے، سب سے پہلے آگ کا ایندھن بنے گا؟! سخی جس کی جیب میں ایک روپیہ نہیں بچتا، کیونکہ وہ تو معاشرے کو سہارتا رہا، دوسروں کے قرض اتارتا رہا، دوسروں کی حاجات پوری کرتا رہا، دوسروں کو مشکلات سے نکالتا رہا، اس سے آگ بھڑکائی جائے گی اور کیا وہ اس کی لکڑیوں اور ایندھن میں شامل ہوگا؟! ہاں، صحیحین میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔'' قیامت کے دن سب سے پہلے تین لوگوں سے آگ بھڑکائی جائے گی، عالم، مجاہد اور انفاق کرنے والا سخی۔ اللہ تعالیٰ عالم کو لائے گا اور پوچھے گا: تم نے دنیا میں کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے آپ کی خاطر علم حاصل کیا، اور آپ کی رضا کی خاطر اس کو پھیلایا۔ اس سے کہا جائے گا: تم نے جھوٹ بولا، تم نے علم اس لیے سیکھا تھا تا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور ایسا ہو گیا، تو تم نے اپنا اجر دنیا میں ہی سمیٹ لیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد سخی کو لایا جائے گا اور اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تم نے دنیا میں کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے حلال ذرائع سے مال کمایا اور اسے آپ کی راہ میں خرچ کیا۔ اس سے کہا جائے گا: تم نے جھوٹ بولا، تم نے مال اس لیے خرچ کیا تا کہ تمہیں سخی کہا جائے اور ایسا ہو گیا۔ تم نے اپنا اجر دنیا میں ہی پا لیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔ اور پھر مجاہد کو لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: تم نے دنیا میں کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے آپ کی راہ میں قتال کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ اس سے کہا جائے گا: تم نے جھوٹ بولا۔ تم نے اس لیے قتال کیا کہ تمہیں بہادر کہا جائے اور ایسا ہو گیا، تم نے اپنا اجر دنیا میں ہی لے لیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔''(مسلم، احمد، ترمذی)

جب حضرت معاویہؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث سنی تو وہ رونے لگے، اتنا روئے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ جب انہیں ہوش آیا تو حضرت معاویہؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا! جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال (کا بدلہ) یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں، جو کچھ انہوں نے وہاں کیا وہاں وہ سب ضائع ہو گیا اور ان کے سارے اعمال برباد ہونے والے ہیں۔''(ھود: ۱۶-۱۵) جب بھی میں حضرت معاویہؓ کے اس واقعے کو پڑھتا اور اس آیت سے گزرتا تو میں اندر سے ہل جایا کرتا تھا۔ اور جب میں قرآن پڑھتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید یہی اس کی سب سے زیادہ خوفناک آیت ہے۔

اگر کچھ دیر کے لیے انسان اللہ کی قدرت سے غافل ہو جائے تو وہ اللہ کی کماحقہٗ قدر نہیں کرتا۔ نتیجتاً وہ انسانوں سے ایسا معاملہ کر بیٹھتا ہے گویا ساری طاقت اور انجام انہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس زبردست اور غالب رب کی قوت اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے، وہ دوسروں پر تسلط اختیار کرنا چاہتا ہے، ظلم کرتا ہے، ان پر چڑھائی کرتا ہے اور سچّے لوگوں کے آثار مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ پاک ذات تو بس پاک ہی کو قبول کرتی ہے۔ اللہ پاک ہے، سبحان اللہ! اور وہ پاک چیزوں ہی کو قبول کرتا ہے، وہ اپنا نور مکمل کر کے رہے گا چاہے کفار کو یہ کتنا ہی ناگوار گزرے، چاہے مشرکین کو کتنا ہی برا لگے، چاہے ظالم اور مجرم لوگ اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔

تاریخ سے زندہ مثالیں:

میں آپ کے سامنے تاریخِ اسلام سے دو مثالیں پیش کروں گا، ایک پرانی اور ایک ہمارے اس موجودہ دور کی۔ پہلی مثال شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ہے۔ ان کو اور اُن کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ کو حق کے بیان پر طواغیتِ زمانہ نے اونٹ پر بٹھا کر پورے دمشق میں پھرایا۔ بے وقوف لوگ ان کا مذاق اڑاتے۔ بچے ان کے پیچھے بھاگتے، آوازیں نکالتے، تالیاں پیٹتے اور استہزاء اڑاتے۔ ابن تیمیہؒ کو قید میں ڈال دیا گیا۔ وہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ قید خانے میں جانے سے قبل میں چند گھرانوں کی کفالت کیا کرتا تھا، تو جب میں قید ہوا ان گھرانوں کی امداد کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ اس پر مجھے بہت تکلیف تھی۔ لیکن ان گھروں سے جو خبریں مجھ تک پہنچتی تھیں وہ یہ کہ آپ اپنی اسی شکل وصورت میں ابھی بھی ہمارے پاس آتے ہیں اور جو رقم پہلے دیا کرتے تھے دیتے ہیں۔ اس پر ابن تیمیہؒ کہتے ہیں:

جنوں میں سے ہمارے بھائی ہماری جگہ کھڑے ہوجاتے ہیں۔ جب ساری زمین خیر کے لیے تنگ پڑ جاتی ہے تو جنوں اور فرشتوں کا اک جہاں مومن کے ساتھ ہوتا ہے۔

ابن تیمیہؒ کا وہ مشہور قول ہے کہ: ''میرے دشمن میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟ میری جنت، معاشرے کی گرمی میں سائے کی جگہ اور میرا باغ تو میرے سینے میں موجود ہے، وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتا۔ میری قید خلوت ہے، میرا قتل شہادت ہے اور میری جلاوطنی سیاحت ہے۔ اگر مجھے قید کرنے والوں کو اس قلعے کے برابر سونا مل جائے تب بھی وہ اس خیر کے برابر نہیں ہوگا جو اللہ نے مجھے یہاں عطا کی ہے۔'' امام ابن تیمیہؒ وفات پا گئے اور اس کے بعد ان کے کچھ رسائل قید خانے سے ملے۔ قید میں جب انہیں قلم اور کاغذ سے روک دیا گیا تو وہ قید خانے کی دیواروں اور فرش سے پتھر لیتے اور اس کی دیواروں پر لکھا کرتے تھے۔ ان کی یہ باتیں نقل کر لی گئیں اور بعد ازاں ان کی کتابوں کو جلا دیا گیا، اور طواغیت یہ سمجھے کہ انہوں نے اس عالم کا نور بجھا دیا ہے اور اس کی تعلیمات غائب کر دی ہیں۔ لیکن وقت گزرتا گیا اور پوری ساڑھے چھ صدیوں بعد، اللہ تعالیٰ نے جزیرہ عرب میں تیل کے ذخائر ظاہر کیے، اور جن لوگوں کے پاس سے یہ دریافت کیا گیا ان کے علما کی نشو نما ہی امام ابن تیمیہؒ کی کتب پر ہوئی تھی۔ اس کثیر دولت سے، امام ابن تیمیہؒ کی لکھی گئی ہر بات طبع ہوئی اور دنیا کے ہر کونے تک پہنچ گئی۔ دنیا میں کوئی ایسا اسلامی مکتبہ نہیں ہوگا جس میں امام ابن تیمیہؒ کی ایک سے زائد کتابیں موجود نہ ہوں۔ آج مسلمانوں کے درمیان کون سا عالم ہے جو امام ابن تیمیہؒ سے زیادہ مشہور ہو؟ چھ صدیوں بعد! یہ وہ عجیب اخلاص اور صدق ہے جسے اللہ تعالیٰ دنیا میں اچھے ذکر اور آسمان پر ملاء اعلیٰ کی طرف سے خوش آمدید اور اچھی نوید کی صورت میں پروان چڑھاتا ہے۔

دوسری مثال سید قطب شہیدؒ کی ہے۔ ایسا آدمی جو ہمارے درمیان ہی رہتا بستا تھا، ان کے سامنے ساری دنیا کی پیش کشیں کی گئیں، جب وہ پابند سلاسل تھے انہیں وزارت کی پیش کش ہوئی، سوشلسٹ اتحاد کے سیکریٹری، ان کے مطبوعات اور نشر و اشاعت کے مدیر بننے کی، وزیر تعلیم بننے کی پیش کش کی گئی لیکن وہ مردِ حق ذرا بھی متزلزل نہ ہوا۔ وہ جتنا عرصہ قید میں رہے اس کی زیادہ مدت انہوں نے قید خانے کے ہسپتال میں گزاری، کیونکہ ان کا جسم بہت سی بیماریوں کا شکار ہو گیا تھا۔ جب ایک محبِّ اسلام افسر قید خانے میں ان سے ملنے آیا تو پہلے انہیں گرم پانی سے نہانا پڑا۔ وہ دو گھنٹے تک گرم پانی میں رہتے تب کہیں جا کر لوگوں کے سامنا کرنے کے قابل ہوتے۔

بالآخر انہیں شہید کر دیا گیا اور اپنی شہادت سے پہلے اکثر وہ یہ بات دہرایا کرتے تھے کہ: ''بے شک شہادت کی جس انگلی سے نماز میں اللہ کی وحدانیت کی گواہی دی جاتی ہے اس بات کا انکار کرتی ہے کہ اس سے طاغوت کی حکومت کو تسلیم کرنے والا ایک حرف بھی لکھا جائے!''

سید قطب شہیدؒ اپنے رب کے پاس پہنچ گئے...... کتنے ہی لوگوں نے اس پر خوشیاں منائیں اور کتنوں نے آنسو بہائے! تماشہ پورا کرنے کے لیے وہ لوگ تختہ دار پر جانے سے پہلے ایک عالم کو سید قطب شہیدؒ کے پاس لائے اور کہا کہ'' اس رسم کا ایک حصّہ ہے کہ آپ اشھد ان لا الہ الااللّٰہ واشھد ان محمد رسول اللّٰہ کا اقرار کریں، تو کہیے سید۔'' سید قطب نے اس کی طرف دیکھا اور کہا: '' تم بھی یہ رسم پورا کرنے آئے ہو؟ تم اس لا الہ الا اللہ کے کلمے کے عوض روٹی کھاتے ہو، اور ہم تو اس کی خاطر جان دے رہے ہیں!'' سید قطب شہیدؒ کو قید خانے میں کہیں بہت اندر کر کے پھانسی دی گئی اور ابھی تک ان کے اہل خانہ تک کو ان کی قبر کا علم نہیں ہے۔ ان کے ایک دوست اکثر میرے سامنے شکوہ کرتے تھے کہ کاش ہمیں ان کی قبر کا پتہ ہوتا تو ہم اس کی زیارت کر سکتے۔ میں نے اس سے کہا: انسانیت کے رب کو جب ان کی قبر کا علم ہے تو تم نے پتہ کر کے کیا کرنا ہے؟

انہوں نے تو اپنے رب سے ملاقات کر لی، اور اس وقت تک ان کی زندگی میں صرف ایک مرتبہ 'فی ظلال القرآن' شائع ہوئی تھی۔ تاہم جس سال انہیں پھانسی دی گئی اس سال وہ سات دفعہ شائع ہوئی۔ سات دفعہ! بلکہ بیروت کے عیسائی چھاپہ خانے جب وہ دیوالیہ ہونے لگتے تو ایک دوسرے کو یہ مشورہ دیتے تھے کہ 'فی ظلال القرآن' چھاپو تو تمہاری زندگی معمول پر آ جائے گی!

بے شک اخلاص اور صدق کا معاملہ بھی اپنے اندر ایک عجیب راز رکھتا ہے! اللہ سے صدق اور اخلاص کے سوا معاملہ کرتے ہوئے ڈرتے رہو، فریب اور مکر سے بچتے رہو، اپنے نفس پر غرور سے بچتے رہو، کہیں تم یہ نہ کہہ بیٹھو کہ: اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِىْ۔ ''بے شک یہ تو مجھے میرے اپنے علم کی وجہ سے دیا گیا ہے۔'' (القصص: ۷۸) شیطان کے وسوسوں سے بچتے رہو کہ کہیں وہ تمہاری رگوں میں غرور اور دکھاوے کا شوق، یا مسلمانوں کو ایذا پہنچانے کا خیال نہ ڈال دے۔ ہر وقت آپ کو یہ خیال رہے کہ آپ کا معاملہ تمام جہانوں کے رب کے ساتھ ہے اور جس انسان کے مقابلے پر آپ آئے ہیں، رب کا کمزور بندہ، اس کا دفاع خود اللہ تعالیٰ کر رہا ہے۔ من عادی لی ولیا فقد آذنتۃ بالحرب'' جس نے میرے کسی دوست سے عداوت کی میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے!'' (بخاری) پھر کیا آپ کھلے میدان میں اللہ تعالیٰ کا سامنا کرنے کی جرات رکھتے ہیں؟ بے شک آپ جس کا مقابلہ کر رہے ہیں اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْط۔ '' اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو ان کی چال تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گی، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔'' (ال عمران: ۱۲۰) لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ۔ '' یہ تمہیں ستانے کے سوا اور کچھ زیادہ ضرر نہیں پہنچا سکتے، اور اگر لڑائی کا موقع آئے تو پیٹھ موڑ لیں اور مدد نہ کیے جائیں گے۔'' (ال عمران: ۱۱۱)

اے میرے بھائی اگر آپ جہاد کے میدانوں میں کفار سے برسر پیکر ہیں تو بھی......

اگر آپ جہاد کی خدمت میں مصروف مصنف ہیں تو بھی......

اگر آپ دعوتِ جہاد میں مصروفِ عمل ہیں تو بھی اللہ کے ساتھ مخلص ہو جائیے......

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ '' بے شک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دگنا کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دیتا ہے۔'' (النساء: ۴۰)

☆☆☆☆☆

امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کا عید الفطر کے موقع پر پیغام

نحمدالله الذی له الملک کله و بیده الأمر کله۔الخالق والبارئ والمحی الممیت۔نخلص له التوحید،وندین بالعبودیة له وحده لا شریک له۔ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم المبعوث رحمة للعالمین۔ونشهد بأنه بلغ الرسالة وأدی الأمانة ونصح الأمة ورفع عنها الغمة وترکها علی محجة البیضاء التی لا یزیغ عنها الا هالک۔فجزاه الله عنا خیر ما جزی الرسول عن امته۔صلواث وسلامه علیه وعلی آله وأصحابه المصطفین الأخیار

امابعد! مسلمان مجاہد ملت، شہدائے عظام' اللہ کی راہ میں مصائب زدہ اسیروں کے اہل خانہ، راہ جہاد میں عظیم المرتبت جانثار مجاہدین، شریعت کی خاطر قابض کافروں کے ہاتھوں گرفتار قیدیوں اور پوری اُمت مسلمہ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عید الفطر کے اس مبارک دن کے موقع پر آپ سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اللہ پاک سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کے روزے' عبادات اور راہ حق میں دی جانے والی تمام قربانیوں کو اپنے دربار میں شرفِ قبولیت بخش دے۔آمین۔ میں چاہتا ہوں کہ اس اہم دن کی مناسبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے سامنے افغانستان میں جاری جہاد، سیاسی صورتِ حال اور مستقبل کے اقدامات اور پالیسی کے بارے میں مخاطب ہوں۔

افغان مجاہد قوم کے نام!

آج افغانستان کی سرزمین پر صلیبی حملہ آوروں اور ان کے غلاموں کے خلاف جہاد کی جو تحریک جاری ہے وہ اسلامی مملکت اور اسلام کے دفاع کے لیے کیا جانے والا عظیم جہاد ہے۔ اس جہاد کے دائرہ کار کا دن بدن سرعت کے ساتھ وسیع تر ہو کر کامیابی کی جانب گامزن ہونا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ جہاد کی یہ عظیم تحریک خالصتاً آزاد اور عوامی مزاحمت ہے۔ جو اَب نصرتِ خداوندی اور آپ لوگوں کی تمام تر قربانیوں کی برکت سے کامیابی کی آخری منزل سے قریب تر ہے۔ ان حساس حالات کو دیکھتے ہوئے آپ لوگ پوری کوشش کر کے اپنے تمام ذاتی اختلافات، زمینوں کے تنازعات اور دیگر ناچاقیوں کو بُھلا کر اپنی تمام تر طاقت اور تدابیر کو دشمن کے مار بھگانے میں صرف کر دیں۔ کیوں کہ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب بھی قابض فوجیں شکست سے دوچار ہوتی ہیں تو وہ مقبوضہ علاقے کو چھوڑنے سے قبل اس میں اختلافات کے بیج بو دیتی ہیں۔ امریکہ کی حالت بھی اسی طرح کی ہے۔تو اب ان حالات میں دشمن کے تمام مکروہ عزائم کو' چاہے وہ مجاہدین اور عوام کے درمیان دوری اور بداعتمادی پیدا کرنا ہو، قومی ملیشیاؤں کو قائم کر کے افغان قوم کو آگ میں دھکیلنے کا منصوبہ ہو، واشنگٹن کی جانب سے پہلے سے تیار شدہ نمائشی انتخابات ہوں' قومی جرگہ کے نام پر اپنے زرخرید غلاموں کو جمع کرنے کا عمل یا پھر ان جیسے دیگر دھوکہ دہی کے اقدامات اور سازشیں ہوں' ان تمام کو خاک میں ملانے کے لیے ماضی کی طرح اس بار بھی آپ کمر بستہ ہو جائیں۔ وہ لوگ جو ناسمجھی اور یا پھر مالی منفعت کی خاطر دشمن کے دام کے اسیر ہو چکے ہیں ان کو سمجھانا اور سختی سے ان کا راستہ روکنا آپ کا کام ہے۔ میں آپ لوگوں کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب ان شاءاللہ ہمارے اور آپ کی آزمائش کے دن مزید طویل نہیں ہوں گے۔ بہت جلد اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دشمن سرنگوں ہو جائے گا اور ہمارے غم زدہ دل اس سرزمین پر اسلامی نظام کی مہک سے تر و تازہ ہو جائیں گے۔ ملک کا ہر فرد چاہے وہ انجینئر ہو، ڈاکٹر، طالب علم' معلم، مولوی، علوم عصریہ کا پروفیسر یا دینی علوم کا کوئی عالم فاضل ہو' خواہ اس کا تعلّق کسی بھی قوم اور زبان سے ہو ہم سب امارت اسلامیہ میں شرعی ماحول میں بھائیوں کی طرح مل کر خدمت کا فریضہ انجام دیں گے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ(سورة النور آیت نمبر٥٥)

''وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور اُنہوں نے اچھے اعمال کیے کہ وہ ضرور اُنہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا، جس طرح اُس نے اُن لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے لیے اُن کے دین کو ایسی مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا جنہیں اللہ نے اُن کے لیے پسند کر لیا ہے اور ضرور بدل دے گا اُن کی حالتِ خوف کو امن سے۔ پس وہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور جو اس کے بعد بھی کفر کرے گا تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں''۔

مجاہد بھائیوں کے نام

اے میرے مجاہد بھائیو! آپ لوگوں نے اپنے عزم مصمم اور غیر متزلزل اعتقاد کی بنا پر عالم کفر کی تمام سازشوں اور منصوبوں کو ناکام بنایا اور پھر اللہ پاک نے آپ کی اس استقامت کی وجہ سے آپ کو کامیابی عطا کی۔ آپ کے مخلصانہ جہاد اور حق کی راہ میں قربانی کا جذبہ طاقتور دشمن کے رعب کو ختم کر رہا ہے اور آج پوری دنیا میں امریکہ قابل نفرت ملک کے طور پر ذلت اور رسوائی کا سامنا کر رہا ہے۔ آج ہم اس بات کو دیکھتے ہیں کہ جتنا آپ لوگ دشمن کی فوجوں پر غلبہ حاصل کرتے جاتے ہیں اتنا ہی ان کی صفیں بکھر کر تہس نہس ہوتی نظر آتی ہیں۔ وہ جنگی ماہرین جنہوں نے افغان جنگ کے لیے پالیسیاں مرتب کیں یا مرتب کر رہے ہیں' آج وہ خود زبانِ حال سے ان جنگی حکمت عملیوں کی ناکامی کا اعتراف کرتے ہیں۔ جو فوجی جرنیل اپنے تجربات کی بنا پر جنگ کے میدان میں بھیجے گئے آج وہ سب ایک ایک

کر کے اپنی ناکامیوں کی وجہ سے انتہائی ذلت کے ساتھ جنگ سے کنارہ کش کر دیے جا رہے ہیں اور ان کو غلط القابات سے نوازا جا رہا ہے۔ اور جن ممالک کی فوجیں قبضے کی نیت سے امریکی چھتری تلے ہمارے ہاں آئی تھیں وہ آج اخراجات کی زیادتی، جانی نقصانات کی کثرت اور بے مقصد جنگ کی وجہ سے اپنے عوام کے دباؤ کا شکار ہیں اور ان ممالک میں ہر ایک افغانستان سے نکلنے کی خاطر دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی تگ و دو میں ہے۔

اے میرے پیارے مجاہد بھائیو! اگر تم اس طرح کی مزید کامیابیوں کا حصول چاہتے ہو تو اپنے اعمال کی اصلاح، جہادی اہداف کا احترام اور اپنی بہادر اور تکالیف سے چور قوم کو ہر ممکن راحت پہنچانے کے لیے دن رات ایک کر دو۔ اپنی صفوں میں بھائی چارے اور یگانگت کی فضا کو مزید مستحکم کرو اور کسی کو اس بات کی اجازت نہ دو کہ وہ دشمن کے ایما پر آپ لوگوں کے بیچ اختلافات کو جنم دے، جس کے نتیجے میں آپ ایک دوسرے کو کمزور کرنے میں توانائی صرف کرنے لگو۔ آپ لوگوں کی تمام کوششیں صرف اور صرف جہاد کے عمل کو تیز سے تیز تر کرنے، اسلام اور وطن کے دفاع، قابض کافروں کو کچلنے اور اپنے مظلوم عوام کی حفاظت کی خاطر صرف ہونی چاہیے۔ عوام کے جان و مال اور املاک کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش ہونی چاہیے۔ عوام کو کبھی بھی اپنے سے الگ مت سمجھنا' سابقہ نیک مجاہدین کا انتہائی احترام کرنا' معاملات کے حل کے لیے جو لائحہ عمل آپ لوگوں کو دیا گیا ہے' اُسے صحیح معنوں اور حقیقی روح کے ساتھ لاگو کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دشمن سے مقابلے کی صورت میں کامیاب اور عمدہ حکمت عملیوں کو بروئے کار لانا، اپنے مجاہدین کی حفاظت' امرا کی اطاعت اور مشورے کے ذریعے تمام امور کو آگے لے جانے کا بغور جائزہ لینا آپ کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اس بات کی کوشش کی جائے کہ دشمن کی نئی چالوں' پروپیگنڈوں کو پہلی فرصت میں ہی ختم کیا جائے۔ کسی کو اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ مجاہدین کا نام استعمال کر کے ایسی حرکتیں کریں جس سے مجاہدین بدنام ہوں، اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ جھوٹی اطلاعات کی بنیاد پر عام لوگوں کی دل آزاری اور ان کو تکلیف نہ پہنچ پائے کیونکہ یہ بھی قابضین کی ایک چال ہے تاکہ عوام اور مجاہدین کے مابین بداعتمادی پیدا کی جاسکے۔ افغان فوجیوں، پولیس اور دیگر اہلکاروں کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ کٹھ پتلی انتظامیہ کا ساتھ چھوڑ کر مجاہدین کے شانہ بشانہ آ جائیں۔ ایسے تمام افرد کے لیے طالب حسین، گلبدین' اور غلام سخی جیسے مجاہدین راہِ عمل کی نشاندہی کر چکے ہیں، جو نادعلی، بادغیس اور مزار شریف میں جنگی تدبیر کے طور پر دشمن کی صفوں میں رہے اور موقع ملتے ہی صلیبیوں کے خلاف کارروائیاں کیں اور کفار کو ہلاک کر کے غیرت اور بہادری کے کارنامے سرانجام دیے۔ اس طرح کے غیرت مند نوجوانوں کا بہادروں کی طرح استقبال ہونا چاہیے اور اسی طرح کے کفر شکن کارنامے دیگر نوجوانوں کو بھی انجام دینے چاہئیں۔ لیکن ان تمام امور میں اخلاصِ نیت کی زیادہ سے زیادہ کوشش ہونی چاہیے اور جہاد کے تمام کاموں میں اللہ کی رضا کو نصب العین بنانا چاہیے۔

علمائے کرام، سیاست دانوں، ادیبوں اور شعرا کے نام

آپ معاشرے کا وہ عمدہ طبقہ ہیں جو عوام کی آرزوؤں اور مطالبات کی ترجمانی کا حق ادا کر سکتا ہے۔ یہ آپ حضرات کا قومی اور اسلامی فریضہ ہے کہ آپ دشمن کے مظالم سے پردہ اُٹھائیں اور ان مظالم کو دنیا اور انسانی حقوق کے اداروں کے سامنے رکھیں۔ امریکی قبضے اور مظالم کے سامنے کلمہ حق بلند کرتے ہوئے عوام کے ذہنوں کو روشن کریں، عوام کو دشمن کے خفیہ اور ظاہری منصوبوں سے باخبر رکھیں اور ان کے سامنے اسلامی نظام کے مبادیات اور فوائد کو واضح کریں۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ نوجوان نسل کی اچھی تربیت کریں، کفار کی تہذیب اور عقائد سے ان کو بچائیں' ان کو اتفاق اور اتحاد کا درس دیں، عوام کی آواز مجاہدین کے ذمہ داروں تک اور مجاہدین کی آواز عوام تک پہنچائیں، آپ امارت اسلامیہ اور عوام کے مابین پل کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہی کردار آپ پوری ایمان داری سے ادا کریں تاکہ تمام وہ کمزوریاں جو نظر آ رہی ہیں فوراً ختم ہو جائیں۔ آپ لوگوں کو خاص اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جہاد اور اسلامی ماحول بنانے میں امارت اسلامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔

کابل انتظامیہ میں موجود سابقہ جہاد سے منسلک لوگوں اور تمام اہلکاروں کے نام

ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ تم مجاہدین کے خلاف کفر کی افواج کا ساتھ دینے اور صلیبیوں کے کٹھ پتلی نظام کو سہارا دینے کے جرم سے تائب ہو جاؤ۔ اور مجاہدین کی طرح واپس آ کر اپنی مسلمان قوم کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جاؤ۔ امریکی استعمار کو پسپا اور آزادی کے حصول کی خاطر اپنے آپ کو اس فریضے میں شامل کرو۔ آؤ ذرا اپنے ضمیر اور عقل کی روشنی میں قابض امریکیوں کے کردار کو ملاحظہ کرو۔ صلیبی تمہیں کم تر اور بے وقعت گردانتے ہیں۔ تمہیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ صدارتی محل کے اہلکار' سی آئی اے' کے تنخواہ دار ہیں تو پھر تم لوگ کس دلیل کی بنیاد پر ان کی نگرانی میں امت مسلمہ کے خلاف کام کر رہے ہیں؟ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا اسلامی سرزمین اور مقدس شعائر کی حفاظت روسیوں کے خلاف جہاد تک محدود تھی اور کیا وہ ذمہ داری اب ختم ہو چکی ہے؟ اب جب کہ امریکہ سمیت ۴۸ ممالک کے کافروں نے افغانستان پر قبضہ کیا ہوا ہے اور تم لوگوں کے بشمول تمام ملت افغانیہ کو تحقیر اور تکالیف سے دوچار کیا ہوا ہے' تم نے ان قابضین کا مقابلہ کرنے کے بجائے اپنی مسلمان ملت کے خلاف امریکی حمایت کے لیے کمر کسی ہوئی ہے۔ کیا یہی تمہارے ضمیر اور افغانی غیرت کا فیصلہ ہے؟ خوب جان لو! امریکہ افغانستان اور اس کے قدرتی ذخائر پر قبضہ کرنے کے لیے آیا ہوا ہے۔ وہ کبھی بھی تمہارا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر امریکیوں کے دلوں میں مجاہدین کا خوف نہ ہوتا تو تمہیں اس سے بھی زیادہ ذلیل کرتے۔ کابل کی کٹھ پتلی انتظامیہ میں کام کرنے والے اہلکارو کان کھول کر سن لو! افغان مجاہد ملت کے بابرکت جہاد کی بدولت اب امریکی استعمار کا بوریا بستر گول ہونے والا ہے' تو اس سے قبل کہ تم سب بھی غیروں کی حمایت کی بنا پر اپنے عوام کی جانب سے نجیب، شاہ شجاع اور ببرک کارمل جیسے انجام سے دوچار ہو' تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ اس شرمناک صف سے نکل کر امریکیوں کی حمایت ترک کر دو اور اپنے موجودہ کردار پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو جاؤ اور اگر مجاہدین کی صفوں میں شامل ہونے کی طاقت نہیں رکھتے' تو پھر دشمن کی صف سے الگ ہو کر اپنے گھروں میں اپنی اولاد کے ساتھ سکون کی زندگی بسر کرو' مجاہدین کی جانب سے اس صورت میں تم سے اعراض کیا جائے گا اور تمہیں دنیا اور آخرت کی رسوائی سے خلاصی نصیب ہو گی۔

ملک کے آئندہ نظام کے متعلّق

قابض کافروں پر ہماری مجاہد ملت کی کامیابی واضح ہے اور اس کامیابی کا بنیادی سبب اللہ تعالیٰ کی مدد پر یقین اور آپس میں اتحاد کا ہونا ہے۔ ہم آئندہ بھی اسی اصول کی بنیاد پر ایک آزاد، مضبوط اور توانا اسلامی نظام بنانے کی کوشش کریں گے۔ ایک ایسا اسلامی نظام جس کو اقتصادی، عدالتی، امن عامہ، تعلیمی، اسلامی احکامات، ماہرین فنون اور تمام تیکنیکی امور کے ماہر افراد کے ساتھ مشاورتی عمل کے ذریعے آگے لے کر بڑھایا جائے گا۔ اور اس میں افغان معاشرے کے نیک، تجربہ کار، ماہرین کو تمام تر سیاسی، قومی اور لسانی امتیاز سے بالاتر ہو کر حصّہ دیا جائے گا۔ ان کو صرف اور صرف ان کی صلاحیتوں، میرٹ، ایمانداری اور سچّائی کی بنیاد پر لیا جائے گا اور اسی طرح عورتوں سمیت ملک کے تمام افراد کے شرعی حقوق کا احترام کیا جائے گا۔ امن عامہ کی بحالی، معاشرے میں اخلاقی پستی، لاقانونیت، فحاشی اور عریانی کو ختم کرنے کی خاطر اسلام کے مقدس احکامات کی روشنی میں فیصلے کیے جائیں گے۔ تمام حکومتی اداروں میں شفاف اور صاف ستھرا نظام لانے کی خاطر احتساب اور مکافات کے قانون پر سختی سے عمل درآمد ہوگا اور مرتکبین کے ساتھ شرعی احکامات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

خارجہ پالیسی کے بارے میں

اس نظام میں پڑوسیوں اور دیگر اسلامی اور غیر اسلامی ممالک کے ساتھ تعلّق دوطرفہ تعاون کی بنیاد پر استوار ہوگا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ خارجہ پالیسی کو اس طرح وضع کریں جس کی رو سے ہمیں کوئی نقصان پہنچایا جائے اور نہ ہی ہماری طرف سے دوسروں کو کوئی نقصان پہنچ سکے۔ ہمارا یہ نظام ان تمام کوششوں اور اقدامات میں جو خطے اور دنیا میں امن کی بحالی، انسانیت کی فلاح اور اقتصادی بہتری کے لیے کیے جائیں گے، اسلامی احکامات کے مطابق شراکت داری کرے گا۔ خطے میں درپیش مشترکہ مشکلات مثلاً منشیات، ماحولیاتی آلودگی، تجارت اور اقتصادی مشکلات کو ختم کرنے کے لیے خطے کے تمام ممالک سے (شریعت اسلامیہ کے دائرے میں رہتے ہوئے) تعاون کیا جائے گا۔

عالم اسلام اور امت مسلمہ کے نام

اے ملت اسلامیہ! میں چاہتا ہوں کہ عید کے اس مبارک دن کی مناسبت سے آپ لوگوں کے سامنے بعض تلخ حقائق بیاں کروں۔ آج بعض مغرور اور متعصب ممالک کی جانب سے مسلمان قسم قسم کی تکالیف کا شکار ہیں۔ کسی کے دین اور تہذیب کو خطرہ ہے تو کسی کی زندگی، اور خود مختاری کو، آج دنیا بھر کے مسلمانوں کو صرف اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہیں قسم قسم کی مشکلات اور امتیاز کا سامنا ہے۔ دنیا کے سب سے مشہور ذلت کدے اور تعذیبی عقوبت خانے مسلمانوں سے بھرے پڑے ہیں اور مسلمانوں کے ملکوں پر قبضہ ہو چکا ہے۔ اے اُمت مسلمہ: آج جن مشکلات کا سامنا افغانستان، عراق، اور فلسطین کے مظلوم کر رہے ہیں' کیا یہ تنہا ان ملکوں کا مسئلہ ہے؟ کیا ہمارے اور آپ کی مشترکہ کتاب قرآن کریم ایسے مسائل کے بارے میں عدم توجہ کی اجازت دیتی ہے؟ اس بات کو خوب ذہن نشین کیا جائے کہ صرف افغانستان اور عراق پر قبضہ کرنا امریکہ کا منصوبہ نہیں، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلامی دنیا کے قلب میں افغانستان اور عراق کو قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی دنیا کا نقشہ بدل ڈالے، لیکن افغان وہ قوم ہے جس کی طویل تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس نے دشمنوں کے اس طرح کے استعماری منصوبوں کو ناکام بنایا ہے اور ہر حال میں اُمت کا دفاع کیا ہے۔ ہر حملہ آور کو مار بھگانے کی خاطر بے پناہ قربانیاں دی ہیں اور اسی برکت کے بل بوتے پر سکندر مقدونی سے لے کر ۲۱ویں صدی کے امریکی حملے تک حملہ آوروں کے تمام حملوں کو پسپا کیا ہے اور ان کی یہ قربانیاں ان کی اور پوری اُمت کی کامیابی اور نجات کا سبب بنی ہیں۔

اے اُمت مسلمہ: آج جن مشکلات کا سامنا افغانستان، عراق، اور فلسطین کے مظلوم کر رہے ہیں' کیا یہ تنہا ان ملکوں کا مسئلہ ہے؟ کیا ہمارے اور آپ کی مشترکہ کتاب قرآن کریم ایسے مسائل کے بارے میں عدم توجہ کی اجازت دیتی ہے؟ اس بات کو خوب ذہن نشین کیا جائے کہ صرف افغانستان اور عراق پر قبضہ کرنا امریکہ کا منصوبہ نہیں، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلامی دنیا کے قلب میں افغانستان اور عراق کو قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی دنیا کا نقشہ بدل ڈالے

اے میرے مسلمان بھائیو: جیسا کہ ہمارا دین، عقیدہ، تہذیب، ثقافت، اور دیگر اُمور مشترک ہیں بالکل ایسے ہی ہمارا غم، خوشی، دوست، اور دشمن بھی مشترک ہونا چاہیے۔ آئیں! اپنے ان مسلمان بھائیوں کے غم اور مصیبت میں شریک ہوں اور اپنی جان، مال اور مخلصانہ سیاست کے ذریعے ان کی مدد کریں۔

افغانستان میں موجود اتحادی افواج اور ان کے عوام کے نام

امریکہ نے اپنی استعماری اور ذاتی خواہشات کے حصول اور اپنی توسیع پسندانہ سیاست کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر افغانستان پر حملہ کیا اور دیگر ۴۸ ممالک کو بھی ساتھ ملایا۔ ان سب کی تمام تر مالی، عسکری، سیاسی حمایت کے باوجود آج امریکا، افغان مجاہد ملت کی دن بدن مضبوط ہوتی اور بڑھتی ہوئی جہادی تحریک کو روکنے میں ناکام ہو چکا ہے۔ اس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ افغان قوم کا جہاد برحق ہے اور امریکہ کی قیادت میں موجود عالمی اتحاد کا حملہ ناجائز اور ظالمانہ اقدام ہے۔ امریکہ تمہاری بربادی کے لیے یہاں جن حیلوں بہانوں کو تراش رہا ہے وہ صرف اور صرف ان کے غیر قانونی مفادات کو حاصل کرنے کا ایک ناکام حربہ ہے۔ گزشتہ نو سالوں میں امریکی جھوٹے دعوؤں کی ماہیت خوب اُجاگر ہوئی ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ تمہاری قوت اور طاقت کو اپنے ناکام استعماری اہداف کے حصول کے لیے استعمال کرے۔ تمہارے لیے یہ بات قطعی طور پر مناسب نہیں ہے کہ تم اپنے بچوں کو امریکہ کے مجہول مفادات کی خاطر قربان کردو اور لاچار افغان عوام کو قتل کرکے ہمیشہ کے لیے اپنے ممالک کو بدنام جنگی

مجرموں کی فہرست میں شامل کردو، کیوں کہ یہاں روزانہ ان کے ہاتھوں سیکڑوں عام لوگ شہید ہورہے ہیں۔ ان کے گھر تباہ کیے جارہے ہیں اور ان پر ممنوعہ ہتھیاروں کا استعمال کیا جاتا ہے اور ان ممنوعہ ہتھیاروں کے ممکنہ منفی اثرات ہماری آئندہ نسلوں پر بھی پڑیں گے۔ ان ہتھیاروں کا استعمال ناقابل معافی جرم ہے جو تمہارے فوجیوں کی جانب سے امریکی ایما پر روزانہ نہتے افغان عوام کے خلاف استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کی جانب سے آزاد میڈیا پر پابندی ہے، وہی کچھ نشر کیا جاتا ہے جو امریکہ اور ناٹو فورسز کی مرضی سے تیار کیا جاتا ہے۔ جن عام افراد کو نقصان پہنچایا جاتا ہے ان کی فریاد نہ تو امریکی سنتے ہیں اور نہ ہی ان کی کٹھ پتلی انتظامیہ! امارت اسلامیہ کی جانب سے انٹرنیٹ اور جرائد کے ذریعے نشر ہونے والی خبروں کو بند کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ گزشتہ نو سالوں سے گوانتانا موبے اور بگرام کی جیلوں میں سیکڑوں بے گناہ افغان قیدی دردناک عذاب کے روز و شب گزار رہے ہیں۔ ان قیدیوں میں ۷۰ اور ۸۰ سال کے بزرگ بھی شامل ہیں۔ ان کے ساتھ نہ تو قانونی کارروائی کی جاتی ہے نہ عدالت میں پیشی کروائی جاتی ہے اور نہ ہی ان کو کسی قسم کے انسانی حقوق حاصل ہیں۔ مختصراً یہ کہ تمہاری مدد سے امریکہ نے ہمارے ملک پر قبضہ کیا ہوا ہے اور اس حقیقت کا ادراک امریکہ کے بعض اتحادیوں نے کیا ہے جو اپنی فوجوں کو نکالنے کا آغاز کر چکے ہیں اور بعض دیگر ممالک انخلا کا سوچ رہے ہیں۔ بعض وہ ممالک جو امریکہ کی جانب سے مختلف حیلوں کی وجہ سے افغانستان میں اپنی فوجیں برقرار رکھنا چاہتے ہیں ان کے لیے ہمارا پیغام ہے کہ وہ جلد از جلد افغانستان سے اپنی فوجوں کے انخلا کا سوچیں اور ان کو واپس بلا لیں۔

امریکی اہلکاروں اور دھوکے میں رکھے گئے عوام کے نام

تم گزشتہ نو سال سے خود مختار اسلامی افغانستان پر قبضہ کرنے کی غرض سے یہاں موجود ہو اور یہاں اپنی تمام عسکری، سیاسی اور اقتصادی طاقت آزمائی کر چکے ہو لیکن مدبر افغان مجاہدین کے سامنے تمہیں شکست کے سوا کچھ نہیں ملا۔ تمہارے جرنیلوں کی جانب سے پیش کی جانے والی مختلف حکمت عملیوں اور فوجیوں کے اضافے کے باوجود ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ تمہارے فوجی زندہ گرفتار ہو رہے ہیں اور پھر تمہاری حکومت نہ تو ان کے تبادلہ کے لیے تیار ہوتی ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں معلومات حاصل کرتی ہے۔ Bergdahl اس کی ایک زندہ مثال ہے۔ یا پھر لوگر میں گرفتار کیے گئے دو فوجیوں کی رہائی کی پیشکش کو ٹھکرا کر انہیں ختم کروانے کی روش اختیار کی۔ تمہارے اعلیٰ عسکری اور جاسوسی طیارے ہمارے مجاہدین کے ہاتھوں گرائے جاتے ہیں۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ تمہارے مرنے والے فوجیوں کی تعداد میں اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ لیکن تمہارے اہلکار بجائے اس کے کہ واضح طور پر اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں اور اس مسئلے کے حل کا معقول راستہ تلاش کریں، وہ ان شکستوں سے آپ لوگوں اور عالمی برادری کی توجہ ہٹانے کی خاطر اپنے آزمودہ ناکام راہوں پر چل رہے ہیں۔ افغانستان میں قومی ملیشیاؤں کی تشکیل، نام نہاد قومی جرگہ کا قیام، مجاہدین کے مابین اعتدال پسند اور انتہا پسند کی تقسیم، بے مقصد کانفرنسوں کا انعقاد اور کنٹرولڈ میڈیا کے ذریعے مجاہدین کے خلاف وسیع پروپیگنڈہ کو آگے لے جانا، ملک کے فاسد اور جرائم پیشہ عناصر کو اقتدار دینے جیسے اقدامات کو وہ مسائل کا حل سمجھتے ہیں لیکن پاک پروردگار کی مدد اور مجاہدین کی تدابیر کی برکت سے ان کے تمام اقدامات ان کی فوجی حکومت عملیوں کی طرح بُری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ افغان عوام اپنے ملک کے دفاع کا عزم اور حوصلہ رکھتے ہیں۔ تمہارے فوجیوں سے نو سال جنگ کرتے ہوئے افغان عوام بہت زیادہ تجربہ کار ہو چکی ہے۔ جو بات اس پیغام کے ذریعے میں آپ لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جتنا جلد ہو سکے غیر مشروط طور پر ہمارے ملک سے اپنی فوجوں کو نکال لو کیوں کہ یہ اقدام تمہاری عوام کے مفاد میں بھی ہے اور خطے کے ثبات کا اہم ترین راستہ ہے۔ تمہارے جنگی اتحاد کے نو سالہ زبردست زور کے باوجود ساری دنیا کے سامنے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ افغان عوام پر زور آزمائی اور طاقت کا استعمال اپنا اثر کھو چکا ہے اور تم نے اس آزاد قوم کو غلام بنانے کے جو منصوبے بنائے ہیں ان کو تم شرمندہ تعبیر نہیں کر سکتے اور اگر تم چاہتے ہو کہ اس ناممکن کو ممکن بناؤ تو اس کی اوّلین قیمت تمہیں اپنی حاکمیت سے ہاتھ دھونے کی صورت میں چکانا ہوگی۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارے حکمرانوں نے افغانستان پر حملہ سے لے کر تا حال تم سے مسلسل جھوٹ بولا ہے۔ تمہارے ٹیکسوں اور دیگر شخصی مصارف سے علیحدہ کیے گئے سیکڑوں بلین ڈالر کے مالی اخراجات کے علاوہ تمہاری فوجوں کو افغانستان میں بے موقع ضائع کیا گیا اور کیا جا رہا ہے۔ اور تم لوگ بھی کمر توڑ اقتصادی بحران کے گواہ ہو۔ تمہیں چاہیے کہ عوامی دباؤ کے ذریعے اپنے حکمرانوں کو اس بات پر آمادہ کرو کہ اب مزید عالمی سطح پر امریکی عوام کو تباہی کی کھائی میں نہ ڈالا جائے اور عالمی سطح پر اپنی طاقت آزمائی اور ہٹ دھرمی کی سیاست سے باز آیا جائے۔ ورنہ سب سے پہلے امریکی عوام کو ذلت اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آخر میں افغانستان، پاکستان اور اسلامی دنیا کے دیگر حصوں میں حالیہ سیلاب اور قدرتی آفات سے جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کے غموں میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شریک ہو کر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس سیلاب اور آزمائش کی تکالیف کو کم فرمائیں اور مصیبت زدہ بھائیوں کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ درد دل رکھنے والے اہل خیر حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان تباہ حال افراد کے ساتھ ساتھ راہ حق کے شہدا اور قیدیوں کے اہل خانہ اور یتیموں کے ساتھ ہر ممکن مدد کریں اور عید کی ان مبارک خوشیوں میں اپنے اہل خانہ اور اپنے بچوں کی طرح ان کے ساتھ بھی مشفقانہ رویہ اختیار کریں۔

آخر میں ایک بار پھر تمام مسلمانوں کو عید الفطر کی مبارک باد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو امریکی حملے کے مقابل ثابت قدمی اور ان کی قربانیوں کی قبولیت کی دعا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ غمزدہ مسلم امہ کی بے دریغ قربانیوں اور فداکاریوں کی برکت سے مقبوضہ ممالک کو اسلامی حاکمیت کی بالادستی کے ہمراہ آزاد فرمائیں اور مجاہدین کے مقدس لہو کے نذرانے کو بارگاہ الٰہی میں قبول فرمائیں۔ آمین

والسلام

خادم اسلام

ملا محمد عمر

☆☆☆☆☆

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی

(جدید صلیبی جنگ کے ۹ سال پورا ہونے پر امت کے نام پیغام)

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری

بسم الله والحمدلله والصلوة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن والاه

ساری دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پاکستان میں حالیہ سیلاب

میں اپنی گفتگو کا آغاز حالیہ سیلاب سے متاثر پاکستان میں بسنے والی امت مسلمہ سے اظہار ہمدردی کے ساتھ کرنا چاہوں گا جو اس وقت شدید دکھ اور تکلیف کی کیفیت میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سیلاب کے نتیجے میں فوت ہوجانے والوں کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا کرے، زخمیوں اور بیماروں کو شفا دے اور اپنے فضل سے بیواؤں، یتیموں اور دیگر سوگوار لوگوں کو اس سے بہتر عطا فرمائے جو ان سے چھن گیا۔ آمین

میری اور میرے دیگر مجاہد بھائیوں کی شدید تمنا ہے کہ کاش ہم پاکستان میں اپنے بھائیوں کے پاس جاسکتے اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کی مدد کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم میں سے بہت سوں کو کمیونسٹوں کے خلاف جہاد میں افغانستان کے مسلمانوں کی نصرت کی توفیق دی۔ محض توفیق الٰہی سے ہی ہم میں سے کتنوں نے اس جہاد کے فضائل سمیٹے اور افغانستان کی مقدس سرزمین پر شہادت کی اعلیٰ وارفع موت سے ہمکنار ہوئے۔ باقی بچ جانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کے ساتھ ساتھ امدادی کاموں کی توفیق سے نوازا۔ جس کی مثال شہید عبدالرحمٰن کنیڈی ہیں جو عالمی صلیبی افواج کی غلام پاکستان فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

ہماری دلی تمنا تھی کہ ہم اس کام کو کشمیر اور پاکستان میں جاری رکھتے لیکن پاکستان کی غدار حکومت اور فوج نے واشنگٹن، لندن اور تل ابیب میں بیٹھے طواغیتِ اکبر کے حکم پر ہمیں اس عظیم کام سے مستقل روکے رکھا۔

میں اپنے پاکستانی مسلمانوں بھائیوں کو یاد دلاتا چلوں کہ متاثرین کو امداد فراہم کرنے میں ناکامی دراصل پاکستان کی خستہ حالی کے بارے میں ان حکمرانوں کی شرمناک غفلت کا نتیجہ ہے۔ اس کا لٹیرا صدر پیرس اور لندن میں مغرب کے ساتھ اپنے تعلقات کی بہتری میں اتنا منہمک ہے کہ اس کے پاس اپنے لوگوں کی ناگفتہ بہ صورت حال کے بارے میں سوچنے تک کی فرصت نہیں۔ اس کی اور اس کی مکار فوج کی نقل وحمل اور عیاشیوں کے لیے اعلیٰ درجے کے ہوٹلوں اور گاڑیوں پر بے تحاشا اخراجات کیے جارہے ہیں جب کہ دوسری طرف پاکستانی مسلمان ایک ایک پیسے کے محتاج ہیں۔ صلیبیوں کی غلام اور گماشتہ فوج قبائلی علاقوں میں مسلمانوں کو قتل کرنے اور ان کی آبادیوں کو مسمار کرنے میں اتنی مصروف رہی کہ وہ سیلاب اور بارشوں سے متاثرہ علاقوں میں مسلمانوں کی امداد کے لیے کچھ نہیں کرسکی۔

مطلوبہ امداد پہنچانے میں ناکامی کی ایک وجہ زمین کو فساد سے بھر دینے والے ان خبیث حکمرانوں کے مجرمانہ افعال پر مسلمانانِ پاکستان کی خاموشی بھی ہے۔ اور یہی خاموشی ان کی تمام آفتوں کی بنیاد ہے جو ماضی اور حال میں پاکستان میں تباہی پھیلا رہی ہیں۔ پاکستان کے حکمران ٹولے اور فوجی مہروں کے ذہنوں پر غیر ملکی بینکوں میں اپنے کھاتے ڈالروں سے بھرنے کی فکر اس قدر طاری ہے کہ انہیں پاکستان اور اہل پاکستان کی کوئی مصیبت یاد نہیں۔

میں اپنے آپ کو اور پاکستان میں بسنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کرنا چاہوں گا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہمارا مالک اور حاکم ہے، ہمیں مصائب سے نجات دے سکتا ہے۔ صرف وہی اکیلا ہمیں فائدہ پہنچانے اور ہم سے تکلیفوں کو دور کرنے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعاً وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَـذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَO قُلِ اللّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَO قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعاً وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَO (الانعام: ۶۳۔۶۵)

”کہو بھلا تمہیں جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون مخلصی دیتا ہے؟ (جب) کہ تم اُسے عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) کہ اگر اللہ ہی ہمیں اس (تنگی) سے نجات بخشے تو ہم اُس کے بہت شکر گزار ہوں گے۔ کہو کہ اللہ ہی تمہیں اُس (تنگی) سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر (تم) اس کے ساتھ شرک کرتے ہو۔ کہہ دو کہ وہ (اس پر بھی) قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کردے اور ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھا دے، دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں“۔

عذاب کیوں آتے ہیں؟

اس لیے جب بھی ہم کسی مشکل سے دوچار ہوں تو ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں اور جرائم کو اس مصیبت کی وجہ سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ أَرْسَلنَا إِلَى أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَO فَلَوْلا إِذْ جَاءهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُواْ وَلَـكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ

لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَO(الانعام:۴۲،۴۳)

''اور ہم نے تم سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف پیغمبر بھیجے پھر (اُن کی نافرمانیوں کے سبب) ہم انہیں سختیوں اور تکلیفوں میں پکڑتے رہے تا کہ وہ عاجزی کریں۔تو جب اُن پر ہمارا عذاب آتا رہا تو کیوں نہیں عاجزی کرتے رہے مگر اُن کے تو دل ہی سخت ہو گئے تھے اور جو وہ کام کرتے تھے شیطان اُن کو (ان کی نظروں میں) آراستہ کر دکھاتا تھا''۔

اس لیے پاکستان میں بسنے والے مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کروں گا کہ وہ اپنے رب سے تعلّق کی اصلاح کریں اور ہر اس اسراف سے جو انہوں نے اپنی جانوں پر کیا اور عقیدے اور شریعت میں فساد ڈالنے والے ہر ایک انحراف سے توبہ کا عزمِ مصمم کریں۔

لادینیت کا سیلاب

اہل پاکستان کی اکثریت کی اسلام سے حد درجہ دوری کسی سے پوشیدہ نہیں۔ عقائد سیکولرازم کے وسیع پھیلاؤ سے آلودہ ہیں۔یہ نظام......جو شریعت کی حاکمیت کا منکر ہے اور جو اسلام کو محض گھر اور مسجد کی چار دیواری میں محدود عقائد و عبادات کا مجموعہ کہتا ہے۔

شرک کی کثرت

ایک اور انحراف صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کے سامنے دستِ دعا بلند کرنے اور سر جھکانے کے بجائے قبروں کی پوجا کرنا ہے۔اس کے علاوہ بھی شرکیات و بدعات کے اور بہت سے افعال ہیں جن میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد مبتلا ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات ہر شریک سے بالا اور پاک ہے۔وہی نفع و نقصان پہنچانے پر قادر ہے، وہی رازق ہے، وہی زندہ کرنے اور مارنے پر قدرت رکھتا ہے، اسی اکیلے کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے سیدھا راستہ دکھائے اور جسے چاہے گمراہ کر دے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداًOوَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَداًOقُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّيْ وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَداً Oقُلْ إِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرّاً وَّلَا رَشَداًOقُلْ إِنِّيْ لَنْ يُجِيْرَنِيْ مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَّلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَداً(الجن:۱۸۔۲۲)

''اور یہ کہ مسجدیں (خاص) اللہ کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔اور جب اللہ کے بندے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی عبادت کو کھڑے ہوئے تو کافران کے گرد ہجوم لینے کو تھے۔کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا۔یہ بھی کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔(یہ بھی) کہہ دو کہ اللہ (کے عذاب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا''۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذاسألت فاسأل اللّٰه واذا استعنت فاستعن باللّٰه......(مسند أحمد)

''جب تو سوال کرے تو صرف اللہ سے کر، جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ سے مدد طلب کر......''

شریعت کی مخالفت

جہاں تک شریعت اسلامیہ کے احکامات کی مخالفت کا معاملہ ہے تو اس مقصد کی خاطر پاکستانی حکومت، پاکستانی فوج اور اس کی ایجنسیوں نے افغانستان اور پاکستان میں مجاہدینِ اسلام کی بیخ کنی کرنے کے لیے تمام حدود کو پار کیا ہے۔ان مجاہدین کا جرم محض یہ تھا کہ انہوں نے اسلامی سرزمینوں پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے اور مقدسات کی توہین کرنے والے صلیبی حملہ آوروں کے خلاف افغانستان اور پاکستان میں علمِ جہاد بلند کیا۔

کفار سے دوستی

پاکستانی حکومت، فوج اور سیکورٹی اداروں نے ایسے فعل کا ارتکاب کیا جو اللہ کے نزدیک شدید ترین جرائم میں سے ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَO(المائدة:۵۱)

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی معاونت کرنے والوں کے بارے میں بتلایا ہے کہ وہ بھی انہی یہود و نصاریٰ میں سے ہیں۔

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ......

پھر اللہ تعالیٰ نے اس سبب کو بیان کیا جو اہل ایمان کے خلاف کفار سے اتحاد اور ان کی معاونت کا سبب بنتا ہے۔وہ سبب ہے اس فانی دنیا کی فانی لذتوں کی حرص اور ان کے چھن جانے کا خوف۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَيَقُولُ الَّذِيْنَ آمَنُواْ أَهَـؤُلاء الَّذِيْنَ أَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُواْ خَاسِرِيْنَO(المائدة:۵۲)

''تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم انہیں دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کر ملے جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں کو جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے''۔

وہ مسلمان جو دین کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ منافقین مرتدین کے ان بودے دلائل پر غور کریں جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے۔کیا انہی دلائل کا استعمال پاکستان کی حکومت، فوج اور سیکورٹی اداروں نے نہیں کیا؟ کیا انہوں نے یہ دلیل نہیں دی کہ اپنے اور پاکستان کے مفادات کے تحفظ کی خاطر انہوں نے افغانستان اور پاکستان کے مسلمانوں کو قتل کرنے، ان کی آبادیوں کو تباہ

کرنے، ان کے گھروں کو جلانے اور لاکھوں لوگوں کو بے گھر کرنے کا فیصلہ کیا۔

ان آیات کریمات میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ ان کے اس انحراف اور عظیم معصیت کی وجہ سے ان کے اصل چہروں سے پردہ ہٹ جاتا ہے اور اہل ایمان انہیں پہچان لیتے ہیں۔ ان کے ایمان کے دعوے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے، چاہے وہ اپنے دعووں کے حق میں بڑی بڑی قسمیں ہی کیوں نہ اٹھائیں۔ ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گئے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَـؤُلاء الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ O(المائدۃ:۵۳)

''اور (اس وقت) مسلمان (تعجب سے) سے کہیں گے کہ کیا یہ وہی ہیں جو اللہ کی سخت سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ ان کے اعمال اکارت گئے اور وہ خسارے میں پڑ گئے''۔

اللہ اپنے دین کو غالب کر کے رہے گا

پھر یہ مقدس آیات اس بات کی وضاحت بھی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غلبہ دے گا اور اپنے صالح بندوں کو عزت دے گا۔ اور ان مرتدین کے ارتداد کو اپنے لشکروں اور اپنے ان صالح بندوں کے ہاتھوں ذلیل ورسوا کرے گا' جو اس کی رضا کے حصول کی خاطر جہاد کرتے ہیں۔ انہیں نہ دشمنانِ دین کی عداوت خوف زدہ کرتی ہے اور نہ ہی وہ ملامت کرنے والوں کی پرواکرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌO(المائدۃ:۵۴)

''اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگوں کو پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں، اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں، یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے''

الحب للّٰہ والبغض للّٰہ

پھر اللہ تعالیٰ ایک ربانی، توحیدی، ایمانی اصول کو زور دے کر بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ اہل ایمان کی دوستی اور ان کی نصرت صرف اللہ کے دین کے لیے، اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے لیے اور اپنے اہل ایمان بھائیوں کے لیے خاص ہونی چاہیے۔ جو کوئی اس معیار پر پورا اترے گا وہ اللہ کے لشکر کا حصّہ ہے۔ فتح اور غلبہ اسی الٰہی لشکر کے لیے ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَOوَمَن يَتَوَلَّ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّهِ هُمُ الْغَالِبُونَO(المائدۃ:۵۵،۵۶)

''تمہارے دوست تو اللہ اور اس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور (اللہ کے آگے) جھکتے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر اور مومنوں سے دوستی کرے گا تو (وہ اللہ کی جماعت میں داخل ہو گا اور) اللہ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے''۔

پھر اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دینِ اسلام کا مذاق اڑانے والے کفار سے دوستی اور ان کا اتحادی بننے سے ڈراتے ہوئے فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاء وَاتَّقُوا اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ O(المائدۃ:۵۷)

''اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں اُن کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ اور مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو''۔

سبحان اللہ! کیا یہ نیٹو افواج نہیں ہیں جو پاکستانی حکومت، فوج اور سیکورٹی اداروں کے تعاون اور ان کی حفاظت میں پاکستان میں گھومتی پھرتی ہیں؟ کیا یہ انہی ممالک کی افواج نہیں ہیں جن کے ذرائع بلاغ اور اخبارات میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اعلانیہ گستاخی کی ناپاک جسارت کی گئی؟ کیا یہ وہی نہیں ہیں جنہوں نے گوانتانامو، عراق اور دیگر مقامات پر قرآن کریم کی توہین کی؟

اسلام...... پاکستان میں ایک اجنبی دین

کیا یہ پاکستان کی فوج ہی نہیں ہے جس نے شرعی نظام کے نفاذ کی مخالفت میں لال مسجد کو تباہ کیا اور جلا کر رکھ دیا اور صرف یہود ونصاریٰ کی قربت اور خوشنودی کی خاطر سیکڑوں طلبا وطالبات کو شہید کیا۔

کیا یہ پاکستان ہی کے ذرائع ابلاغ، اخبارات، کتب اور اشتہارات نہیں ہیں جن میں کھلی معصیت، عریانی اور فسق و فجور کی بھرمار ہے؟ کیا ہلاکت و بربادی کا باعث بننے والے تمام گناہوں جیسے شراب نوشی، منشیات کا استعمال، زنا، فحاشی، جوا، سود، ہم جنس پرستی کا ارتکاب پاکستان میں منظرِ عام پر نہیں آیا؟

کیا ابھی بھی توبہ کا وقت نہیں آیا؟ کیا ابھی بھی معصیت کی راہوں سے دین اسلام کی جانب پلٹنے کا وقت نہیں آیا؟ کیا اب بھی آپ کے لیے اپنے عقائد کی اصلاح، گناہوں کو چھوڑنے اور اہل ایمان سے دوستی اور اہل کفر سے دشمنی اختیار کرتے ہوئے اپنے کارساز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا وقت نہیں آیا؟

امربالمعروف و نہی عن المنکر

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! جان لو کہ اللہ تعالیٰ صرف

گناہوں میں مبتلا لوگوں کو ہی سزا نہیں دیتا بلکہ ان کو بھی سزا دی جاتی ہے جو ان کی معصیت پہ راضی رہتے ہیں اور خاموشی اختیار کیے رکھتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں، زبانوں اور دلوں سے نیکی کا حکم نہیں دیتے اور برائی سے نہیں روکتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِيْ السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعاً وَيَوْمَ لاَ يَسْبِتُونَ لاَ تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَO وَإِذَ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْماً اللّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً شَدِيداً قَالُواْ مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَO فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُواْ يَفْسُقُونَO (الاعراف: ۱۶۳۔۱۶۵)

''اور ان سے اُس گاؤں کا حال تو پوچھو جو لبِ دریا واقع تھا۔ جب یہ لوگ ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے لگے (یعنی) اس وقت کہ ان کے ہفتے کے دن مچھلیاں ان کے سامنے پانی کے اوپر آتیں اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں، اسی طرح ہم ان لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب آزمائش میں ڈالنے لگے۔ اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دینے والا یا سخت عذاب دینے والا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس لیے کہ تمہارے رب کے سامنے معذرت کر سکیں اور عجیب نہیں کہ وہ پرہیز گاری اختیار کریں۔ جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی اُن کو نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے اُن کو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے اُن کو بُرے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کیے جاتے تھے''۔

تو اللہ تعالیٰ صرف ان لوگوں کو نجات دیتے ہیں جو دوسروں کو برائی سے روکتے ہیں اور باقی لوگوں کو بدترین عذاب میں پکڑ لیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو:

وَكَذَلِكَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ وَلِيَقُولُواْ دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَO (الانعام: ۱۰۵)

''اے ایمان والو! اپنی جانوں کی حفاظت کرو جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا''......

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بے شک جو لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر ڈالے گا''۔ (مسند احمد)

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! اگر افغانستان اور پاکستان میں ہمارے خلاف جدید صلیبی جنگ برپا کرنے والے غنڈے ہمیں آپ کی مدد اور نصرت کے شرف سے روکنے میں کامیاب رہے ہیں تو کم از کم ہماری طرف سے دلی معذرت قبول کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے رحمت اور غموں اور تکالیف سے نجات کے لیے دعا گو ہیں اور ہر حال میں ہمارا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہے۔

جدید صلیبی جنگ کے نو سال......اور امت کی فتوحات

اس کے بعد میں ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو یہ یاد دہانی کرواؤں گا کہ اس جدید صلیبی جنگ کو شروع ہوئے نو سال پورے ہونے جا رہے ہیں، جس کا آغاز امارتِ اسلامیہ افغانستان پر حملے سے ہوا تھا۔

میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امارت اسلامیہ افغانستان کے جھنڈے تلے امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین کے لیے فتح بہت قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا اعتراف دوست، دشمن سارے ہی کرتے ہیں۔ کوئی بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا حتیٰ کہ امریکی قیادت میں لڑنے والا صلیبی اتحاد بھی۔ اختلاف صرف اس پر ہے کہ کب اور کیسے۔ تو میں آج صرف افغانستان میں قریبی اور ناگزیر فتح کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہوں گا بلکہ میں ان اسباق اور دروس عبرت پر بھی لب کشائی کرنا چاہتا ہوں جو صلیبیوں اور ان کے گماشتوں کے خلاف پوری اسلامی دنیا......خراسان سے اسلامی مغرب تک......بلکہ صلیبیوں کے اپنے ممالک میں بھی جاری اس نو سالہ جنگ میں جا بجا موجود ہیں۔

میرے خیال میں اہم ترین امر جو ان نو سالوں میں واضح ہوا وہ یہ ہے کہ اسلامی دنیا پر حملہ آور مغربی، سیکولر، صلیبی حملہ آوروں سے نمٹنے کے دو راستے ہیں۔

پہلا راستہ...... جہاد فی سبیل اللہ

پہلا راستہ اسلامی عقائد کی بنیادوں کو تھامے رکھنے اور جہاد، رباط، ثابت قدمی، اسلامی سرزمینوں اور محرمات کے دفاع کا راستہ ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جو اپنے معاملات، اپنے عقائد، اخلاقی قدروں اور اصولوں پر سمجھوتہ اور سودے بازی کرتے ہوئے امن معاہدے رچانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ صرف اللہ پر توکل کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے حصول کی خاطر اور اس کی مدد، اس کے وعدوں کی سچائی اور غلبے کا یقین رکھتے ہوئے دستیاب ہتھیاروں اور وسائل کے ساتھ صلیبی حملہ آوروں کے خلاف لڑائی کا راستہ ہے۔

یہی راستہ خراسان سے مغرب اسلامی تک مجاہدین اور ان کی نصرت و معاونت کرنے والوں کا راستہ ہے۔

دوسرا راستہ......غلامی

جہاں تک دوسرے راستے کا معاملہ ہے، وہ غلامی، مفاہمت، انحرف اور اسلام کی بنیادوں، احکامات شریعہ اور مسلمانوں کی عزت و حرمت کی سودے بازی کا راستہ ہے۔

ان میں ایسی جماعتیں بھی ہیں جو عقائد کی خرابی کا شکار ہیں اور ذلت و شکست کو ذہناً قبول کر چکی ہیں۔ انہیں زندگی کے چھن جانے کا ڈر ہے، کفار کے ممالک میں رہائش کے طلب گار ہیں اور ان کی شہریت کی بھیک مانگتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ سیاست کے

میدانوں کے ماہر ہیں لیکن درحقیقت وہ مغرب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے لادینی، قوم پرستی، جمہوریت اور ایسے ہی دیگر نظریاتی بتوں کو پوجتے ہیں جن کی بنیاد مغرب کی لادین فکر ہے۔ یہی طرزِ عمل لادینیت کی طرف گامزن خود کو اسلامی کہنے والی کچھ تحریکوں کا بھی ہے۔ یہ مغرب کی قربت کی طالب ہیں اور اپنے آپ کو قومی ریاست (جو درحقیقت ملحد ریاست کا نیا نام ہے) کے تصور پر یقین رکھنے والی تحریکوں کے طور پر ظاہر کرتی ہیں۔ یہ وطن کی بنیاد پر بننے والے رشتوں کو دوسرے تمام رشتوں پر مقدم رکھتی ہیں اور اس کے علاوہ بھی بہت سے ایسے تباہ کن نظریات کی حامل ہیں جو انہیں مغرب کی مادہ پرستانہ، ناقص اور فساد زدہ عقل سے بھیک میں ملے ہیں۔

یہ تحریکیں لادین صلیبی مغرب کی جانب سے جہاد کے لیے استعمال کیے گئے لفظ دہشت گردی سے بھی برأت کا اظہار کرتی ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد مغربی مسلط کردہ عالمی نظام کو اختیار کرنے پر مکمل طور پر آمادہ نظر آتی ہیں۔ اس نظام کی بنیاد جنگل کا قانون ہے، یعنی طاقت ور کی کمزور پر حکومت۔ سیکورٹی کونسل اور تیسری دنیا کے ممالک بھی...... اور خصوصاً مشرقی ترکستان سے لے کر اندلس میں سبتہ اور ملیلیہ تک پھیلی اسلامی دنیا کے مختلف حصوں میں۔

جہاد...... واحد حل

اس لیے امت مسلمہ کو مزاحمت اور دفاع کے اس تابناک تجربے پر اچھی طرح غور کرنا چاہیے جو محض اللہ تعالیٰ کے کلمے کی بلندی کے لیے...... وطنیت، قومیت اور لادینیت کے تمام بتوں سے پاک جہاد فی سبیل اللہ کا نتیجہ ہے۔

اس تجربے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے استطاعت نہ ہونے (یعنی مغرب کے مقابلے میں مسلمانوں کی کمزوری) کے شبہات کا عملی رد بھی موجود ہے، جس کو بہانہ بنا کر مسلمان صلیبی امریکہ کی صفوں میں شامل ہوئے اور ان کے جھنڈے تلے افغانستان میں اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف لڑنے اور انہیں قتل کرنے کا راستہ اختیار کیا۔ یہ وہ راستہ ہے...... جس پر چل کر ترکی میں ماردین کانفرنس میں ایک نئی قادیانی تحریک کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے سربراہان جو جہاد، دعوت اور اسلامی تحریکوں سے خود کو منسوب کرتے ہیں' امریکی ٹینکوں کی چھتوں پر...... ان کے میزائیلوں کے سائے میں...... کابل اور بغداد میں داخل ہوئے۔ یہ وہ راستہ ہے...... جو ہمارے دارالحکومتوں میں حکومتوں کی منظوری کے لیے بھیک مانگنا سکھاتا ہے کہ ان حکمرانوں کو مسلمانوں کے جائز حکمران تسلیم کر لیا جائے حالانکہ وہ مسلمانوں کے خلاف لادین صلیبی مغرب کے اتحادی ہیں۔ یہ نااہلی کا وہ راستہ ہے جو لادین قوانین کی حکمرانی کو صحیح مانتے ہوئے، انہی کے دائرہ کار میں کام کرتے ہوئے اور انہی قوانین کے مطابق جعلی انتخابات میں حصّہ لیتے ہوئے تبدیلی لانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس راستے کی تجویز دینے ولے اس حال کو پہنچ چکے ہیں کہ وہ بے دین محمد البرادی کی صدارت کے ذریعے تبدیلی کی آس لگا لیتے ہیں، جسے امریکہ نے اپنے مفادات کی حفاظت اور مصری حزبِ اختلاف کو امریکی خواہشات کے مطابق قابو رکھنے کے لیے ہم پر مسلط کیا...... بالکل اس طرح جیسے یہ شخص جوہری توانائی کے عالمی ادارے کو انہی خطوط پر چلا رہا ہے۔

مسلم ممالک میں صلیبی مغرب کا پتلی تماشا

پاکستان کی مثال

درحقیقت محمد البرادی، حسنی مبارک، زرداری اور مشرف میں صرف ناموں کا فرق ہے۔ یہ وہی پرانا امریکی کھیل ہے۔ امریکہ اور مغرب نے پاکستان میں مشرف کی حمایت تب کی جب اس نے افغانستان اور پاکستان میں مسلمانوں کا خون بہانے اور ان کی آبادیوں کو تباہ کرنے میں ان کی معاونت کی حالانکہ اس سے پہلے وہ اس پر تنقید کرتے تھے۔ جب اس نے اس طرح کے بے شمار جرائم کا ارتکاب کر لیا اور امریکہ نے اسے لال مسجد کو تباہ و برباد کرنے کے لیے بھی استعمال کر لیا تب اس کی حقیقت کھلنے کے ڈر سے اور عوام کی مخالفت بڑھنے کے پیشِ نظر امریکہ کی نظرِ کرم بے نظیر پر پڑی۔ تب مشرف کی جبری برطرفی سے پہلے اس کے جرائم کو معاف کروایا گیا۔ اور پھر بے نظیر کو پاکستان واپس بھیجا گیا اور اس کے لیے انتخابات میں جیت کی راہ ہموار کی گئی۔ ایسا کھیل اکثر ہمارے ممالک کے انتخابات میں دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ وہ منصوبے ہیں جو امریکہ نے بڑی مہارت سے اپنی دولت، میزائیلوں اور ٹینکوں کے ذریعے پاکستان اور افغانستان میں مکمل کیے۔

امریکہ نے بے نظیر سے سودے بازی کی کہ اسے اقتدار اس قیمت پر عنایت کیا جائے گا کہ وہ امریکہ کو افغانستان اور پاکستان میں مسلمانوں کو قتل کرنے کی کھلی چھوٹ دے۔ آزادی اور رائے عامہ کے نام پر لوگوں کی منتخب جمہوری حکومت کے لبادے میں بے نظیر یہ کھیل مشرف سے کئی گنا اچھے انداز میں کھیل سکتی تھی۔

بے نظیر کے قتل پر امریکہ نے زرداری کو اقتدار میں لا کر اپنے نقصان کی تلافی کی۔ مسٹر ٹین پرسنٹ (10%) جو اپنی لوٹ مار اور بدعنوانی کے جرائم کی وجہ سے ایک عالمی بھگوڑا تھا...... اب مسٹر ہنڈرڈ پرسنٹ (100%) بن گیا۔ اس نے امریکہ کا ہر حکم مانا اور اسے وہ سہولیات بھی فراہم کیں جن کے لیے پاکستانی فوج اپنی کمینگی کے باوجود پہلے تیار نہیں تھی۔ یہ سارا کھیل بھی جمہوریت، آزادی اور رائے عامہ کے نام پر کھیلا گیا۔ اور اس کے لیے ''شفاف'' اور ''بے داغ'' انتخابات کی بنیاد پر این آر او کے ذریعے زرداری اور اس کے وزرا کے خلاف مقدمہ چلانے کی تمام کوششوں کو ناکام بنایا گیا۔

سرزمینِ مصر میں امریکہ کا مکروہ کھیل

اب وہ اس سارے غلیظ کھیل کو مصر میں بھی دہرانا چاہتے ہیں۔ حسنی مبارک کو تو امریکہ خطے میں اپنے ہولناک جرائم کے ارتکاب کے لیے اس کو اس کے بس کے مطابق استعمال کر چکا ہے۔ اسلامی تحریکوں کے خلاف سفاکانہ کارروائیوں سے لے کر عراق کے محاصرے تک...... اور عراق و افغانستان میں بم باری میں شمولیت سے لے کر غزہ کے محاصرے تک۔ اور جب مبارک بدعنوانی، فساد، چوری اور غداری کی علامت بن گیا اور امریکہ نے دیکھا کہ اقتدار اس کے بیٹے کو منتقل کرنا مزید بے چینی اور مشکلات کا باعث بن سکتا

ہے.....تو انہوں نے اپنے مقصد کے حصول کے لیے اپنے منظورِ نظر ڈاکٹر محمد البرادعی کی صورت میں ایک نئے مہرے کو آزمانے کا فیصلہ کیا، جسے مصر کے کچھ لوگ اپنے مشہور طنزیہ انداز میں ''البرادی المنتظر'' کہتے ہیں۔

اس لیے امریکہ یا تو البردی کو مشرقی طرزِ انتخابات کے مطابق اقتدار میں لائے گا، جیسے اُس نے پاکستان میں کیا یا وہ اسے حزبِ مخالف کے قائد کی حیثیت سے جمال مبارک کے گلے کے کانٹے کے طور پر رکھے گا تا کہ دونوں باہم مشاورت سے قیصرِ واشنگٹن اور جدید صلیبی جنگ کے قائد کی خدمت گزاری اور فرماں برداری کر سکیں۔

ڈاکٹر البرادی ساری عمر اس اقوامِ متحدہ کی خدمت گزاری کے بعد واپس مصر لوٹا ہے، جس کا مقصد ظالم اقوام کا مظلوم اقوام پر تسلط قائم رکھنا ہے۔ وہ اپنی ساری زندگی عراق، ایران، شمالی کوریا، پاکستان، لیبیا اور شام میں معائنہ کاری کرنے اور جوہری ہتھیاروں کی بو سونگھتے رہنے کے بعد لوٹا ہے۔ اس میں امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دوسرے ظالم ممالک کے پاس موجود وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہر قسم کے ہتھیاروں کے پہاڑوں کے بارے میں ایک لفظ بولنے کی بھی جرأت نہیں ہے۔ وہ برسوں اُس عالمی کفری نظام کی خدمت بجا لانے کے بعد ایک وفادار نوکر کے طور پر مصر لوٹا ہے جسے جنگِ عظیم دوم کے بعد سے مغرب نے اقوامِ عالم پر جبری مسلط کر رکھا ہے۔

میں اپنی پوری امت کو بالعموم اور جہاد و رباط میں مصروف دستوں کو بالخصوص صلیبی جنگ کے نو سال پورے ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ان نو سالوں نے جہاد و رباط میں مصروف دستوں کو فاتح ثابت کیا ہے اور حملہ آور صلیبی افواج شکست و ذلت کے داغ دامن پہ سجائے شدید جانی و مالی خساروں سے ہلکان ہیں۔

یہ وہی البرادی ہے جسے اس کی خدمت گزاری سے خوش ہو کر عالمی برادری نے امن کا نوبل انعام دیا۔ یہ وہی انعام ہے جو اس سے پہلے بھی ایک سے ایک بڑے مجرم کو دیا گیا، مثلاً بیگن، سادات، نجیب محفوظ، اوباما......

البرادی کو حسنی مبارک کے قہر سے بچانے کے لیے امریکہ نے اسے حفاظتی حصار فراہم کیا ہے، جس کی آڑ میں آج یہ مصر میں آزادانہ گھوم پھر رہا ہے۔ حالانکہ مبارک خود کو للکارنے والے کسی بھی شخص سے انتقام میں کسی نرمی کا روادار نہیں ہے۔ جس نے صرف اپنے لوگوں پر تشدد کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے اس جدید صلیبی جنگ کے دوران مصر کو ایک عالمی اذیت خانے میں تبدیل کر دیا ہے۔

مگر یہ جلاد امریکہ کی طرف سے بھیجے گئے اس نئے مخبر کے سامنے بھیگی بلی بنا کھڑا ہے اور پورا مصر اقوام متحدہ کے اس پرانے نوکر کی واپس آمد پر اسے دیکھنے کے لیے گویا جاگ اٹھا ہے۔ وہ واپسی کے بعد ہر طرف آزادنہ گھوم پھر رہا ہے اور آزادی، جمہوریت اور بہت سی دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ...... یہ مت بھولیے کہ......لادینیت کی بھی خوش خبریاں سنا رہا ہے۔

کوئی یہ سوال اٹھا سکتا ہے کہ اگر البرادی تبدیلی لا سکتا ہے تو ہم کیوں نہ اس کی حمایت کریں؟ یہ سوال تقاضا کرتا ہے کہ سوال کرنے والے پر دنیا اور اس کی تاریخ کے کچھ حقائق واضح کیے جائیں۔ جو کوئی تبدیلی کا خواہاں ہو اسے اپنے آپ سے لازماً سوال کرنا چاہیے کہ وہ کیسی تبدیلی چاہتا ہے اور یہ تبدیلی کیسے لائی جا سکتی ہے؟

ہم کیسی تبدیلی چاہتے ہیں؟

البرادی کا مقصد کیا ہے؟ شریعت کے تابع، مظلوموں کی نصرت کرنے والی، عدل و انصاف عام کرنے والی اور شوریٰ کا قیام عمل میں لانے والی اسلامی حکومت کا قیام یا امریکہ کی ہدایات پر بنی ایک بدنما، مسخ شدہ لادین ریاست کا قیام؟

تبدیلی کیسے لائی جا سکتی ہے؟

تبدیلی کیسے لائی جا سکتی ہے؟ امن پسندی، عارضی صلح، اپنی سلامتی کو مقدم جاننے اور عالمی مغربی صلیبی لادین اداروں کے سامنے سر جھکانے سے...... یا پھر جہاد، مزاحمت، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا راستہ اختیار کرنے سے......؟ کمزوری، گداگری اور استحصال کے ذریعے سے...... یا پھر اپنے عقائد پر استقامت دکھاتے ہوئے، مجاہدین کے راستے پر چل کر۔ وہ راستہ جس نے امریکہ کو عراق و افغانستان سے انخلا کے اعلانات کرنے اور اپنے ان منصوبوں کو سمیٹنے پر مجبور کیا جن پر وہ اسلامی کہلائی جانے والی عالمی تحریکوں کے بڑے بڑے ناموں کے ساتھ مل کر عمل پیرا تھا۔ ان بڑے بڑے ناموں نے ان کے ٹینکوں پر سوار ہو کر کابل اور بغداد کا رخ کیا تھا جیسے فقہائے صلیب، ممار دین کے نئے قادیانی اور عراق، ایران اور افغانستان میں سر کردہ شیعہ مفکرین۔

مصر یا اسلامی دنیا میں کسی بھی جگہ زرداری، شیخ شریف، کرزئی یا البرادی کے ساتھ چل کر حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آ سکتی۔ متکبر عالمی نظام کے پروردہ لادین نظاموں کے جھنڈے تلے رہ کر تبدیلی کی توقع رکھنا عبث ہے۔ تبدیلی لانے کے لیے مجاہدے، مزاحمت، مدافعت، حق گوئی، عقائد میں پختگی، ثابت قدمی اور اسے منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے قربانی، جان و مال سے اللہ کے راستے میں جہاد اور اپنے ہاتھوں، زبانوں اور دلوں کے ساتھ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی راہ اپنانی ہوگی۔

حقائق کا فہم

تبدیلی کے لیے پہلا کام حقائق کا فہم ہے اور ان حقائق میں نمایاں ترین عقیدہ توحید ہے۔ یہی عقیدہ لازماً ہر نظام و دستور اور نصب العین کی اساس ہونا چاہیے۔ ان حقائق میں دوسری حقیقت امت مسلمہ اور اس کے بیرونی حملہ آور دشمنوں اور ان کے مقامی گماشتوں کے درمیان جاری جنگ کے مقاصد اور اس کی اہمیّت کا ادراک ہے۔ اور اس حقیقت کا ادراک بھی لازم ہے کہ ہماری دنیا و آخرت کی عزت و کرامت اور کامیابی کی ضمانت تبھی دی جا سکتی ہے جب ہم ان دونوں گروہوں کو شکست سے دوچار کریں۔

اس بات کا شعور امت کے اندر عام کرنا غایت درجہ اہمیّت کا حامل ہے......کہ

شرک کی فریب کاریوں، شریعت کے علاوہ دیگر تمام نظاموں کی حاکمیت اور اسلام دشمنوں کی غلامی کو توحید کے نور، شریعت کی حاکمیت اور اسلام دشمنوں سے نجات سے بدلنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

ہمیں اس احمقانہ سوچ سے بھی نجات پانا ہوگی کہ ہم امریکہ کے زیر اثر رہ کر اور اس کے خدمت گزار حکمرانوں کا ساتھ دے کر بھی کوئی تبدیلی لا سکتے ہیں اور اپنی آزادی اور عزت وکرامت بحال کر سکتے ہیں۔

اگر یہ شعور امتِ مسلمہ کی صفوں میں پھیل جائے تو پھر مطلوبہ تبدیلی کی طرف لے جانے والے دیگر مراحل اس کے بعد طے ہوتے جائیں گے۔

اس لیے میری ہر اس آزاد اور شریف النفس مسلمان سے درخواست ہے جو دینِ اسلام کی اطاعت بجالانے اور عزت وکرامت کے حصول کا خواہش مند ہے کہ وہ اس شعور کو پھیلانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔ یہ شعور کہ ہمیں جس ذلت آمیز صورتِ حال کا سامنا ہے یہ کسی صورت بھی قابل قبول نہیں ہے کیوں کہ یہ شریعت سے انحراف، جابر اور متکبر قوتوں کے سامنے سر جھکانے، سیاسی استبداد کی سنگینی، مالی بدعنوانی، اجتماعی ظلم اور اخلاقی اقدار کے خاتمے کا دوسرا نام ہے۔ اس بات کا شعور کہ ہمارا مطلوبہ ہدف اور مقصد شریعت کی حاکمیت، متکبر عالمی نظام سے نجات، اسلامی سرزمینوں کی آزادی، عدل وانصاف کو عام کرنا، شوریٰ کا قیام اور امت کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنے حکام کا محاسبہ کر سکے۔ اس کے ساتھ یہ شعور بھی عام کرنا ہے کہ یہ ہدف گداگری، دین سے انحراف اور موجودہ صورت حال پر چپ سادھ کے بیٹھے رہنے سے حاصل نہیں ہوگا بلکہ اس کے حصول کے لیے جہاد، جان و مال کی قربانی اور نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کی راہ پر چلنا ہوگا۔

اس لیے اپنے دین، عزت اور کرامت کے لیے حریص ہر آزاد اور معزز مسلمان سے میری درخواست ہے کہ وہ جدید صلیبیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ان دونوں راستوں کا موازنہ کرے۔ ایک...... جہاد، اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اپنے ہاتھ اور زبان سے بڑے بڑے مجرموں کا مقابلہ کرنے کا راستہ...... اور دوسرا...... غلامی، گداگری اور بیتِ ابیض میں بیٹھے قیصر کی خوشنودی پانے کے لیے کسی بھی موقعے کی تاک میں رہنے کا راستہ!

راہ جہاد میں کامیابیاں

عزت وجہاد کے رستے پر چلنے والوں نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ایسی کامیابیاں حاصل کی ہیں جن کا تصور بھی اللہ اور یوم آخرت پر یقین نہ رکھنے والے تماش بین نہیں کر سکتے۔ ایک طرف سارے صلیبی مغرب کو ساتھ لیے امریکہ کی قیادت میں جی ایٹ کہلانے والے وقت کے فراعنہ اور ان کے کیل کانٹے سے لیس لشکر اور ان کے غلام ہیں...... اور دوسری طرف دنیاوی اسباب اور وسائل سے محروم لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال مٹھی بھر مجاہدین۔ دنیاوی اور مادی معیارات سے دیکھا جائے تو دونوں لشکروں کے درمیان کوئی موازنہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔

لیکن یہ دنیاوی اور مادیت پرستانہ معیارات ان بنیادی قوانین کو نظر انداز کر دیتے ہیں جن کے مطابق اس کائنات کا نظام چل رہا ہے اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَO(البقرة: ۲۴۹)

”کئی بار چھوٹی سی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے“۔

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللّهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيلاًO(النساء: ۸۴)

”تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم اللہ کی راہ میں لڑو تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی لڑائی کو بند کر دے اور اللہ لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے“۔

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَO وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَO(القصص: ۵،۶)

”اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں۔ اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ چیز دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے“۔

صرف اللہ تعالیٰ کے سہارے پر جہاد کے راستے سے ہی بڑے بڑے مجرموں کا کامیابی سے حساب بے باک کیا گیا ہے اور انہیں ہزیمت سے دوچار کیا گیا ہے۔ وہ مسلسل فوجی اور اقتصادی نقصان کا شکار ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے عراق اور افغانستان سے انخلا کے اعلانات بھی کر دیے ہیں۔ مجاہدین امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی صورت میں ان بڑے بڑے مجرموں کے ساتھ مسلسل برسرِ پیکار ہیں جب کہ کمزوری اور ناتوانی کی طرف بلانے والے داعیان، فقہائے صلیب، بھکاری علما اور خود کو اسلام کی طرف منسوب کرنے والی لادین تحریکوں کے قائدین ان کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہے ہیں۔

لیکن ان تمام دشمنوں اور درپیش معرکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے مجاہد بندوں کو ثابت قدمی عطا کی ہے، انہیں اپنی تائید اور نصرت سے نوازا ہے، انہوں نے صلیبیوں اور ان کے گماشتوں کی صفوں میں کھلبلی مچا رکھی ہے اور ان کے دلوں کو دہشت زدہ کر رکھا ہے۔

قوم پرستوں اور نام نہاد اسلامی تحریکوں کا کردار

نو سال عراق اور افغانستان میں مار کھانے کے بعد صلیبی مغرب کو احساس ہوا ہے کہ اس کے لیے فیصلہ کن فوجی فتح ناممکن ہے۔ اس لیے اب وہ دھوکہ دہی، جاسوس بنانے اور رشوت کے ذریعے لوگوں کے ضمیر خریدنے جیسے داؤ پیچ آزما رہے ہیں۔ مغرب اس امت کو جہاد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، توحید سے چمٹے رہنے اور شریعت کی حاکمیت قائم کرنے

سے روکنے کے لیے قوم پرستانہ تحریکوں کے ایک بڑے حصے اور خود کو اسلام سے منسوب کرنے والی عالمی تحریکوں کے ارکان کی ایک بڑی تعداد کو اپنی صفوں میں شامل کر چکا ہے۔

فلسطین......اور قوم پرستی کا ناسور

سب سے مشہور قوم پرستانہ تحریک جسے مغرب نے اپنی صفوں میں شامل کیا ہے وہ الفتح تحریک ہے جس کا دعویٰ تھا کہ وہ اہم ترین مسئلہ قومیت کے دفاع میں مصروف ہے۔ انہوں نے اپنی قومیت کو بیچ ڈالا، اپنی قوم کی زمین جسے وہ تاریخی فلسطین کہتے ہیں اس کے ایک بڑے حصے پر اسرائیل کے قبضے کو تسلیم کرلیا اور ان علاقوں میں یہودی آبادکاروں کے حقِ شہریت کو بھی تسلیم کرلیا جن پر اسرائیل نے ۱۹۴۸ میں قبضہ کیا تھا۔ یوں ان قوم پرستوں نے اپنی قوم اور زمین کا سودا کیا۔ ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی بتوں کی پوجا کرنے والا شخص کھجوروں کو بت کی کی شکل میں ڈھالے اور پھر بھوک لگنے پر انہیں کھا جائے۔

اس لیے میں اپنے فلسطین کے مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کرنا چاہوں گا کہ وہ ان دونوں راستوں میں تمیز کریں۔ ایک تو مغرب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ذلت اور لادینیت کا تعفن زدہ راستہ ہے جو اسرائیلی اداروں سے تعاون اور خطے میں موجود ان کے گماشتوں سے اتحاد سکھلاتا ہے۔ یہی فلسطینی حکومت اور بغیر کسی استثنا کے تمام عرب ممالک کا ہے، اس میں قطعاً کوئی استثنا نہیں۔ سوائے ان کے اعلان کردہ غلامی کے درجوں کے...... کہ ان کے سر امریکہ اور مغرب کے در پر جھکنے کے لیے کس حد تک تیار ہیں۔ جہاں تک حقیقی تعاون کا معاملہ ہے تو یہ وہ کام ہر سطح پر رہے ہیں۔

ان سب نے بارہا فلسطین سے دست برداری اختیار کی ہے جسے وہ ''تاریخی فلسطین'' کہتے ہیں۔ ان کا تازہ ثبوت عرب حکمرانوں کی طرف شروع کی گئی وہ مہم ہے جس کے تحت انہوں نے فلسطین کے بڑے حصے کا سودا کرلیا ہے۔ یہاں تک کہ اسرائیل سے صلح کی بات چیت کے آغاز کے لیے ہی انہوں نے فلسطینیوں کی اپنی سرزمین پر واپسی کے حق سے بھی دست برداری اختیار کر لی ہے۔

فلسطین پر یہ سودے بازی صرف ان کی قومی حکومت اور عرب ممالک تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ بائیں بازو کی ان تمام قوم پرست تحریکوں تک پھیلی ہوئی ہے جو عالمی نظام کی بالادستی کو تسلیم کرتی ہیں اور اسلامی سرزمینوں کو غصب کرنے والی اقوام متحدہ کے قوانین کو پوجتی ہیں۔

لادینیت اور پسپائی کے اس راستے نے فلسطین کی نام نہاد اسلامی تحریکوں کے سیاسی قائدین کو ایک قومی ریاست (National State) کے بنیادی اصولوں کو تسلیم کرنے پر اکسایا...... یا بالفاظ دیگر سائیکس پیکو معاہدے کو قبول کرلیا گیا۔ انہی اصولوں کی بنیاد پر وہ جمہوریت یا نام نہاد اکثریت کی حاکمیت کا اقرار کرتے ہیں...... یعنی وہ شریعت کی حاکمیت نہیں چاہتے۔ ان ہی اصولوں کی بنیاد پر فلسطین میں مغرب اور اسرائیل کے خائن گماشتوں کو قبول کیا جاتا ہے۔ محمود عباس کے اقتدار کو سندِ جواز فراہم کی جاتی ہے اور اس میں عملاً شمولیت اختیار کی جاتی ہے۔ قومی یکجہتی کی آڑ میں غداروں کے ساتھ اتحاد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ محمود عباس کو فلسطینیوں کی طرف سے مذاکرات کا اختیار فراہم کیا جاتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے فلسطین کی تقسیم کی جاتی ہے اور مکہ معاہدے کے مطابق اس کے بڑے حصے پر اسرائیل کا ناجائز تسلط برداشت کرلیا جاتا ہے۔

لادینیت اور پسپائی کے اس راستے کے مقابلے میں وہ راستہ ہے جو شریعت کی حاکمیت، امت مسلمہ کی وحدت، اسلامی اخوت اور مسلمانوں کے سارے ممالک کو ایک ہی ملک گردانے پر یقین رکھتا ہے۔ یہ چیچنیا کے مجاہدین سے لاتعلقی نہیں سکھاتا بلکہ اسلام کے کسی بھی ضابطے سے انحراف اور دین، شرافت اور اسلامی سرزمینوں پر سودے بازی کے ہر معاملے سے برأت کا درس دیتا ہے۔

امریکہ کی قیادت میں مغربی اقوام اور ان کی راہ پر چلنے والے تمام ممالک اور حکومتیں اس راستے اور طریقہ کار کے خلاف متحد ہو چکی ہیں لیکن یہی راستہ امت کے لیے امید کی کرن ہے۔

منہجِ کتاب وسنت......مسئلہ فلسطین کا واحد حل

یہ راستہ خالص ترین منہج اور صحیح ترین عقائد والا راستہ ہے۔ اس راستے کی بنیاد کتاب وسنت کے صریح اور قطعی دلائل ہیں۔ امت مسلمہ کے سیاسی اور تاریخی حقائق بھی اس کی صداقت پر شاہد ہیں۔ یہ نہ تو فقہائے صلیب کے فتووں پر یقین رکھتا ہے، نہ ہی ریاض، قاہرہ اور قطر کے درباری علما کے فتاویٰ پر۔

فلسطین کے بارے میں مسلمانوں کو لازماً اپنے راستے اور اپنے مقاصد کے بارے میں فیصلہ کرنا چاہیے۔

کیا وہ اپنی زمین پر اللہ تعالیٰ کی شریعت کا قیام چاہتے ہیں اور ساری اسلامی سرزمینوں سے غاصب حملہ آوروں کو نکال باہر کرنا چاہتے ہیں، جن کے بارے میں فقہا کا اجماع ہے کہ وہ ایک ہی ملک کی مانند ہیں؟

...... یا وہ عالمی سازشوں کی آماجگاہ بن جانے والی ایک مریل اور ذلت پر آمادہ لادین ریاست کا قیام چاہتے ہیں؟

پہلی صورت جو فلسطین میں ایک اسلامی حکومت کے قیام اور ساری اسلامی سرزمینوں سے غاصب حملہ آوروں کو مار بھگانے کی متقاضی ہے اس کا طریقہ کار ان عرب ممالک سے مذاکرات کی راہ اپنانا ہرگز نہیں جو درحقیقت فلسطین پر سودے بازی کر چکے ہیں اور وہ فلسطینی تحریکوں کو اپنے ممالک میں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

یہ صورت حال کوئی اور راستہ اور منہج اپنانے کا تقاضا کرتی ہے۔ وہ راستہ جس پر عمل پیرا ہو کر مجاہدین نے عراق اور افغانستان میں صلیبی حملہ آوروں کو انخلا کے اعلانات کرنے پر مجبُور کیا ہے۔

اس لیے اے میری محبُوب امت مسلمہ! مغرب کے اکابر مجرمین پہلے کی طرح ابھی بھی اپنی اور اپنے گماشتوں کی مدد کے لیے مسلسل ایسے لوگوں کی تلاش میں کوشاں ہیں جو

اپنے آپ کو اسلامی تحریکوں سے منسوب کرتے ہیں۔اسی طرح درباری علما،حکومتوں کے تنخواہ دار اور اعلیٰ عہدوں پر فائز وظیفہ خور فقہا کی طلب بھی ان کو مسلسل رہتی ہے۔

صلیبی جنگ اور پیٹ کے پجاریوں کا کردار

افغانستان میں خود کو مجاہد کہنے والوں نے اس وقت امریکی ٹینکوں پر سوار ہو کر کابل کا رخ کیا جب اسے سات ٹن وزنی ڈیزی کٹر بموں سے تباہ و برباد کر دیا گیا۔لیکن اس کے باوجود بھی اخوان المسلمین کی عالمی تنظیم نے ان سے اظہار برأت نہیں کیا۔

عراق میں سیستانی اور دوسرے شیعہ مفکرین نے فتوے دیے کہ اسلامی سرزمینوں پر حملہ آور قابض افواج کے خلاف لڑنا صحیح نہیں۔مجلس بریمر کے اراکین میں سے جہاں اخوان کے کچھ قائدین تھے،وہیں ہاشمی کی حزب استسلامی سی آئی اے کی شاخ کے طور پر کام کر رہی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اخوان المسلمین کی عالمی تنظیم نے ان سے اظہار برأت نہیں کیا۔

جزیرۃ العرب میں درباری علما نے اپنے عقیدہ توحید کو وحدت ادیان سے بدل دیا۔انہی درباری علما نے امریکہ کے غلام حکمرانوں کے بارے میں فتویٰ دیا کہ وہ مسلمانوں کے جائز حکمران ہیں......تا کہ لاکھوں حملہ آور غاصب افواج کی جزیرۃ العرب میں آمد کو جواز فراہم کیا جا سکے۔انہی پیٹ کے پجاریوں نے عراق کے جہاد کو فتنے سے تعبیر کرتے ہوئے اس میں شمولیت سے باز رہنے کا فتویٰ دیا۔انہوں نے ہی غزہ کے مسلمانوں کی نصرت کے لیے آواز اٹھانے کی ممانعت کا فتویٰ دیا......کیونکہ ان کے بقول یہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دینے والا فعل ہے......اور اسی طرح جزیرۃ العرب میں خود کو اسلامی تحریکوں سے منسوب کرنے والے ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے علی عبداللہ صالح کو مسلمانوں کا جائز حکمران مانتے ہوئے اس کی بیعت کی......کیونکہ امریکہ نے اسے مسلمانوں کے جائز حکمران کے طور پر منظور کر لیا تھا۔

صومالیہ......ارضِ توحید

صومالیہ کی سابقہ اسلامی عدالتوں کا سربراہ شیخ شریف احمد مغربی صلیبیوں اور مشرق و مغرب کے غاصبوں کو مدد کے لیے پکارتا رہا کہ اس کی کرسیٔ اقتدار کو مضبوط کیا جائے۔لیکن توحید کے شیر اس کی گھات میں تھے۔انہوں نے اس کی حکومت کو چند کلومیٹر تک محدود کر دیا اور صومالیہ کے مسلمانوں کو امت کے دشمن غاصب حملہ آوروں اور ان کے خائن گماشتوں کے ساتھ جہاد کے لیے یکجا کیا۔جو بھی علاقہ انہوں نے آزاد کروایا اس پر شریعت کی حاکمیت قائم کی،عدل وانصاف پھیلایا،علمِ نافع سکھایا اور صحیح عقائد کی دعوت عام کی۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت اور توفیق سے انہوں نے دشمن کے مقابلے میں قلیل تعداد اور وسائل کے باوجود اسلام کی نصرت اور شمالی افریقہ میں جہاد کے لیے ایک نئے قلعے کی بنیاد رکھی۔

مگر دوسری جانب مصر میں اسلام کے خلاف جرائم کی ایک طویل تاریخ رکھنے والے اور غزہ کے محاصرے کا پروانہ فراہم کرنے والے شیخ اکبر نے نقاب پر پابندی کی راہ ہموار کرنے کے لیے ایک یہودی ربّی کو الازہر مدعو کیا۔

مغرب اسلامی میں عوام کے اموال لوٹنے والی اور فلسطین پر سمجھوتہ کرنے والی لادین حکومت فقہائے صلیب اور پیٹ کے پجاری تنخواہ دار علمائے سوء کو مدد کے لیے پکار رہی ہے کہ اس کی تعریف کی جائے،اسے شرعی حکومت قرار دیا جائے اور مجاہدین کو ملعون ٹھہرایا جائے۔

اے میری محبوب امت مسلمہ! یہ ہنسانے،رلانے والے تماشے اس وقت تک دہرائے جاتے رہیں گے جب تک جہاد،رباط اور ہجرت جاری ہے۔یہ ایک عام سنت اور عالم گیر قانون ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوّاً مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَى بِرَبِّكَ هَادِياً وَنَصِيراً O(الفرقان:۳۱)

''اور اسی طرح ہم نے گناہ گاروں میں سے ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا اور تمہارا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے''۔

اشعار کا ترجمہ

اس نے آندھیوں کی موافقت میں فتویٰ دیا اور گمراہی کی صدا لگائی
صریح کفر کا ارتکاب کیا اور اسی کی صدا بھی لگائی
ہر جگہ آپ کو ایسے ہی داعی کی صدا سنائی دے گی
یعنی کسی جھوٹے کی اطاعت کی......یا پرامن رہنے کی صدا
کوئی جگہ اُس فتنے کے سحر سے محفوظ نہیں ہے
جس نے چند ٹکوں کے عوض دین کا سودا کروایا
اس نے سونے کی چمک دیکھ کر اور تلوار سے ڈر کر فتویٰ دیا
نفس کی خواہشات وحسد بڑے ہی سرکش ہیں
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

اے میری محبوب امت مسلمہ! یہ ساری صورت حال اس شعور کو پھیلانے کا تقاضا کر رہی ہے جس کا میں نے پہلے ذکر کیا۔تمام امتِ مسلمہ کو بالعموم اور اس کے برسرِ جہاد ہراول دستوں کو بالخصوص اپنے گرد وپیش کے حالات سے لازماً آگاہی رکھنی چاہیے۔ظاہری شان و شوکت اور بڑے بڑے ناموں سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے،بلکہ دعوت اور دعووں کی حقیقت کو پرکھنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَO(المنافقون:۴)

''اور جب تم ان (کے متناسب اعضا) کو دیکھتے ہو تو ان کے جسم تمہیں (کیا ہی) اچھے معلوم ہوتے ہیں اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو تم ان کی تقریر کو توجہ سے سنتے ہو (مگر وہ فہم وادراک سے خالی) گویا لکڑیاں ہیں جو دیوار سے لگائی گئی ہیں (بزدل ایسے کہ) ہر زور کی آواز کو سمجھیں (کہ) ان پر (بلا آئی) یہ (تمہارے) دشمن ہیں ان سے بے خوف نہ رہنا! اللہ ان کو ہلاک کرے،یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں''۔

میری محبوب امتِ مسلمہ! افغانستان اور عراق میں صلیبی حملہ آوروں کے نو سال

بعد آج آپ کے صالح مجاہد بیٹوں نے مار مار کر صلیبیوں کو زخموں سے چُور کر رکھا ہے۔ وہ شدید مالی و جانی نقصان اٹھانے کے بعد اپنے ہوش کھو بیٹھے ہیں اور مکمل تباہی سے بچنے کے لیے راہِ فرار ڈھونڈ رہے ہیں۔ سوائے میری محبُوب امت! یہی اصل راستہ ہے، اس پر عمل پیرا ہو جایئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَOوَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللّهُ عَلَى مَن يَشَاءُ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌO(التوبۃ:۱۴،۱۵)

''ان سے (خوب) لڑو، اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا۔ اور ان کے دلوں کا غصہ دور کرے گا اور جس پر چاہے گا رحمت کرے گا۔ اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے''۔

میں اپنی پوری امت کو بالعموم اور جہاد و رباط میں مصروف دستوں کو بالخصوص صلیبی جنگ کے نو سال پورے ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ان نو سالوں نے جہاد و رباط میں مصروف دستوں کو فاتح ثابت کیا ہے اور حملہ آور صلیبی افواج شکست و ذلت کے داغ دامن پہ سجائے شدید جانی و مالی خساروں سے ہلکان ہیں۔

اصل فتح......شریعت سے چمٹے رہنا

اسی ضمن میں مَیں ساری دنیا میں مصروفِ جہاد اپنے مجاہد بھائیوں کو تاکید کرتا ہوں کہ اصل فتح اللہ تعالیٰ کی شریعت سے چمٹے رہنے اور اس کے نفاذ میں ذرّہ برابر تساہل نہ کرنے میں ہے۔ اسی لیے مجاہدین کو مسلمانوں کے خون کی حرمت کے بارے میں انتہائی حریص ہونا چاہیے۔ انہیں اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ ان کی کارروائیاں شریعتِ اسلامی کے اصولوں کی روشنی میں انجام پائیں۔ اس مقصد کے لیے اپنی کارروائیوں کا ہر زاویے سے جائزہ لینا چاہیے۔ مجاہدین کو ایسی کارروائیوں سے برأت کرنی چاہیے جو ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور وہ واقعتاً ایسی کارروائیوں سے بری ہیں بھی؛ جن میں بازاروں، مساجد اور عوامی مقامات پر مسلمانوں کو نشانہ بنایا جائے۔

بلکہ ہم جہادی مجموعوں کی بھی ایسی تمام کارروائیوں سے برأت کرتے ہیں جن میں مسلمانوں کی سلامتی کا خیال نہیں رکھا گیا۔ ہم نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی نصرت اور حاکمیت کے لیے اپنے گھروں اور علاقوں سے ہجرت کی ہے اور قربانیاں دی ہیں۔

طاغوت سے تعاون لیے بغیر جہاد کی کامیابی

میری محبُوب امت مسلمہ! ان نو سالوں میں مفید سبق یہ ملتا ہے کہ صلیبیوں کے مقابلے میں مجاہدین کا استقامت دکھانا......اور انہیں ذلت اور درماندگی کی علامت بنا کر بوریا بستر گول کرنے پر مجبور کرنا...... یہ سب تمام حکومتوں اور تنظیموں سے کامل دوری اختیار کر کے ہوا ہے۔ اسلامی ممالک کی حکومتیں تو غداری کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف اس صلیبی جنگ میں صلیب کے جھنڈے تلے کھڑی رہی ہیں۔ تنظیموں نے بھی راہِ فرار اختیار کیے رکھی ہے بلکہ ان میں سے کچھ تو صلیبیوں کی کٹھ پتلی حکومتوں میں شامل رہی ہیں۔

ذرا نم ہو یہ مٹی تو بڑی زرخیز ہے ساقی

اگر اس سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو وہ امت مسلمہ کی قوت اور اس کی عظیم خوابیدہ طاقت ہے۔ عامۃ المسلمین کی ایک بڑی تعداد اپنی حکومتوں کی مخالفت میں کھڑی ہے۔ اگر ان کی حکومتیں اپنی فوجوں کو افغانستان میں صلیب کے جھنڈے تلے مسلمانوں کے قتل کے لیے بھیجتی رہی ہیں تو امتِ مسلمہ اپنے بیٹوں کو صلیبیوں کے خلاف جہاد کے لیے روانہ کرتی رہی ہے۔

جہاد حاضر اور پاکستانی و ترک مسلمان

پاکستان اور ترکی کے مسلمان اس کی واضح ترین مثالیں ہیں۔ جہاں سے مجاہدین بڑی تعداد میں پروانوں کی طرح مسلسل افغانستان آتے رہے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ ترک فوج کے عہدے دار افغانستان میں نیٹو افواج کی قیادت کرتے رہے ہیں جب کہ ترکی کے بہادر مجاہدین نے گھات لگا کر، استشہادی حملوں اور دیگر کارروائیوں کے ذریعے نیٹو افواج کو کاری زخم لگائے ہیں۔

ترکی کے مجاہدین نے اپنے آبا کی غیرت اور عظمت کا اعادہ کیا ہے، جنہوں نے پانچ سو سال سے زائد عرصے تک اسلامی سرزمینوں کا دفاع کیا تھا۔ لہٰذا ترکی کے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ایسی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں جو صلیبیوں کی اتحادی بن کر افغانستان میں مسلمانوں کے قتل میں شریک ہے۔

یہی معاملہ پاکستانی حکومت کا ہے جو آج صلیبی جنگ کی سب سے بڑی اتحادی ہے جب کہ پاکستانی مجاہدین شوقِ شہادت کی تڑپ میں بڑی تعداد میں مسلسل افغانستان کا رخ کر رہے ہیں۔

اور کون بطلِ عظیم! ابو دجانہ الخراسانی شہیدؒ (نحسبہ کذلک واللہ حسیبہ) کے جرأت مندانہ کارنامے کو بھلا سکتا ہے جنہوں نے اردن کی حکومت کو افغانستان کی سرزمین پر ایسا سبق سکھایا جسے وہ کبھی بھلا نہیں سکے گی۔

میرے محبُوب امت! میں ایک بار پھر آپ کو گزشتہ نو سالوں کے ان مبارک نتائج پر اور اس فتح پر مبارک باد پیش کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اب بہت قریب ہے:

وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَOبِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُO(الروم:۴،۵)

''اور اس روز مومن خوش ہوں گے۔ (یعنی) اللہ کی مدد سے، وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ غالب (اور) مہربان ہے''۔

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین، وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

☆☆☆☆☆

قسط سوم

سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کی شرعی حیثیت

مولانا محمد احمد حافظ

اکثریتی بنیادوں پر فیصلوں کا باطل فلسفہ:

جمہوری سسٹم میں فیصلوں کی بنیاد کتاب اللہ، علم وحکمت نہیں بلکہ اکثریت جس چیز کو چاہے اس چاہت اور خواہش کی بنیاد پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔ جس امیدوار کو زیادہ ووٹ مل جائیں خواہ وہ کس قدر کرپٹ آدمی ہو مگر دوسری طرف کوئی شریف امیدوار تھا اور اہل آدمی بھی ہے تب بھی مقابلے میں چونکہ پہلا شخص زیادہ ووٹ لے چکا ہے اس لیے وہی کامیاب کہلائے گا۔ اسی طرح پارلیمنٹ میں بھی قوانین اکثریت کی بنیاد پر مرتب کیے جاتے ہیں۔ اکثریت کی بنیاد پر فیصلوں کا انعقاد بہت بڑی گمراہی اور ضلالت ہے، پھر اکثریت بڑی جہلِ مرکب ہو تو اس کی گمراہی اور ضلالت میں کیا شک وشبہ ہوسکتا ہے۔ یہ اکثریت جب پارلیمنٹ میں مفاد عامہ کے لیے قوانین مرتب کرے گی تو اپنی افتادِطبع، نفسانی خواہشات اور جہالت کی بنیاد پر کرے گی۔ چنانچہ زنا کا فروغ، سودی کاروبار کا استحکام اس پارلیمنٹ کا خاص وظیفہ ٹھہرتا ہے (جیسا کہ ہم حقوق نسواں بل دیکھتے ہیں) یہی وجہ ہے کہ اسلام نے محض اکثریت کی بنیاد پر فیصلوں کو رد کیا ہے اور اکثریت کی پیروی کو ضلالت وگمراہی قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَإِن تُطِعُ أَكُثَرَ مَن فِيُ الأَرُضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيُلِ اللّهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وَإِنُ هُمُ إِلاَّ يَخُرُصُونَ(الانعام:۱۱٦)

''اور اس زمین والوں میں سے اکثر ایسے ہیں کہ اگر تم نے ان کی بات مانی تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے گمراہ کر دیں گے۔ یہ محض گمان کی پیروی کرتے ہیں اور اٹکل کے تیر چلاتے ہیں''۔

آیت کریمہ میں صرف اکثریت کو رد نہیں کیا گیا بلکہ اس کے بارے میں یہ حقیقت بھی بیان کر دی گئی کہ ان کے فیصلے محکم بنیادوں پر استوار نہیں ہوتے بلکہ وہ ظن وتخمین سے کام لیتے اور ہوا میں تیر چلاتے ہیں...... بھلا ایسے لوگ بھی ملت کی قیادت وسیادت کے لیے اہل ہو سکتے ہیں؟ پھر اکثریت کو کسی ایک جگہ قرار نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے ہی عہد کو بار بار بدلتے رہتے ہیں اور یہ فساق وفجار کی خاص نشانی ہے۔ دیکھیے قرآن مجید میں کس خوبی سے اس بات کو بیان فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے:

وَمَــا وَجَـدُنَــا لِأَكُثَـرِهِـم مِّـنُ عَهُـدٍ وَإِن وَجَـدُنَـا أَكُثَـرَهُـمُ لَفَاسِقِيُنَ(الاعراف:۱۰۲)

''اور ہم نے ان میں سے اکثر میں عہد کی استواری نہیں پائی، ان میں سے اکثر بد عہد ہی نکلے''۔

دور نبوت اور دور صحابہ وتابعین میں بھی کبھی اکثریت کی بنیاد پر فیصلے نہیں کیے گئے۔ ذخیرۂ احادیث میں بھی ہمیں کوئی ایک حدیث نہیں ملتی جس میں اکثریت کے فکر ونظر اور فیصلوں کو سراہا گیا ہو اور اکثریت کو بطورِ اصول قبول کیا گیا ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ اکثریت کا فلسفہ باطل، گمراہی اور فسق فجور کے سوا کچھ نہیں۔

اسلام دین توحید ہے، وہ امت کو وحدت کا عقیدہ ونظریہ دیتا ہے، اسلام کے نزدیک تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، وہ ایک جسم کی مانند ہیں۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو، خواہ عرب کے ہوں یا عجم کے، شرق میں رہتے ہوں یا غرب میں سب کو ''امت واحدہ'' کا عقیدہ دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمُ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمُ فَاتَّقُونِ (المومنون:۵۲)

''بے شک تمہاری امت ہی ایک امت ہے اور میں ہی تمہارا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

مثل المومنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتكىٰ عضو تداعى له سائراالجسد بالسطروالحسنىٰ(مسلم)

''مسلمانوں کی مثال باہمی مودت ومرحمت اور محبت اور ہمدردی میں ایسی ہے جیسے ایک جسم کی، اگر اس کے ایک عضو میں کوئی شکایت پیدا ہوتی ہے تو سارا جسم اس تکلیف میں شریک ہوجاتا ہے''۔

اس کے ہم معنی صحیحین کی حدیث ہے:

المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا

''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایسا ہے جیسے کسی دیوار کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے''۔

ان آیات واحادیث سے واضح ہوتا ہے کہ وحدت امت، اتحاد واتفاقِ امت اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کتنا اہم ہے۔ وحدتِ امت گویا مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کا بنیادی مصدر ہے۔ اور جو شخص اس وحدت کو ختم کرنے کے درپے ہو اس کے لیے شدید وعیدیں ہیں۔

ایک طرف دین اسلام کا یہ حکم ہے، دوسری طرف تقسیم، پارٹی بازی اور گروہ بندی جمہوری نظام کا بنیادی عنصر ہے۔ کامیاب جمہوریت وہی تصور کی جاتی ہے جہاں حزب اقتدار کے مقابلے میں ایک مضبوط حزب اختلاف بھی ہو۔ حزب اختلاف ایک پارٹی پر مشتمل ہوسکتی ہے اور کئی پارٹیوں کا مجموعہ بھی بعینہ یہی صورت حال حزب اقتدار کی ہوسکتی ہے۔ پارٹی کے اپنے نظریات اور اپنے اہداف ہوتے ہیں۔ جمہوری سسٹم میں حصّہ لینے والی تمام جماعتیں حقوق کی سیاست کر رہی ہوتی ہیں۔ حقوق کی سیاست کا مطلب اغراض کی سیاست ہے۔ مثلاً

ایک قوم پرست جماعت محض اپنی قوم کے مفادات کی سیاست کرتی ہے، وہ اپنے دائرہ کار میں دوسری قوم کو شامل نہیں کرتی، لسانی بنیادوں پر قائم کوئی بھی جماعت دوسرے فرقہ یا جماعت کے لیے کام نہیں کرتی۔ مذہبی بنیادوں پر قائم کوئی بھی جماعت دوسرے فرقے یا جماعت کے مفاد کے لیے ہرگز کام نہیں کرتی۔ چونکہ اغراض سب کی جدا جدا ہوتی ہیں اس لیے ہر چند افراد کا گروہ یا ایک جماعت بنا کر سرگرم ہو جاتا ہے، یوں تقسیم در تقسیم کا یہ عمل بڑھتا چلا جاتا ہے، آج ہم اس کے بھیانک نتائج کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ سیکولر اور قوم پرست جماعتوں کی ہم بات نہیں کرتے، یہاں تو علما کی جماعتیں ہی کئی کئی گروہوں میں بٹ گئیں۔ جمہوری سسٹم میں مسلسل شمولیت کی وجہ سے اہل دین کی قوت بکھر گئی، ان کا رعب اٹھ گیا، وہ اجتماعی موقف نہ ہونے کی وجہ سے کوئی آواز اٹھاتے ہیں تو صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے، ان کے جائز مطالبات کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ فاسق و فاجر حکمران اتنے جری ہو چکے ہیں کہ مسجدیں شہید کریں، معصوم طلبہ اور حیا و عفت کی پیکر طالبات کا قتل عام کریں، مجاہدین کو تہہ تیغ کریں، جہاد کو دہشت گردی قرار دیں، مجاہدین اسلام کو پکڑ پکڑ کر بگرام، گوانتانا موبے اور ملک کے کونے کونے میں قائم عقوبت خانوں اور اذیت گاہوں کو آباد کریں......انہیں کھلی چھوٹ ہے۔

جمہوریت ریاست میں پارلیمنٹ کا کردار:

پارلیمنٹ جمہوری ریاست کا وہ ادارہ ہے جہاں عوام ووٹ کے ذریعے اپنے نمائندوں کو چنتے ہیں تاکہ وہ ان کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے مفاد میں قانون سازی کریں۔ بادی النظر میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ مگر اصلاً پارلیمنٹ سرمایہ داری کے نفاذ کا ادارہ ہے۔ سرمایہ دارانہ اداروں کی اسی کے ذریعے نمو ہوتی ہے۔ پارلیمنٹ میں وہی قانون سازی کی جاتی ہے جو سرمایہ دارانہ مذہب و عقیدہ سے مطابقت رکھتی ہو، اگر عوامی خواہش اس کے برعکس ہو تو اس کی مزاحمت کی جاتی ہے بصورت دیگر اس پورے نظام کی بساط ہی لپیٹ دی جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم صوبہ سرحد کی گزشتہ حکومت کے حسبہ بل کے ضمن میں دیکھتے ہیں یا جیسے الجزائر میں اسلامک فرنٹ کی کامیابی کے باوجود پورے نظام کی بساط لپیٹ دی گئی۔ ارکان پارلیمنٹ مقنن یا قانون ساز ہوتے ہیں اور یہ قانون سازی مذہب سرمایہ داری کے نصابی صحیفے انسانی حقوق کے چارٹر کے دیے گئے دائرے میں رہتے ہوئے ہوتی ہے۔ قرآن وسنت اور اجماع امت کو حوالہ نہیں بنایا جاتا، بلکہ قرآن وسنت کے علی الرغم قانون سازی ہوتی ہے۔

یوں دیکھا جائے تو حکم اور حکومت کے وہ تمام اختیارات جو اللہ رب العزت کو سزاوار ہیں وہ ارکان پارلیمنٹ اپنے لیے خاص کر لیتے ہیں از خود خدا بن بیٹھتے ہیں۔ حقوق نسواں بل، سود کے حق میں گزشتہ حکومت کے فیصلے، عائلی قوانین اور کئی دیگر ظالمانہ استبدادی قوانین ارکانِ پارلیمنٹ کی اسی الوہیت کے مظہر ہیں۔ قرآن کریم اور سنت میں اس قسم کی قانون سازی کی کوئی گنجایش نہیں خصوصاً جو شخص اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلائے اور پھر مقنن بھی بن بیٹھے، یہ ایمان واسلام کے ساتھ بدترین مذاق ہے۔ قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے:

۱۔ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ(یوسف: ۴۰)

''اختیار واقتدار صرف اللہ ہی کا ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو''۔

۲۔ إِنَّ الأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ(ال عمران: ۱۵۴)

''تحقیق سارا معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے''۔

ایک طرف قرآن حکیم کی آیات محکمات ہیں دوسری طرف ارکان پارلیمنٹ کا اختیار ہے کہ وہ جو چاہیں قانون بنا دیں خواہ وہ کتاب اللہ کی مخالفت میں ہی کیوں نہ ہو...... یہی وجہ ہے کہ پارلیمنٹ ہماری نظر میں:

☆ کتاب اللہ کے استرداد کا مرکز ہے۔

☆ انسانوں کی حاکمیت اعلیٰ اور اقتدار اعلیٰ کا مظہر ہے۔

☆ کافرانہ ومشرکانہ اقتدار کا منبع ہے۔

☆ فحاشی وعریانی، زنا وشراب اور اباحیت زدہ معاشرے کے تحفظ اور فروغ کا ادارہ ہے۔

☆ سرمایہ دارانہ لوٹ کھسوٹ کی اداراتی صف بندی کرنے کا مرکز ہے۔

یہ ہم نے جمہوریت کے بارے میں چند اصولی باتیں ذکر کی ہیں اور سرمایہ دارانہ مذہب کے چند اساسی نظریات کا تجزیہ کیا ہے۔ ابھی ہم نے بہت سی تفصیلات کو چھوڑ دیا ہے۔ ابھی جمہوری ریاست کی عدلیہ کا کردار بھی زیر بحث نہیں لایا جا سکا جو سرمایہ دارانہ عدل کے قیام کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ یہ بات مخفی نہیں رہنی چاہیے کہ جب سرمایہ دارانہ عدل کی بات کی جاتی ہے تو اس سے مراد ظلم ہی ہوتا ہے، اس لیے کہ سرمایہ دارانہ مذہب جس چیز کو عدل تصور کرتا ہے اسلام کے نزدیک وہ عین ظلم ہے جیسے نظریۂ آزادی اور جس چیز کو اسلام عدل قرار دیتا ہے' سرمایہ دارانہ مذہب اسے ظلم قرار دیتا ہے۔ عبدیت، بندگیٔ الٰہ مثلاً اسلامی احکام جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا، زانی کو سنگسار کرنا، شراب پینے پر کوڑے لگانا وغیرہ......اسی طرف فوج، پولیس، بیوروکریسی، اسٹاک ایکسچینج اور بینکنگ سسٹم کو بھی زیر بحث نہیں لایا جا سکا۔

دراصل یہ پورا سسٹم تفصیلی تجزیے اور محاسبے کا متقاضی ہے اور یہ کام طویل دورانیے کا ہے۔ ان شاء اللہ بہ توفیق الٰہی آئندہ کبھی اس کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا جائے گا۔ سر دست جو تفصیل ہمارے سامنے آئی ہے اس کے مطابق سرمایہ داری جمہوریت، انسانی حقوق کا چارٹر' کفر مطلق، شرک، ضلالت وگمراہی، بغاوت الٰہی اور بدترین ظلم وتعدی کا مجموعہ ہے۔ ہم نے اس نظام کو اسی طرح کفر مطلق کہا ہے جس طرح یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت اور سکھ مت کفر مطلق ہے۔ اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد اب ہمارے لیے آسان ہو گیا ہے کہ ووٹ کی شرعی حیثیت کے بارے میں بھی خامہ فرمائی کر سکیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

صوبہ زابل کے طالبان کمانڈر ملا عبداللہ سے السحاب میڈیا کا انٹرویو

ہم سرزمین خراسان کے گرم محاذوں پر مصروفِ پیکار ایک عالم دین اور مجاہد فی سبیل اللہ، ملاّ عبداللہ حفظہ اللہ سے ملاقات کا احوال نشر کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، جو امارت اسلامیہ افغانستان کے صوبہ زابل میں مجاہدینِ طالبان کے ایک قائد ہیں۔

السحاب : ادارہ السحاب کی جانب سے ہم ملا عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ ہم سب سے پہلے صوبہ زابل کے موجودہ اور اور ماضیِ قریب کے حالات جاننا چاہیں گے۔

ملا عبداللہ : الحمداللہ، زابل میں حالات انتہائی اچھے ہیں۔ امریکیوں کو یہاں بھی بہت بری شکست کا سامنا ہے۔ پچھلے سال کی کاروائیوں کو ہم نے باقاعدہ شمار تو نہیں کیا لیکن اندازاً ان کے ستر (۷۰) ٹینک اور گاڑیاں پچھلے سال تباہ ہوئی ہیں۔ اور ان گاڑیوں اور ٹینکوں میں جتنے فوجی تھے، ظاہر ہے کہ وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ ہم مجاہدین نے امریکی اور نیٹو افواج سے متعلقہ مختلف اہداف پر تقریباً سو کے قریب حملے کیے۔ میڈیا پر تو خبر اس انداز میں آتی ہے کہ دھماکے میں چند گاڑیوں کو نقصان پہنچا اور اس میں موجود سارے فوجی بچ گئے۔ جہاز گر گئے اور اس میں موجود لوگ بچ گئے، مگر اب ساری دنیا اس پروپیگنڈے کی حقیقت جان گئی ہے۔ میڈیا پر طالبان ذرائع کی صرف بعض خبریں نشر کی جاتی ہیں، زیادہ تر تو چھپا دی جاتی ہیں۔

السحاب : کیا امیر المومنین، ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ خیریت سے ہیں؟

ملا عبداللہ : امیر المومنین، الحمدللہ، بالکل تندرست توانا اور خیریت سے ہیں۔ وہ عام مجاہدین اور ذمہ داران کے ساتھ مستقل رابطے میں رہتے ہیں۔ وہ مجاہدین کو دیگر علاقوں کے تازہ ترین حالات بتلاتے بھی ہیں اور ان سے ان کے اپنے علاقوں کے احوال سنتے بھی ہیں۔ ان کا رابطہ نہ ٹیلیفون کے ذریعے ہوتا ہے نہ خطوط کے ذریعے، بلکہ وہ کیسٹ پر ریکارڈنگ کے ذریعے سے رابطہ کرتے ہیں۔ اور الحمدللہ، وہ مجاہدین کی خبریں سننے سنانے میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کے پیغامات مجاہدین کے پاس جاتے ہیں اور مجاہدین کے پیغامات ان تک پہنچتے ہیں۔ ہماری ان سے براہ راست ملاقات تو نہیں ہوتی البتہ کیسٹ کے ذریعے سے رابطہ ہوتا ہے۔ کبھی دو مہینوں میں ایک بار، کبھی چار مہینوں میں، کبھی پانچ میں۔ اور ان کا نمائندہ ان کے پروگرام کے مطابق آتا رہتا ہے۔ کچھ ہی عرصے قبل ان کے ہاں ایک بیٹی کی پیدائش ہوئی۔ اس پر تمام مجاہدین نے مٹھائی تقسیم کی۔ ان کی طرف سے مختلف پیغامات کا آنا مجاہدین کے اتفاق اور اتحاد کا باعث بنتا ہے۔ یہ بات تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ بہت سے لوگ اس کوشش میں ہیں کہ مجاہدین کو تقسیم کیا جائے، مگر ان کی پر زور کوششوں کے باوجود، الحمدللہ، مجاہدینِ طالبان میں کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ سب مجاہدین ایک امیر کے تحت کام کر رہے ہیں، متفقہ طور پر ایک ہی امیر کی بات مانتے ہیں۔ اور اگر افغانستان کے کسی بھی کونے میں کوئی ایک لمحے کے لیے بھی اس بات سے اختلاف کرے تو اس سے اسلحہ فوراً واپس لے لیا جاتا ہے۔

السحاب : جو ملا برادر اور ان کے ساتھیوں کی گرفتاریاں ہوئی ہیں، اس کے بعد مجاہدین کے حوصلوں کی کیا صورتحال ہے اور جہاد کو اس بات سے کتنا نقصان پہنچا ہے؟

ملا عبداللہ : اگر ملا برادر صاحب کو پاکستان کی حکومت نے گرفتار کر لیا تو کیا ہوا۔ اس سے مجاہدین کو ان شاء اللہ کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ الحمدللہ مجاہدین کے کام میں، ان کے عقیدے میں، اس واقعے سے کوئی بھی فرق نہیں آیا۔ جہاد میں، الحمدللہ کوئی کمی نہیں آئی۔ بلکہ جب سے ان کی گرفتاری کی خبر پھیلی ہے، اس کے بعد سے پانچ، چھ سو امریکی اور دیگر کفار مردار ہو چکے ہیں۔ تو اس بات کا مجاہدین پر کوئی اثر پڑا ہے نہ پڑے گا، ان شاء اللہ۔ اور بالفرض، یہ امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کو بھی پکڑ لیں، تب بھی مجاہدین کے دین، ان کے عقیدے اور ان کے جہاد پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، ان شاء اللہ۔

السحاب : کچھ عرصہ پہلے، نیٹو افواج نے مرجہ پر ایک بہت بڑے آپریشن کا بڑے زور و شور سے آغاز کیا تھا، اور اس کو حالیہ جنگ کی سب سے بڑی کارروائی قرار دیا جا رہا تھا۔ تو ہم آپ سے اس آپریشن کی کچھ تفصیلات جاننا چاہیں گے۔

ملا عبداللہ : پہلی بار جب امریکی اس آپریشن کے لیے آئے تو انہوں نے آبپاشی کے لیے کھدی بڑی بڑی نہروں میں اپنے مورچے بنا لیے۔ جب امریکی اپنے مورچوں میں بیٹھ گئے تو مجاہدین نے پیچھے سے پانی چھوڑ دیا اور پھر جب مجبوراً ان کو باہر نکلنا پڑا تو مجاہدین نے ان پر فائر کھول دیا۔ اس کے علاوہ علاقے میں داخل ہونے والے تمام راستوں پر مجاہدین نے بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی ہیں۔ آپ کو شاید یہ بات معلوم ہو کہ جن تین علاقوں میں ان کے طیارے اترتے ہیں، ان میں سے ایک جگہ اترنے والے تمام طیارے تباہ ہو گئے۔ اس کے علاوہ ملی اردو کے تقریباً سو فوجیوں نے مجاہدین کے آگے ہتھیار ڈال دیے، اور اپنا تمام اسلحہ، تمام گاڑیاں اور تمام سامان مجاہدین کے حوالے کر دیا۔

ایک جگہ مجاہدین نے کافی بڑے علاقے میں بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی تھیں۔ امریکی جب اپنے ٹینکوں سمیت اس جگہ کے بالکل درمیان میں پہنچے تو مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول سے ان بارودی سرنگوں کو اڑا دیا۔ ان کے تمام ٹینک بھی تباہ ہو گئے اور الحمدللہ، ان کے پیچھے آنے والی پیدل فوج بھی ختم ہو گئی۔

یہ امریکی شور مچاتے رہے کہ ادھر مرجہ میں پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) کی تعداد میں طالبان اور غیر ملکی مجاہدین موجود تھے۔ یہ سب دعوے یہ محض اپنی بے عزتی چھپانے کے لیے کر رہے تھے۔ حالانکہ وہاں مجاہدین دو سو سے زیادہ نہ تھے، صرف دو سو (۲۰۰)۔ اور ظاہر ہے کہ

یہ انتہائی شرم کی بات ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تر طاقت ان دوسو(۲۰۰) مجاہدین طالبان پر استعمال کر دی۔ افغانستان میں تین سو ساٹھ(۳۶۰) تحصیلیں ہیں، اور یہ بہت شرم کی بات ہے کہ مرجہ کوئی صوبہ نہیں، تحصیل بھی نہیں بلکہ محض ایک تحصیل کے دو قصبوں میں سے ایک قصبہ ہے۔ اور یہ اپنی ساری قوت اسی ایک قصبے میں استعمال کر رہے ہیں۔ مجاہدین نے انہیں ایک تحصیل کے مرکزی مقام تک آنے کا راستہ خود دیا ہے اور اس کے چاروں طرف مجاہدین موجود ہیں۔ اور یہ رستہ بھی صرف اس لیے دیا کہ بصورتِ دیگر وہ گھروں کو اپنی بمباری کا نشانہ بناتے اور ہمیشہ کی طرح بچوں کو قتل کر کے مجاہدین کے حملوں کا بدلہ چکاتے۔ مجاہدین نے اس قصبہ کے چاروں طرف بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی ہیں۔ اور ان کے مراکز پر مسلسل حملے بھی جاری ہیں۔ جب وہ اس ہیڈ کوارٹر سے باہر نکلتے ہیں تو کبھی ان کے دو ٹینک اڑ جاتے ہیں کبھی چار، کبھی دس فوجی مر جاتے ہیں اور کبھی بیس۔ ہمارا ہر روز، ہر گھنٹے کے حساب سے مرجہ کے مجاہدین سے رابطہ رہتا ہے۔ اگر قبضہ اسی چیز کا نام ہے، جبکہ چاروں طرف مجاہدین موجود ہوں اور امریکی وہاں محصور ہوں تو کہنے کو کہا جا سکتا ہے کہ مرجہ پر امریکی فوج کا مکمل قبضہ ہے۔

السحاب: شمالی افغانستان کی کیا صورتحال ہے؟

ملا عبد اللہ: شمال میں اس وقت قندوز کی جانب تو حالات بہت اچھے چل رہے ہیں۔ وہاں کے مجاہدین کے بارے میں، جہاں تک ہماری معلومات ہیں، باقی پورے افغانستان کی نسبت وہاں طالبان زیادہ مضبوط ہیں۔ اس لیے کہ وہاں افغانستان کے مقامی تاجک مجاہدین بھی موجود ہیں، ازبک بھی موجود ہیں، اور مزار شریف سے ساتھی بھی کارروائیوں کے لیے قندوز ہی جاتے ہیں۔ اور وہاں مقامی پشتون مجاہدین بھی بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اس وقت وہاں ہزاروں مقامی ازبک، تاجک، ترکمان اور پشتون مجاہدین موجود ہیں۔ الحمدللہ کچھ روز پہلے مجاہدین نے ایک کارروائی میں دشمن کے دس گاڑیوں کے قافلے کو تباہ کیا ہے، مگر میڈیا پر یہ خبر بھی نشر نہیں کی گئی۔ میڈیا کے کارندے تو سب کے سب حکومت کے تابع اور غلام ہیں، اور حکومت نے ہر اس خبر پر پابندی لگائی ہوئی ہے جو طالبان کے حق میں جاتی ہو۔ قندوز کا ستر فیصد (۷۰ %) علاقہ تو مجاہدین کے ہاتھ میں ہے۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ اسّی فیصد (۸۰ %)۔ اور صرف بیس فیصد (۲۰ %) علاقہ ایسا ہے جو کرزئی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔

السحاب: کیا افغانستان میں ایسے علاقے بھی ہیں جو مجاہدین کے تحت ہوں اور وہاں شریعت نافذ ہو۔ خصوصاً زابل کے حوالے سے اس کی تفصیل بتائیے گا۔

ملا عبد اللہ: کم و بیش ان تمام علاقوں میں جو ہم مجاہدین کے زیر اثر ہیں، الحمدللہ، شریعت نافذ ہے۔ زابل کی تقریباً تمام تحصیلوں میں شریعت نافذ ہے۔ بلکہ تحصیل خاک افغان میں تو شریعت پوری طرح نافذ ہے۔ وہاں پر حدود جاری کی جاتی ہیں۔ وہاں پر طالبان کے مقرر کردہ قاضی و مفتیان اور دیگر مسئولین موجود ہیں جن کو مقدموں کے لیے باقاعدہ درخواست کی جاتی ہے۔ اور حالانکہ قندھار میں تو ملّی اردو یعنی افغانی فوج کا غلبہ ہے، اس کے باوجود کوئی ان کے پاس ان کی عدالت میں درخواست لے کر نہیں جاتا۔ بلکہ عوام طالبان کے پاس مقدمات لے کر جاتے ہیں۔ اور اسی طرح ہلمند کے حالات بھی ایسے ہی ہیں۔ طالبان کے مقرر کردہ مسئولین ہی مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں۔ اس بات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حکومتی اہلکار دعوے تو بہت کرتے ہیں، لیکن ان پر عملدرآمد اور قوانین کے اجراء کی قدرت ان میں نہیں۔ لہٰذا سب لوگ اپنے مقدمات طالبان ہی کی طرف فیصلے کے لیے لے جاتے ہیں۔ ہماری تحصیلوں میں یعنی خاک افغان، ارغنداب اور چوپان وغیرہ میں بھی قاضی، علما اور مفتیان موجود ہیں۔ بلکہ ان تحصیلوں میں تو حکومت کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں۔ جن تحصیلوں میں مجاہدین مستحکم ہیں، ان میں طالبان کے مقرر کردہ امراء، قاضیان اور مفتیان معروف ہیں۔ صادق قلعہ اور بازار کے لوگ بھی طالبان کی طرف مقدمات لے کر آتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ ہم طالبان کے فیصلوں سے بہت خوش ہیں۔ زابل میں اس وقت تقریباً اٹھارہ تحصیلوں میں الحمدللہ مکمل شرعی قوانین نافذ ہیں۔

السحاب: پاکستان میں کچھ لوگ مجاہدین طالبان پر یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ انہوں نے ڈنڈے کے زور پر شریعت کا نفاذ کیا اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ نہیں تھا، بلکہ ان کا یہ طریقہ تھا کہ پہلے دعوت دی جائے اور پھر جب لوگ تیار ہو جائیں تو پھر اسلام اور شریعت کا نفاذ کیا جائے۔ اس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

ملا عبد اللہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں اسلام کی دعوت تو کفار کو دی تھی اور پھر اس کے اگلے مرحلے میں شریعت نافذ کی تھی۔ افغانستان کا معاشرہ تو پہلے ہی سے مسلمانوں کا معاشرہ ہے۔ یہاں ایک ہی مذہب کے لوگ بستے ہیں۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے ہی اس خطے میں اسلام کی اشاعت کا آغاز ہو چکا تھا۔ یہاں تو پہلے بھی شریعت ہی تھی۔ اس لیے یہ بات تو فضول ہے کہ طالبان نے زبردستی شریعت نافذ کی۔ اسی طرح اگر پاکستان کی بات کریں تو وہاں بھی مسلمان ہی بستے ہیں کوئی کفار تو نہیں، یا ہندوستان کی طرح کچھ مسلمان اور کچھ کفار پر مشتمل معاشرہ تو نہیں کہ لوگ وہاں شریعت کے نفاذ کی مخالفت کریں اور شریعت کے نفاذ کے لیے ڈنڈے کی ضرورت پڑے۔

السحاب: افغانستان میں امارت اسلامیہ کے دوبارہ قائم ہو جانے کے بعد مجاہدین کا کیا ارادہ ہے۔ کیا اسی انداز سے جہاد جاری رکھا جائے گا؟

ملا عبد اللہ: مجاہدین افغانستان میں تو کامیاب ہو رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ جنگ تو چیز ہی ایسی ہے یعنی، جیسا کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ:

الحرب بیننا و بینه سجال ''کبھی ایک کا پلڑا بھاری ہوتا ہے تو کبھی دوسرے کا''

تو یہ معاملہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے ایسا ہی ہے۔ جب سے جہاد شروع ہوا ہے معاملہ ایسا ہی ہے کہ کبھی اہل ایمان کامیاب ہوتے ہیں اور کبھی کفار۔ اور یہ کشمکش تو قیامت تک جاری رہے گی۔ اور انشاء اللہ طالبان ضرور اس جہاد کو جاری رکھیں گے۔ اگر کفار کسی ملک پر حملہ کر دیں اور مسلمانوں کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو ہم ضرور ان کی مدد کریں گے۔ ان کو کمک فراہم کریں گے، یہاں تک کہ ساری زمین پر اللہ تعالیٰ کی شریعت

جاری اور نافذ ہو جائے۔

السحاب : آپ کا کیا خیال ہے کہ افغانستان جیسے پسماندہ ترین ملک پر امریکہ نے کیوں حملہ کیا؟

ملا عبداللہ : یہ امریکی ہمارے دین کے دشمن ہیں، ہماری شریعت کے دشمن ہیں، ہمارے قرآن کے دشمن ہیں، ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ یہ ہماری خواتین کی عفت وعصمت کے خلاف ہیں۔ صرف ہماری ہی خواتین نہیں بلکہ یہ تمام مسلمان خواتین کی عزت کے درپے ہیں۔ ہمارے علماء اور اساتذہ کہتے ہیں کہ دنیا میں بہت سے کفار گزرے ہیں اور انہوں نے مسلمانوں پر بہت سے مظالم بھی توڑے ہیں مگر ان امریکیوں کا ظلم تو ایسا ہے کہ تاریخ انسانی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے ہمارے خواتین کی عصمت دری کی ہے اور ان پر ایسے کتے تک چھوڑے ہیں جنہوں نے خواتین سے بدکاری کی۔ ان امریکیوں نے کتوں کے ذریعے علماء، خواتین، چھوٹے بچوں اور بزرگوں تک سے بدفعلی کروائی۔ کتوں سے ان کے اعضاء کو کٹوایا۔ کتوں کے ذریعے ان کی عزت کو رسوا کیا۔ کیا پھر بھی کوئی مسلمان یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ مسلمانوں کے، امت مسلمہ کے خیر خواہ ہیں؟ یا ان کا کچھ بھی غم اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ یہ امریکی جب کسی کے گھر کے اندر گھستے ہیں تو ان کے چھوٹے بچوں کے سروں میں بھی گولی مار کر انہیں شہید کر دیتے ہیں، جو کہ ان سے لڑنے کے قابل بھی نہیں۔ ان لوگوں نے دو، دو سال کے بچے بچیوں کو اور خواتین کو شہید کر کے کتوں کے آگے ڈال دیا اور یہ کام انہوں نے کسی غلطی کی بنیاد پر نہیں بلکہ عمداً اور قصداً کیا ہے۔ ان کو نہ کسی مسلمان کی فکر ہے نہ کسی افغانی کی نہ کسی اُزبک کی اور نہ ہی کسی ترکمان کی۔ بلکہ یہ اپنے اساسی مقصد یعنی اپنے کفر کی بقاء کی جنگ لڑنا چاہتے ہیں۔

السحاب : تقریباً آج سے تیس سال قبل، افغانستان میں روس آیا تھا اور وہ یہاں سے شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اس کے بعد امریکہ آیا اور وہ بھی شکست ہی کھا رہا ہے۔ حالانکہ دیکھا جائے تو مجاہدین کے پاس تو کوئی طاقت نظر نہیں آتی جب کہ ان کفار کے پاس تو بہت اسلحہ اور طاقت ہے، تو آپ کے خیال میں کفار کی یہ شکست کس چیز کی بدولت ہے؟

ملا عبداللہ : اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کہتا ہے کہ:

" يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ "(القتال:۷)

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں غزوۂ بدر میں جو کہ پہلا غزوہ ہے کفار کی تعداد تقریبا سات آٹھ سو (۸۰۰۔۷۰۰) تھی، اُن کے پاس دو سو (۲۰۰) گھڑ سوار تھے اور وہ سارے زرہ بند تھے۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس صرف ساٹھ اونٹ تھے اور تقریباً تیرہ زرہ بند مسلمان۔ اللہ تعالیٰ بیان میں کمی بیشی معاف کرے، بچوں سمیت ساڑھے تین سو (۳۵۰) سے بھی کم افراد تھے۔ اکثریت کے پاس تلوار بھی نہیں تھی، کوئی مادی اسباب نہیں تھے پھر بھی وہ کامیاب کیوں ہو گئے؟ کیونکہ یہ کام اللہ اور اس کے دین کی نصرت کا تھا۔ اس کے برعکس کفار کے پاس سب کچھ تھا، انکے پاس عورتیں بھی تھیں جو اشعار پڑھ رہی تھیں۔ غرض ان کے پاس ہر ایک چیز تھی، شیطان بھی ان کے ساتھ ایک قبائلی سردار کی شکل میں تھا۔ مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے ذریعے مومنین کی مدد فرمائی۔ کبھی ہزار فرشتوں سے اور کبھی پانچ ہزار فرشتوں سے۔ تو پھر اور اس کا کیا مطلب ہے، کیا اللہ تعالیٰ آج بھی مومنین کی امداد نہیں کرے گا؟ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میرے دین کی نصرت کرو گے تو میں تمہارے قدموں کو ان کفار کے مقابلے میں مضبوط کر دوں گا۔

اللہ کی قسم! ان تمام کفار کی نیندیں اڑ چکی ہیں۔ بش اور اوبامہ کو مجاہدینِ طالبان کی وجہ سے نیند بھی نہیں آتی۔ ساری رات ان کا کتا ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کا پہرہ کرتا رہتا ہے۔ یہ امریکی نہ اپنی بیوی پر بھروسہ کر سکتے ہیں، نہ اپنے بچے پر اور نہ ہی اپنے گھر والوں پر۔ صرف کتے پر بھروسہ کرتے ہیں کہ اچانک اگر کوئی مجاہد آ جائے تو یہ کتا مجھے جگا تو دے گا۔ اگر ہم حقیقت میں اللہ کے دین کی نصرت کرنے والے بن جائیں تو یہ کفار ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اسیری اور شہادت تو ہمارے لئے خوش نصیبی ہے۔ اور ہم زندہ لوگ ہی تو اس جہاد کے مکلّف ہیں، مردہ لوگ تو مکلّف نہیں۔ آج اس حکم کے نہ صحابہ رضی اللہ عنہم مکلّف ہیں، نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکلّف ہیں، بلکہ جہاد کی فرضیت کا حکم تو ہم لوگوں کے لیے ہی ہے۔

"وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ"(المؤمن: ۸۱)

''اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے''

السحاب : کسی ایسے موقع کا ذکر کیجیے جب آپ کو جہاد کے دوران اپنی آنکھوں سے اللہ کی واضح نصرت اترتی ہوئی محسوس ہوئی ہو۔

ملا عبداللہ : الحمدللہ، میں نے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے کئی واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ کچھ ہی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ زابل میں امریکی فضائیہ اور زمینی فوج کا مشترک آپریشن ہوا، اتنی زیادہ تعداد میں فوجی آ گئے اور مجھے اور دیگر مجاہدین طالبان کو تلاش کرنے لگے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سینکڑوں طالبان کا مقابلہ کرنے نکلے ہیں۔ میں جس گھر میں بیٹھا ہوا تھا یہ امریکی اسی گھر میں آ پہنچے اور میرے سامنے بیٹھ کر مجھ سے میرے ہی بارے میں پوچھ گچھ کرنا شروع کر دی۔ میرا اسیٹلائیٹ فون اور میرا پستول میری آنکھوں کے سامنے پڑا ہوا تھا۔ اللہ کے فضل سے ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔ میں ان سے بات چیت کرتا رہا اور الحمدللہ میں بالکل حواس باختہ نہیں ہوا۔ یہ محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد تھی۔ اور یہ جب پوچھ گچھ کرتے ہیں تو مجاہدین کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے ہیں کہ کہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر یا قرآنی آیات کے ورد سے ہل تو نہیں رہے۔ اس وقت میں نے منہ بھی کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ اس دوران تین چار بار اللہ تعالیٰ نے میری ایسے مدد کی کہ میں یہ آیت پڑھنے لگا

" وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدّاً وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدّاً "(یس: ۹)

''کہ ہم نے ان کے آگے بھی دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے بھی''

تو ابتدا میں مجھے یہ آیات یاد نہیں آ رہی تھیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں آیات ڈال دیں۔ اور پھر میں یہ آیت پڑھنے کے بعد ان سے بالکل اطمینان سے بات چیت

کرتا رہا۔ اور میرا منہ ڈر کے مارے خشک بھی نہیں ہوا، جیسا کہ عموماً ایسے حالات میں ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک رات ہمارے اوپر بمباری ہوئی۔ جس میں چار ساتھی شہید ہو گئے اور مجھ سمیت سات ساتھی زخمی ہو گئے۔ میں یہ گمان کر رہا تھا کہ ہمارے سارے ساتھی شہید ہو گئے ہیں۔ میں زخمی حالت میں تھا اور رات کو جب مجھے ہوش آیا تو اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر قرآن کی ایک آیت جاری کر دی۔ اور ساتھ ہی مجھے ہوا کے ایک جھونکے کے ساتھ ایک خوشبو محسوس ہوئی جس سے میرا دل اچانک خوشی سے بھر گیا اور اس خوشبو سے مجھے انتہائی سکون ملا۔

اسی طرح اللہ کی نصرت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں۔ ہم جب کسی کارروائی میں جاتے ہیں تو ایک قافلے کی شکل میں جاتے ہیں۔ ایک ایسی ہی کارروائی میں ہم نے تقریباً پچاس سے سو موٹر سائیکلوں پر جا کر ان پر حملہ کیا۔ حالانکہ دس سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ہوائی اڈا تھا جہاں امریکی فوج ہائی الرٹ تھی۔ ایسے موقع پر علاقے میں ان کے جاسوس بھی پھیلے ہوتے ہیں، جن کی ذرا سی اطلاع پر ان کے طیارے فوراً حرکت میں آ جاتے ہیں۔ اور ان طیاروں پر زیکوئنک اور کوئی بھی طیارہ شکن گن اثر نہیں کرتی۔ اور مجاہدین کو بالکل بے بس ہو کر لیٹنا پڑتا ہے اور یہ طیارے بمباری کرتے رہتے ہیں۔ اکثر ایسے موقعوں پر اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچاتے ہیں اور ہم ان کو نظر تک نہیں آتے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ہمارا اُن سے اچانک ایک پہاڑی پر آمنا سامنا ہو گیا۔ ان کے پانچ ٹینک تھے۔ مجاہدینِ طالبان نے بہت جرأت سے ان پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں چار ساتھی شہید بھی ہو گئے۔ اسی دوران ان کے جیٹ طیارے آ گئے لیکن پھر بھی ہم نے ان کے چار ٹینک تباہ کر دیے۔ بس ایک ٹینک بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ ان کی کُمک کے لیے ایک گاڑی اور بھی آئی، مگر مجاہدین نے پہلے سے ایک بارودی سرنگ بچھا رکھی تھی، جس سے ٹکرا کر، الحمدللہ، وہ گاڑی بھی تباہ ہو گئی۔

ایک دفعہ ہم بالکل کھلے میدان میں جا رہے تھے، جبکہ ان کا طیارہ کافی دیر تک ہمارے سروں پر گھومتا رہا۔ وہ ہمیں آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ مگر الحمدللہ ہم حفاظت سے اپنے مقام تک پہنچ گئے۔

اسی طرح ایک دفعہ اچانک ہم ان کے ٹینکوں کے سامنے آ گئے۔ وہ بالکل ہماری آنکھوں کے سامنے تھے، یعنی ہم یہاں کھڑے تھے اور ٹینک تقریباً اس دیوار جتنے (ایک قریبی دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فاصلے پر۔ تب بھی ہم الحمدللہ حفاظت سے وہاں سے نکل گئے۔ اور انہوں نے ہمیں دیکھا تک نہیں۔ ہم نے ان پر حملہ اس لیے نہیں کیا کہ ہمارے پاس اسلحہ بہت کم تھا اور اگر ہم حملہ کر دیتے تو ہمارے سارے ساتھی شہید ہو سکتے تھے۔

اسی طرح کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں۔ ہم نے ایک ایک کارروائی میں تیس تیس، چالیس چالیس ٹینکوں کو تباہ کیا ہے، الحمدللہ۔

تو یہ تو وہ چند واقعات ہیں جو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ اس کے علاوہ تو سینکڑوں اور ہزاروں ایسے واقعات اور بھی ہیں۔ جیسے ایک دفعہ ایک ساتھی میرے پاس رات کو آیا اور کہنے لگا ابھی سڑک پر ایک امریکی کانوائے کھڑا ہے، جس نے کچھ مجاہدین کو شہید بھی کیا ہے۔ لیکن اللہ کے فضل سے وہ مجاہد، اپنی بندوق سمیت ان کے قافلے کے درمیان سے موٹر سائیکل چلاتا ہوا بحفاظت نکل آیا۔

اور بھی اسی طرح کے واقعات میں اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھیں بند کر کے مجاہدین کو ان کے درمیان سے نکالا۔

''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ''

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا''

السوال: میڈیا پر یہ بہت زیادہ شور مچایا جاتا ہے کہ مجاہدین طالبان کرزئی حکومت اور ملی فوج کے خلاف کیوں لڑ رہے ہیں، حالانکہ یہ تو مسلمان ہیں۔ اور پھر ساتھ کے ساتھ یہ ہوّا بھی کھڑا کر دیتے ہیں کہ چونکہ یہ مسلمان، مسلمان کے خلاف لڑ رہا ہے تو یہ فتنہ و فساد ہے۔ تو اس حوالے سے آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

ملا عبداللہ: آپ مجھے یہ بتائیں کہ امریکی افغانستان میں آئے ہوئے ہیں کہ نہیں۔ یہ افغانی حکومت یہ بہانہ گھڑتی ہے کہ یہ امریکی ہیں، مستأمن ہیں۔ مستأمن کسے کہتے ہیں؟ مستأمن تو وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اسلامی حکومت اپنے ملک میں آنے کی اجازت دے۔ مستأمن کے پاس اسلحہ نہیں ہوتا۔ اور مسلمانوں نے اس سے اس کی جان مال وغیرہ کی حفاظت کا معاہدہ کیا ہوتا ہے۔ تو میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ آیا ان کفار کو کرزئی نے بلایا ہے یا یہ کرزئی کو اٹھا کر لائے ہیں اور ہم پر مسلط کیا ہے؟ افغانستان میں شریعت نافذ تھی، امارت اسلامی قائم تھی، مجاہدین طالبان کی قوت اور طاقت موجود تھی۔ ان کفر کے معاونین کی وجہ سے سب کچھ ختم ہوا۔ حالانکہ اتنا مثالی امن تھا کہ پاکستان سے لوگ ہرات تک پیسوں سمیت، کندھوں پر سامان اٹھائے بلا خوف و خطر جا سکتے تھے۔ لیکن آج ذرا جا کر دکھائیں۔ وزیری آتے، پنجابی آتے، بلوچی آتے، یہ تمام لوگ اپنے سامان سمیت ہر جگہ گھوم سکتے تھے۔ کوئی ان سے روک ٹوک اور پوچھ گچھ نہیں کر سکتا تھا۔ جو لوگ شریعت کو ڈھانے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ کے دین کے نفاذ سے دشمنی رکھتے ہیں، ہم ان کو اور کیا کہیں۔ یہ کفار کے معاونین ہیں، چاہے وہ نماز پڑھتے ہوں، روزہ رکھتے ہوں یا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہوں۔ جو شخص کلمہ پڑھتا ہے، وضو کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے، ہم بھی اور تمام علماء بھی اسے مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن اب اگر یہ شخص کفار کی صف میں جا کھڑا ہو تو پھر وہ اب انہی کفار میں سے ہے۔ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ ان میں بعض زندیق تو رسول اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو (معاذ اللہ) گالیاں دیتے ہیں۔ اور آپ

لوگوں نے شاید یہ واقعہ نہ سنا ہو، میں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ مناظر دیکھے ہیں کہ جب امریکیوں نے بامیان میں مجاہدین کو شہید کیا، ان شہیدوں کی جیبوں میں قرآن عظیم الشان اور سورۃ یٰسین کے نسخے تھے جن کو امریکیوں نے نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور پھر ان شہداء کے منہ میں ٹھونس دیا۔ اور یہ شمالی اتحاد والے ان کے ساتھ کھڑے تھے۔ وہ کھڑے تماشہ کیوں دیکھتے رہے؟ ان کا دل اس گندی حرکت پر کیوں نہیں کڑھا؟ فقہ کی کتب میں صاف یہ بات لکھی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی ہو رہی ہو اور اس کو کسی گندی جگہ پر ڈالا جا رہا ہو اور کوئی مسلمان قدرت کے باوجود بھی وہاں سے اللہ کا نام نہ ہٹائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

اصل میں یہ ملی اردو والے یعنی افغان فوج والے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے، حتیٰ کہ اپنی بیویوں پر بھی نہیں۔ اور اسی طرح کرزئی بھی ملیّ اردو پر اعتماد نہیں کرتا۔ اپنے گھر کی حفاظت کے لیے اس نے امریکی دستے کو متعین کیا ہے۔ تو اب آپ خوب سمجھ گئے ہوں گے کہ آیا ان لوگوں سے لڑنا جائز ہے یا نہیں۔

السحاب: میڈیا پر اور خصوصاً پاکستان کے میڈیا پر طالبان پر بہت زیادہ یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ اصلاً انڈیا کے ایجنٹ ہیں اور خصوصاً پاکستانی طالبان کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے اندر انڈیا کے ایجنٹ گھس آئے ہیں، جو پاکستانی افواج پر حملہ کرتے ہیں۔ تو اس حوالے سے آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

ملا عبداللہ: دیکھئے ایک جانب افغانستان میں کٹھ پتلی حکومت ہے اور دوسری جانب طالبان ان کے خلاف مزاحمت کر رہے ہیں۔ حکومت تو ظاہر ہے پاکستان کی دشمن ہے اور اس کے تو انڈیا کے ساتھ بہت اچھے روابط ہیں۔ دوسری طرف یہ حقیقت بھی ہے کہ مسلمانوں کے لباس میں بہت سے ملکوں نے یعنی ان کی حکومتوں نے افغانستان کی اس جنگ میں کفار کا ساتھ دیا ہے۔ ان ملکوں میں پاکستان بھی شامل ہے۔ اب اگر طالبان پاکستان کے خلاف لڑتے ہیں تو حکومتِ پاکستان یہ پروپیگنڈا کرتی ہے کہ یہ مجاہدین انڈیا کے ایجنٹ ہیں۔ اور اگر مجاہدین افغانستان میں انڈیا کے اہداف پر حملہ کریں تو میڈیا یہ شور مچاتا ہے کہ یہ پاکستان کے ایجنٹ ہیں۔ حالانکہ ان سب کفار نے مل جل کر ہمارے ملک میں مداخلت کی ہے۔ اور یہ سارے اپنی فوجی مدد کے ذریعے اوبامہ کے لشکر میں اضافے کا باعث ہیں۔

ابھی حال ہی میں انڈیا کے لوگوں نے یہ پروپیگنڈہ کیا ہے کہ ان کے خلاف حالیہ کارروائیاں پاکستان نے کروائی ہیں۔ یہ سفید جھوٹ ہے مجھے ان کارروائیوں کی تفصیل کا علم تو نہیں مگر یہ کام مجاہدینِ طالبان ہی کا ہے۔ اور انہوں نے اس کی ذمہ داری بھی قبول کی ہے۔

السحاب: پاکستانی فوج کی تمام تر گھناؤنی حرکتوں کے باوجود بھی پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی سے متعلقہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آئی ایس آئی ہی افغانی طالبان کی مدد کر رہی ہے اور یہی ان کو پیسہ بھی دیتی ہے یہی ان کو اسلحہ بھی دیتی ہے۔ تو اس حوالے سے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

ملا عبداللہ: یہ الزامات سراسر جھوٹ پر مبنی ہیں...... ننانوے نہیں بلکہ پورے سو فیصد جھوٹ......! ہم خود اگر پاکستان میں کہیں رہتے بھی ہیں تو انتہائی رازداری کے ساتھ...... اور وہاں پر ہماری پشت پناہی بھی مجاہدین ہی کرتے ہیں چاہے وہ افغانی مجاہد ہوں، پاکستانی ہوں یا کسی دیگر عرب علاقے کے مسلمان بھائی۔ الحمدللہ بہت بڑی تعداد میں افغانی مجاہدین کے ساتھ ساتھ عام لوگ بھی ہمارے ساتھ اس جہاد میں شامل ہیں۔ ایسے بھی لوگ ہیں جو صبح سے شام تک مزدوری کرتے ہیں اور اس میں سے آدھی کمائی اپنے پاس رکھتے ہیں اور آدھی طالبان کو دے دیتے ہیں۔ جب کوئی شخص ایسی باتیں کرتا ہے تو سر میں درد ہونے لگتا ہے کہ پاکستان تو وہ ملک ہے جس نے ہمارے کپڑوں پر، خوراک پر نقل وحرکت پر غرض یہ کہ ہر چیز پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ ہمارے ذمہ داران کو اگر پاکستان جانا ہی پڑے تو وہ وہاں انتہائی چھپ کر رہتے ہیں۔ یہ سارا مکروہ پروپیگنڈہ ہے۔

جیسے امریکی فوج میں کوئی مسلمان نکل آتا ہے اور وہ اپنے ہی فوجیوں کو مار دیتا ہے، اسی طرح شاید پاکستانی فوج میں بھی کوئی فوجی ہو جس نے مجاہدین کی امداد کی ہو یا ان کو یہ بتایا ہو کہ تم یہاں چھپ سکتے ہو۔ مگر عمومی طور پر میری عقل یہ بات نہیں مانتی کوئی آئی ایس آئی کا بندہ مجاہدینِ طالبان کا حامی ہو۔ اگر کوئی شخص ان کے قوانین کا پاسدار ہو تو اس کی تو وہ حمایت کرتے ہیں لیکن اگر کوئی دین اسلام کا پاسدار ہو تو اس کو پھر کبھی نہیں چھوڑتے۔

پاکستان، افغانستان میں نہ تو پورا اسلام چاہتا ہے اور نہ ہی پورا کفر، بلکہ وہ تو وہاں سیاست کر کے اپنی جان کو محفوظ کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان کے قوانین کا پاسدار نہ ہو تو یہ اس کو گرفتار کر کے امریکیوں کے حوالے کرتے ہیں۔ مثلاً ان پاکستانیوں نے ہمارے ایک ساتھی کو گرفتار کیا۔ گرفتاری سے پہلے اس کا وزن ۱۲۰ کلو تھا۔ چار سال بعد جب اس کی رہائی ہوئی تو اس کا وزن ۴۰ کلو رہ گیا۔ ہم نے کمیونسٹوں کے اور امریکیوں کے دونوں کے قید خانے دیکھے ہیں لیکن جو ظلم حکومتِ پاکستان کرتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ مجاہدین کو کھڑے کھڑے پیشاب کروایا جاتا ہے۔ پھر کھانا بھی اسی طرح کھلایا جاتا ہے۔ اور جیسی بے حیائی کی جاتی ہے، ویسی تو امریکی بھی نہیں کرتے۔ آپ لوگوں نے تو خود بھی یہ باتیں ملا عبدالضعیف کی کتاب میں پڑھی ہوں گی۔ تو لوگ کس طرح یقین کر لیتے ہیں کہ پاکستان ہماری مدد کرتا ہے۔ ہمارے وسائل تو افغانستان کے مقامی افراد اپنی مزدوری کے پیسے جوڑ جوڑ کر پورے کرتے ہیں۔

السحاب: موجودہ جہاد میں پوری دنیا سے آئے ہوئے مہاجر مجاہدین اور خصوصاً پاکستانی مجاہدین کا کتنا کردار ہے؟

ملا عبداللہ: ان مہاجرین کی بہت قربانیاں ہیں جیسا کہ آپ لوگ ہوں یا جیسا کہ یہ حضرات جو میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے ہمیں مجاہد ساتھی بھی فراہم کیے اور ہماری مالی امداد بھی کی۔ ہمارے ساتھ بہت سے مہاجر مجاہدین ہیں اور یہ سب ہمیں بہت پسند ہیں، بلا تفریق کہ پنجابی ہوں، سندھی ہوں، بلوچی ہوں، عرب ہوں، پشتون ہوں یا ازبک۔ ہمارے لیے تو یہ سب ہمارے مجاہد بھائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ" (الحجرات: ۱۰)

''مؤمنین آپس میں بھائی بھائی ہیں''

ہم تو اس آیت میں مؤمنین کی تعبیر مجاہدین سے کرتے ہیں۔ اور مومن تو بھائی ہوتے ہیں۔ ایک کامل مومن تو متقی مجاہد ہوتا ہے۔ اس لیے مجاہدین کو آپس میں بھائی بھائی ہونا چاہیے۔ الحمدللہ، محبت میں ہم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ یہ ہمیں چاہتے ہیں، ہم ان کو چاہتے ہیں۔ اور ان لوگوں نے اپنی جان اور مال سے ہماری بھرپور مدد کی ہے۔

پاکستانی مجاہدین کے نام

السحاب: آپ کی اس حوالے سے کیا رائے ہے کہ پاکستان میں جو مجاہدین پاکستانی فوج اور حکومت کے خلاف برسرِ پیکار ہیں، کیا وہ صحیح اور شرعی بنیادوں پر یہ جنگ لڑ رہے ہیں؟

ملا عبداللہ: یہ تو پاکستان کے مجاہدین کا داخلی معاملہ ہے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں، ابتداء میں ان کو امارت اسلامیہ کی طرف سے یہ حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ پاکستانی حکومت سے لڑیں، لیکن پاکستان کی حکومت نے خود ان کو جنگ پر مجبور کیا۔ آپ مسلمان ہوں اور آپ کے گھر میں کوئی غیر گھس آئے تو آپ لازماً اس سے لڑیں گے اور اپنا دفاع کریں گے۔ اس سے جنگ کریں گے۔ اگر آپ کسی کے گھر میں نہ گھسیں تو کوئی بلاوجہ تو آپ سے نہیں لڑتا۔ تو میرا نقطۂ نظر تو یہی ہے کہ طالبان کو جنگ کا حکم تو نہیں دیا گیا تھا لیکن صورتحال یہ ہے کہ حکومت طالبان کا پیچھا کر رہی ہے نہ کہ طالبان۔ طالبان کو تو حکومت نے مجبور کیا ہے۔ حکومت نے ایسا کیوں کیا، اس لیے کہ حکومت امریکیوں کی گود میں پل رہی ہے۔ لہٰذا حکومت نے ہی ان کو مجبور کیا ہے اور حکومت ہی کے کرتوتوں کی وجہ سے وہ اس سے لڑ رہے ہیں۔ اپنے عقیدے اور اپنے جذبات کی بناء پر۔ پاکستان میں یہ مجاہدین ابھی اور بھی آگے بڑھیں گے، خواتین تک اٹھیں گی، اور یہ تحریک اور بھی زور پکڑے گی، ان شاء اللہ۔ اور اگر حکومتِ پاکستان نے امریکیوں سے لاتعلقی اختیار نہ کی تو یہ تحریک کراچی، سندھ اور کوئٹہ سے ہوتی ہوئی افغانستان تک جا ملے گی۔

میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی آپ کے بھائی کے گھر میں گھس آئے اور خواتین کی عزت پر حملہ کرے تو کیا آپ اس سے نہیں لڑیں گے؟ کیوں نہیں! آپ لازماً اس سے لڑیں گے اور اسے ماریں گے۔ اور اگر کوئی آپ کے اپنے گھر کی خواتین کی عزت پر حملہ کرے اور ان کو پکڑ کر امریکیوں کے حوالے کر دے تو کیا آپ پھر بھی اس سے نہیں لڑیں گے؟ اپنی جان کا دفاع تو فرض اور لازم ہے۔ میرا تو نقطۂ نظر یہی ہے کہ مجاہدین نے از خود کوئی اقدام نہیں کیا بلکہ پاکستان کی حکومت نے اور اس کی فوج نے یہاں کے مجاہدین کو جنگ پر مجبور کیا ہے۔

السحاب: آپ کا مہاجر مجاہدین اور خصوصاً پاکستانی ساتھیوں کے نام کیا پیغام ہے؟

ملا عبداللہ: میری نصیحت یہ ہے کہ ہمارے درمیان اتفاق اور اتحاد ہونا چاہیے۔ اگر ہم میں اتحاد اور اتفاق نہ ہو تو افغانستان اور پاکستان، دونوں میں مجاہدین کمزور ہوں گے۔ اور اگر ایسا ہوا تو پھر سمجھ لیں کہ مجاہدین اپنی قوت ضائع کر کے کفار کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ اگر افغانستان میں کفار کو شکست ہو جائے تو پھر ان شاء اللہ، پوری دنیا میں ان کو شکست ہو جائے گی۔ اور اگر پاکستانی اور دیگر مہاجر مجاہدین کی کُمک بھی ہمارے ساتھ ہو گی تو ان شاء اللہ ہم بہت جلد ان کفار کو شکست دے سکیں گے۔ یہ بات نہیں ہے کہ امریکہ ہم افغانیوں کی قربانیوں کی وجہ سے شکست خوردہ ہے، بلکہ اللہ کی نصرت، اس کے فرشتوں کی نصرت اور تمام مسلمانوں کی نصرت اس جہاد میں ہمارے ساتھ ہے۔

السحاب:

ملاقات کے آخر میں آپ امتِ مسلمہ کے نام کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

ملا عبداللہ:

ان کے لیے ہمارا پیغام یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی مدد کریں۔ کفار کے مقابلے پر کھڑے ہو جائیں۔ اور ایک جسم کی مانند متحد ہو کر ان کفار کے خلاف جہاد کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

''إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ''(القتال:۷)

''اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا''

تو آیئے! اور آ کر مجاہدین کے ساتھ مورچوں میں بیٹھیے! اور محاذوں پر ان کا ساتھ دیجیے! عراق اور افغانستان کی صورتحال دیکھیے کہ ان کفار نے مسلمانوں کا کیا حشر کیا۔ یہ ہمارے اوپر اپنے دین عیسائیت کو زبردستی ٹھونسنا چاہ رہے ہیں۔ اس مذہب کو جسے اللہ تعالیٰ منسوخ کر چکے ہیں۔ ہمارے پاس تو چودہ سو سال پرانا حق تعالیٰ کا قانون موجود ہے، قرآن عظیم الشان موجود ہے، اور اس جیسا عمدہ قانون آج تک کوئی نہیں پیش کر سکا۔ یہاں افغانستان میں یہ حالت ہے کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو اس کو مارا بھی جاتا ہے اور اس کی بے عزتی بھی کی جاتی ہے۔ یہ لوگ یہاں بہت سوں کو عیسائیت کی طرف مائل کر چکے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہر چیز کے مفت پرمٹ دئے جاتے ہیں اور تنخواہ بھی دی جاتی ہے۔ پشتونوں، ہزاراؤں اور تاجکوں میں سے بہت سے لوگ عیسائی ہو چکے ہیں اور آپس میں عیسائیت کا قانون چلاتے ہیں۔ یہاں انجیل بھی لوگوں میں بانٹی جاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ منسوخ کر چکے ہیں۔ سو میرا پیغام یہ ہے کہ آج جہاد ہم سب پر فرضِ عین ہے۔ قرآن، حدیث، فقہ اور آئمہ اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ کسی مسلمان ملک پر اگر کفار یلغار کر دیں، تو اس جگہ تمام مسلمانوں پر جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ حکمرانوں پر بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ تو پہلے ہی سے ان کفار کے ساتھی ہیں۔ اگر حکمران جہاد نہ کریں تو پھر کیا آپ بھی جہاد نہیں کریں گے۔ فرضِ عین تو پھر بھی فرضِ عین ہی رہے گا، فرضِ کفایہ میں تو تبدیل نہیں ہو گا۔ سو اس فریضے کی ادائیگی کے لیے اٹھیے اور کفر کا سر کچل کر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا سامان کیجیے!

☆☆☆☆☆

پردہ ہٹ رہا ہے!!! صلیبی چہرہ بے نقاب ہو رہا ہے!!!

رب نواز فاروقی

نائن الیون کا عظیم واقعہ رونما ہونے سے پہلے بھی مجاہدین پورے شد و مد سے اپنا یہ مقدمہ امتِ مسلمہ کے سامنے پیش کرتے رہے کہ امریکہ اور یورپ میں بسنے والے تمام اہل صلیب روحانی وجسمانی طور پر اسرائیلیوں کے مؤید و ناصر ہیں اور اُن ہی کی طرح اسلام کی دشمنی اُن کے رگ و پے میں رچی بسی ہے۔گویا تمام مغربی ممالک اسلام کے محارب ہیں اور ان سب سے ہماری جنگ ہے۔

قدیم یہود و نصاریٰ ہوں یا جدید صہیونی و صلیبی یا اُن سے بھی جدید شکل میں متشکل سرمایہ دارانہ نظام کے پاسداران' سبھی کے سبھی اسلام اور شعائر اسلام کے بارے میں انتہائی تعصب رکھتے ہیں اور مسلمانوں دشمن ہی رہے ہیں۔ان کی حالت یہ ہے کہ وما تخفی صدورھم اکبر'' جو کچھ ان کے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے (جو ظاہر ہو چکا ہے)''۔مجاہدین کا یہ مقدمہ ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید مضبوط اور مستحکم ہوتا جا رہا ہے اور آئے روز صلیبی اپنے اعمال سے اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔

گذشتہ نو سالہ صلیبی جنگ جوان شاء اللہ تاریخ میں صلیبی شکست کے نام سے یاد رکھی جائے گی کے دوران میں رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم کی شان اقدس میں گستاخی سے لے کر مساجد کی توہین، حجاب پر پابندی اور پھر گاہے بگاہے قرآن مجید کی بے حرمتی سے ہر دیکھنے والی آنکھ جس میں ٹیڑھ نہ ہو اور ہر سوچنے والا دماغ جس سے سوچنے کی صلاحیت سلب نہ کر لی گئی ہو،یہ بخوبی دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں کہ صلیبی صرف مسلمانوں کی سرزمینوں پر ہی قبضہ نہیں چاہتے بلکہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق دجال کی آمد کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور اسلام اور شعار اسلام کو ہی ختم کر دینے کے درپے ہیں لیکن اُن کا مقابلہ انسانوں سے نہیں کہ وہ مکر و فریب کے جال بُن کر انسانوں کو اسلام سے محروم کر دیں بلکہ یہ دین اس کائنات کے مالک اللہ رب العالمین کا ہے اور وہی اس کی حفاظت فرما رہے ہیں، وہ خود فرماتے ہیں:

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون

''ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی لازماً اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

یہاں علمائے کرام نے الذکر سے مراد قرآن مجید بھی بیان کیا ہے اور پورا دین اسلام بھی بیان کیا ہے۔جب کائنات کے مالک خود اسلام کی حفاظت فرما رہے ہیں تو پھر کفار کیسے اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ہاں البتہ اس میں مسلمانوں کی آزمائش ضرور ہے کہ انہوں نے دین اور شعار دین کی حفاظت کے لیے کفار کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کیا یا نہیں؟؟؟

گیارہ ستمبر کو قرآن مجید کی (خاکم بدہن) بے حرمتی کی پہلی کوشش نہیں ہوئی بلکہ گزشتہ چھ سات سالوں سے گوانتاناموبے کی جیل سے باگرام جیل تک اور عراق و افغانستان میں امریکی کیمپوں تک ہر جگہ صلیبی' اللہ کی کتاب کی بے حرمتی کی کوشش کرتے رہے ہیں۔لیکن اس دفعہ میں اور پہلے میں جوہری فرق یہ ہے کہ پہلے اعلان کر کے ایسی بدبختی کا اظہار نہیں کیا جاتا تھا بلکہ اپنے ایسے قبیح افعال کی اشاعت سے بھی صلیبی گھبراتے تھے لیکن اس مرتبہ اعلان بھی کیا اور اجتماعی پروگرام بھی منعقد کرنے کا عندیہ دیا۔

صلیبی اپنی قساوت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن مجید کی بے حرمتی کے اعلانات تک محدود نہ رہے بلکہ اُنہوں نے دل دہلا دینے والی اس حرکت کا عملاً ارتکاب بھی کیا۔نائن الیون کے روز نیویارک میں گراؤنڈ زیرو کے قریب ۲ پادریوں اور ایک ملعون نوجوان نے اپنے ساتھیوں سمیت قرآن مجید کے صفحات کو پھاڑ کر پہلے اُنہیں آگ لگائی اور بعد میں لوگوں میں مقدس اوراق تقسیم کر کے کہا کہ ''ان کی مزید بے حرمتی کی جائے، جنہوں نے ہمارے جھنڈے جلائے، ہم ان کے قرآن جلا رہے ہیں''۔دوسری جانب امریکی ریاست ٹینیسی کے قصبے سپرنگ فیلڈ میں ۲ شیطان صفت پادریوں ڈینی ایلین اور باب اولڈ نے بدبخت ٹیری جونز کے شیطانی منصوبے کو عملی جامہ پہنا دیا۔ان سیاہ بخت پادریوں نے قرآن مجید کے اوراق جلائے اور ہرزہ سرائی کی کہ ''یہ محبت کی نہیں، نفرت کی کتاب ہے''۔

پادری ٹیری جونز کو اوباما اور پیٹریاس سمیت جس نے بھی روکنے کی کوشش کی تو یہی سمجھایا کہ دنیا بھر کے مسلمان ہماری مخالفت میں اکٹھے ہو جائیں گے۔اوباما نے کہا کہ ''مسلمان القاعدہ میں بھرتی ہونے کے لیے تیار ہو جائیں گے''۔پیٹریاس نے کہا کہ ''افغانستان میں اتحادی افواج کے لیے مسائل میں بہت اضافہ ہو جائے گا''۔اہل کفر و اُن کے زعما کے بیانات کا مشاہدہ کرنے سے بارہا اس حقیقت کا ادراک ہوتا ہے کہ وہ بہت اچھی طرح اس بات کو سمجھ چکے ہیں کہ مسلمانوں کی حقیقی بقا اور اسلام کا غلبہ جہاد فی سبیل اللہ ہی میں ہے اور ان کے ہاں جہاد کا استعارہ القاعدہ ہی ہے اور وہ القاعدہ ہی کو مسلمانوں کی نمائندہ سمجھتے ہیں۔اس لیے ان کا سارا زور اسی بات پر ہے کہ القاعدہ کو کسی نہ کسی طرح ختم کیا جائے تاکہ جہاد فی سبیل اللہ کا منہج حقیقی مسلمانوں کے سامنے سے اوجھل ہو جائے لیکن واللہ متم نورہ و لو کرہ الکفرون'' اللہ تعالیٰ تو اپنے نور کو پھیلا کر رہے گا چاہے کافروں کے لیے کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو'' کے حکم ربانی کو وہ کیسے جان سکتے ہیں کہ وہ بصیرت و بصارت کی آنکھوں سے محروم ہیں۔

دوسری طرف مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی قیادتوں نے قرآن مجید کی بے حرمتی کے حوالے سے جو بیانات دیے اُن کو اکٹھا کیا جائے تو اُن کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ 'قرآن مجید کی بے حرمتی کے فعل سے امریکہ اپنے شہریوں کو روکے کیونکہ اس سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں نفرت پیدا ہو جائے گی اور یہ نفرت امنِ عالم کے لیے خطرہ ثابت ہو گی''۔اس پر اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ 'حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے'۔مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ نے عزت و شرف والا بنا کر بھیجا ہے اور کفار کو ذلیل و حقیر بنایا ہے۔لیکن گزشتہ اڑھائی تین صدیوں کی بالواسطہ اور بلا واسطہ غلامی نے مسلمانوں کے دل سے اسلام کی قدر کو بہت ہی زیادہ کم کیا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳۵ پر)

صلیبی عقوبت خانوں کے اسیر بمقابلہ طالبان کے قیدی

سلسبیل مجاہد

''میں بظاہر جاسوس تھی اور ان کے راز چوری کرنے کے لیے بھیس بدل کر ان کے ملک میں جا گھسی تھی۔ پھر میں نے انھیں اشتعال دلانے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ میں نے تفتیش کاروں کے منہ پر تھوکا۔ ان کو گالیاں دی ان کو بری طرح دھتکارتی رہی اور اس کے جواب میں وہ مجھے اپنی بہن اور معزز مہمان کہتے رہے۔ انھوں نے مجھے ایئر کنڈیشنڈ اور صاف ستھرا کمرا بھی دیے رکھا۔ جس کی چابی بھی میرے قبضے میں تھی۔ اس کا موازنہ ابوغریب جیل اور گوانتانامو کے قید خانوں میں مظلومین سے کیجیے۔ امریکی ان کے ساتھ انتہائی غیر انسانی سلوک کر رہے ہیں، انہیں ایسے پنجروں میں رکھا گیا ہے کہ جن میں وہ سیدھے کھڑے بھی نہیں رہ سکتے ہیں۔ ایک سپر پاور اپنی دھاک بٹھانے کے لیے وحشیانہ حرکتیں کر رہی ہے مجھے بتائیے کہ ان دونوں میں مہذب اور شائستہ قوم کون سی قرار پاتی ہے اور اجڈ، گنوار کون ہے؟

افغانستان میں جیل کے اندر میں نے طالبان کو قریب سے دیکھا وہ اسلام کے عملی نمونے ہوتے تھے میں انہیں توجہ اور سنجیدگی سے نماز ادا کرتے دیکھتی تھی اور جیل کے باہر بھی ان لوگوں کو رکوع و سجود میں عاجزی سے جھکا دیکھ کر دلی طور پر متاثر ہوتی تھی۔ اس سے پہلے میں مسلمانوں سے کبھی متاثر نہیں ہوئی''۔ یہ الفاظ و تاثرات طالبان کی قید میں صرف ۱۱ دن گزارنے والی برطانوی صحافی خاتون مریم ریڈلی کے ہیں جو اپنے وعدے کے مطابق اسلام کا مطالعہ کر کے مسلمان ہو چکی ہیں۔ مریم ریڈلی نے اپنی کتاب In the hands of the taliban میں طالبان کے بارے میں اپنے تاثرات اس طرح تحریر کیے ہیں:

''طالبان کی قید میں گذارے ہوئے دن بہت یاد آتے ہیں۔ اس سے خدا پر میرے ایمان کو بہت تقویت ملی۔ میں دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھوں گی وہ دل سے نکلی ہوئی بات ضرور سنتا ہے مجھے امید ہے کہ وہ میری بھی سنے گا''۔ یہ تاثرات ان لوگوں کے بارے میں ہیں جو کہ دنیا کے سامنے دہشت گرد، جاہل، اجڈ، گنوار اور ظالم بنا کر پیش کیے جاتے ہیں۔ قید کی یادیں عمومی طور پر اذیت ناک سمجھی جاتی ہیں لیکن یہ کیسی قید تھی جس نے دل کی دنیا ہی بدل دی، جس نے انسان کی غلامی سے نجات دلا دی، جس نے جہالت کی قید سے رہائی دلا دی؟ قید کے یہی دن دراصل مریم ریڈلی کو اس حقیقت سے روشناس کرا گئے جس کو مغربی میڈیا اپنے جھوٹ کے انبار تلے دبا دیتا ہے۔ پھر یہی مریم ریڈلی، امت کی بیٹی، مظلوم بہن عافیہ صدیقی کی دردناک داستان سناتی ہے جو کہ صلیبی کتوں کی قید میں ہماری بے غیرتی اور بے حسی کی زندہ تصویر ہے۔ عافیہ ان لوگوں کے ہاتھوں قید ہے جو مہذب دنیا کے باسی، عورتوں کا احترام کرنے والے، مساوات مرد وزن پر یقین رکھنے والے کہلائے جاتے ہیں۔ کس نے عافیہ کی داستان نہیں سنی، کہ کس کس طرح اس پر ظلم توڑے گئے۔ انسانیت کا نام لینے والوں نے انسانیت کو شرما دیا۔ ایک کمزور عورت کو ۸۶ سال قید کی سزا سنا دی گئی ہے۔ یہ صلیبی ظالموں کی وحشت ناک داستان کا وہ حصّہ ہے جس کا ہر ہر عنوان درد، آہوں، زخموں اور سسکیوں سے بھرا ہے۔ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں عورت کی عزت کا درس دیتے پھر رہے ہیں؟ کیا عافیہ صدیقی اور مریم ریڈلی کی قید کا موازنہ کیا جا سکتا ہے؟

طالبان کی قید میں آنے والے امریکی فوجی برگیڈال جس کو پچھلے سال جون میں افغانستان سے گرفتار کیا گیا تھا اور اس کی طالبان کی طرف سے ویڈیو بھی جاری کی گئی تھی اس نے اعتراف کیا تھا کہ افغانستان میں جاری جنگ کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ جنگ اب ہمارے ہاتھوں سے نکل چکی ہے۔ طالبان کی جاری کردہ ویڈیو سے ظاہر تھا کہ اس فوجی پر کوئی ایسا تشدد نہیں کیا گیا جو کہ صلیبی درندوں کا وطیرہ ہے۔ طالبان نے دسمبر ۲۰۰۹ اور اپریل ۲۰۱۰ کو اُس کی ویڈیوز جاری کیں۔ طالبان کی قید میں حسن سلوک سے متاثر ہو کر اُس نے اگست ۲۰۱۰ میں اسلام قبول کر لیا اور اس کا اسلامی نام عبداللہ ہے۔ اُس نے اعلان کیا کہ اب وہ طالبان کے ساتھ مل کر جہاد و قتال کے میدانوں میں کا رخ کرے گا۔ سبحان اللہ! کس قدر غنی اور بے نیاز ہے میرا رب! اور کس قدر بے پایاں ہیں اُس کی رحمتیں، عنایتیں اور نوازشات...... کہ ایک امریکی فوجی کو ظلمتوں اور کفر کے اندھیروں سے نکال کر نور اور ہدایت کے راستوں پر چلا دیا اور جہاد کے میدانوں میں دشمنانِ خدا کے مقابل برسرِ پیکار ہونے کا جذبہ ودیعت فرمایا

یہ نصیب اللہ اکبر لُوٹنے کی جائے ہے

یہ خبر مغربی میڈیا میں انتہائی صدمے کا باعث بنی اور تمام ذرائع نے اپنی روایتی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کو جھٹلانے کی کوشش کی لیکن طالبان کی جاری کردہ ویڈیو نے تمام صورتحال کو واضح کر دیا۔

یہ تو طالبان کا قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کی زندہ مثال ہیں جن کے سچ کو باوجود کوشش کرکے نہیں دبایا جا سکتا۔ ادھر دنیا میں کفر کے بہیمانہ تشدد اور ظلم کی بھی مثالیں موجود ہیں جو کہ اس زمین کا بوجھ ہیں اور ابوغریب، شبرغان، قلعہ جنگی، گوانتانا موبے کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ ترکی نژاد مراد کرناز جو کہ صرف مسلمان ہونے کے جرم میں گوانتانا موبے پہنچا دیے گئے تھے، رہائی کے بعد اپنی کتاب میں ان مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ گوانتانا موبے میں اگر کوئی قیدی دانت کے درد کی شکایت کرتا تو اس کے بلا وجہ دانت ہی نکال دیے جاتے تھے۔ اگر کسی کا کوئی زخم صرف مرہم پٹی سے درست ہو سکتا تھا تو ڈاکٹر پورا پورا ہاتھ، بازو اور ٹانگیں کاٹ کر معذور کر دیا کرتے تھے۔ یہ وہ طبی سہولیات ہے جو بین الاقوامی قوانین کا احترام کرتے ہوئے امریکہ نے فراہم کی ہیں۔ رستے زخموں کے ساتھ قیدی اپنی زندگی کے باقی ایام مستقل معذوری کے ساتھ گزارنے کے خوف سے اپنی بیماریوں اور

تکالیف کا اظہار کرنا ہی چھوڑ دیتے۔

معظم بیگ جو خود ان مظالم کا شکار رہ چکے ہیں اپنی کتاب میں کچھ ایسے ہی دلدوز والمناک واقعات کو بیان کر چکے ہیں۔ایک امریکی انسانی حقوق کی کارکن سنڈی شیہان کا کہنا ہے کہ امریکہ میں انسان تو انسان اگر جانوروں کے ساتھ بھی یہ سلوک کیا جائے جو گوانتا ناموبے میں انسانوں کے ساتھ کیا جارہا ہے تو جانور بھی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے۔امریکہ ان قیدیوں کو غیر قانونی جنگی دشمن قرار دیتا ہے۔

امریکی بریگیڈئیر جنرل جینس کارپنسکی نے اعتراف کیا ہے کہ عراق کی ابوغریب جیل میں حکام بالا کی طرف سے ہدایت کی جاتی تھی کہ ان قیدیوں کے ساتھ کتوں جیسا سلوک کرو، رفع حاجت کی اجازت نہ دینا، ہاتھوں پیروں کو زنجیروں سے باندھ کر رکھنا، دن دن بھر دھوپ میں کھڑا رکھنا، رات کو یخ پانی میں غوطے دینا، پانی کے ٹب میں منہ ڈبوئے رکھنا، بجلی کے جھٹکے لگانا، الٹا باندھ کر چھت سے لٹکا دینا تو بہت معمولی اور عام سے حربے سمجھے جاتے ہیں اس کے علاوہ قرآن کی تضحیک کرنا، قیدیوں پر کتے چھوڑ دینا ان کے منہ پر ماسکنگ ٹیپ لگا کر بات چیت سے محروم کر دینا، آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر روشنی سے محروم رکھنا روزانہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ قیدیوں کے ناخن پلاسوں سے پکڑ کر کھینچنا، ان کی شرم گاہوں تک کو اذیت کا نشانہ بنانا اسی مہذب قوم کا کارنامہ ہے جو اپنی انسانیت نوازی کا ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتی۔

ظلم کی یہ داستان اہل حق کے لیے کوئی نئی نہیں ہے۔کفر ہمیشہ ہی اسی طرح سچّائی کو چھپانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔کفر کا حق کی آواز کو دبانے اور دنیا کے سامنے سچّائی کی روشنی کو چھپانے کے لیے یہ آخری حربہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی لاچاری اور بے بسی کا اظہار ظلم وتشدد کے بھیانک جرائم کر کے کرتا ہے۔شاید اس سے اس جھنجھلاہٹ کو تسکین ملتی ہے جو اس کی ناکامی کی وجہ سے دن بہ دن بڑھ رہی ہوتی ہے۔عافیہ صدیقی کے ساتھ ہونے والا دردناک ظلم اپنی آخری حدوں کو پہنچ چکا ہے لیکن یہ نہ پہلا نام ہے نہ آخری۔ابوغریب کی نور فاطمہ بھی اسی فہرست میں شامل ہے، مصر کی زینب الغزالی بھی اسی قافلے کی ہمراہی ہیں۔ یہ سب حضرت سمعیہؓ کے نقش قدم پر، حضرت آسیہ کی سنت پر عمل پیرا ہیں۔

مغرب اقدار وروایات کے دلدادہ افراد کے لیے کیا سوچنے کا مقام نہیں؟؟؟ عافیہ صدیقی اور مریم ریڈلی کا تقابل کر کے دیکھیں..... ''مہذب'' اور ''وحشی'' کا حقیقی معنوں کا ادراک ہوگا......طالبان کی قید میں برگڈال اور کفار کی جیلوں میں قید مجاہدین کا موازنہ کر کے دیکھیں......انہیں ''حقوق انسانی'' کے دل فریب نعروں کے پیچھے چھپے صلیبی مغرب کے مکروہ چہرے بے نقاب ہوں گے اور ''دہشت گردوں'' کا گروہ انسانیت کی معراج پر دکھائی دے گا۔

مسلمان سرزمینوں پر ظلم وجبر کے ذریعے اقتدار پر قابض صلیبیوں کے گماشتے اور اُن کے کاسہ لیس بھی مجاہدین اسلام پر تعذیب وتشدد کے پہاڑ توڑنے میں اپنے آقاؤں سے کسی طرح پیچھے نہیں۔ پاکستان، عراق، افغانستان، مصر، شام، اردن، لیبیا، جزیرۃ العرب، الجزائر اور تمام مسلم خطوں کے خائن حکمران مجاہدین کے ساتھ دوران قید ظلم وتعدی کے ایسے ایسے طریقے روا رکھتے ہیں کہ اِن مظالم سے گزرے ہوئے مجاہدین اکثر کہتے ہیں کہ امریکہ اور تمام صلیبی دنیا کے کفار اس بہیمانہ انداز سے اذیت رسانی کے نت نئے طریقے ہم پر نہیں آزماتے جس طرح اُن کے غلام اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے ہمیں تعذیب کا نشانہ بناتے ہیں۔

آج دنیا میں گوانتا ناموبے، ابوغریب کے نام سے عقوبت خانوں میں انسانیت کا خون ہو رہا ہے تو تاریخ گواہ ہے کہ اس ظلم میں کفر کبھی پیچھے نہیں رہا، کفار اسلام لانے کی پاداش میں جب مظلوم، بے کس اور مجبور غلاموں کو تپتی ریت پر لیٹاتے ان کے سینوں پر بھاری پتھر رکھ دیتے اور ان کو آوارہ لڑکوں کے حوالے کر کے رسی گلے میں ڈال کر جانوروں کی طرح گھماتے تو آج بھی مہذب دنیا کے انسانی لوگ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے یہی ظلم کر رہے ہیں۔دیکھئے ذرا ان کی تاریخ کہ جب ۱۱۰۹ء میں طرابلس پر حملہ کیا گیا تو ان صلیبیوں نے وحشیانہ قتل وغارت گری کی نئی تاریخ رقم کی۔کتب خانوں اور کارخانوں کو بھی آگ لگا دی، گرفتار شدہ مسلمانوں پر الزامات کی تفتیش اس طریقے سے کی جاتی تھی کہ ہر قیدی کو کہا جاتا کہ وہ اپنا ہاتھ ابلتے ہوئے تیل میں ڈالے، اگر ہاتھ نہ جلتا تو بے قصور ورنہ مجرم۔قیدیوں کے ہاتھوں میں لوہے کی گرم دہکتی سلاخیں دی جاتی۔گرم صحرا میں یہ مجاہدین پیاس، بھوک اور گرمی میں تڑپ تڑپ کر شہید ہو جاتے اور طوفانی بگولے انہیں ریت کی قبروں میں دفنا دیتے۔مشہور مجاہد لیڈر عمر مختار کو بھی صحرا میں اسی طرح پھینکا گیا۔

ہنگری کا ایک جرنیل ہنیاڈی (Hunyadi) نہایت ظالم اور خونخوار تھا اور بقول لین پول کے ''اس کی خوشی اس بات میں تھی کہ وہ اپنی دعوتوں کے مواقع پر دشمنوں کے خون بہنے کا نظارہ دیکھے بالکل اسی طرح جیسے دوسرے بادشاہ اپنے ظہرانہ کے وقت گانوں کی آواز سننے کو ترجیح دیتے ہیں. ہنیاڈی کی موسیقی مرتے ہوئے (مسلمان) قیدیوں کی چیخیں ہوتی تھیں۔

منگول مسیحی کے لشکر (ہلاکو کے لشکر کے عیسائی جرنیل کا نام کت بوغا تھا) نے شمالی عراق وشام میں بھی خوب تباہی مچائی۔جزیرہ کے امیر محمد کو اس طرح ختم کیا گیا کہ ان کے جسم سے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر اس کے منہ میں ٹھونسے جاتے تھے اور اس کے بعد ان کا سر کاٹ کر شام میں جگہ جگہ گھمایا گیا۔

اندلس کے مشہور بلنسیہ کا واقعہ ہے کہ یہاں کا پادری مسلمان مردوں کو گھروں سے نکال کر قید کر دیتا اور گھروں میں جا کر مسلمان عورتوں کی جبراً عصمت دری کرتا نتیجتاً اس

عافیہ ان لوگوں کے ہاتھوں قید ہے جو مہذب دنیا کے باسی، عورتوں کا احترام کرنے والے، مساوات مرد وزن پر یقین رکھنے والے کہلائے جاتے ہیں۔ کس نے عافیہ کی داستان نہیں سنی، کہ کس کس طرح اس پر ظلم توڑے گئے۔ انسانیت کا نام لینے والوں نے انسانیت کو شرما دیا۔

قصبے میں بڑی تعداد میں پادری کی طرح نیلی آنکھوں والے بچے پیدا ہوئے۔ایک صلیبی کمانڈر کاؤنٹ آف سیرن نے ایک مسجد کو جس میں پورے ضلع کے مسلمانوں نے اپنی خواتین اور بچوں کو جمع کیا ہوا تھا بارود سے اڑا دیا۔اگر کوئی مسلمان معافی بھی مانگ لیتا تو بھی اسے ساری عمر کے لیے قید خانے میں ڈال دیتے اور اس کی ساری جائیداد فروخت کر دی جاتی اور اس کے بچے فاقوں سے مرجاتے یا پھر صلیبی انہیں اپنا غلام بنالیتے۔

صلیبیوں نے غلاموں کی تجارت کے لیے افریقی ممالک پر باقاعدہ یلغار کی۔ہزار ہا انسانوں کو پکڑ کر زنجیروں میں باندھ دیا جاتا.تاریخ گواہ ہے کہ صلیبیوں سے بڑھ کر کسی نے اتنا ظلم نہیں کیا جتنا ان کہ ان صلیبی درندوں نے کیا.ان صلیبی درندوں کا ظلم آج بھی اسی طرح ہے جس طرح پہلے تھا.ان کے ظلم میں کوئی کمی نہیں آئی.

طالبان کی قید میں آنے والے امریکی فوجی برگیڈال جس کو پچھلے سال جون میں افغانستان سے گرفتار کیا گیا تھا اور اس کی طالبان کی طرف سے ویڈیو بھی جاری کی گئی تھی اس نے اعتراف کیا تھا کہ افغانستان میں جاری جنگ کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ جنگ اب ہمارے ہاتھوں سے نکل چکی ہے۔طالبان کی جاری کردہ ویڈیو سے ظاہر تھا کہ اس فوجی پر کوئی ایسا تشدد نہیں کیا گیا جو کہ صلیبی درندوں کا وطیرہ ہے۔

آپ ذرا دیکھیں تو آپ کو یہ ظلم آج بھی، بگرام، شبرغان، گوانتاناموبے اور ابوغریب جیل میں نظر آئے گا۔دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے اس کے پیچھے صلیبی کام کر رہے ہیں۔دنیا کا کونسا ظلم ہے جو ان مجاہدین پر نہیں کیا گیا۔ان مجاہدین کو قبر نما ۴×۴ فٹ کی کوٹھریوں میں بند کیا گیا.کئی کئی دن پانی اور کھانا نہیں دیا گیا۔آخر کار یہ قیدی (مجاہدین) اپنے ساتھیوں کا پسینہ پینے پر مجبور ہو گئے اور جب پسینہ بھی ختم ہو گیا تو کمرے کی دیواروں کو چوسنا شروع کر دیا مجاہدین پر کتے چھوڑے گئے۔ان کو کئی کئی گھنٹے برف میں کھڑا کر دیا گیا۔گرم ابلتا ہوا پانی اور شدید ٹھنڈا پانی ان پر ڈالا گیا۔

ان تمام ظلم وستم کے باوجود اہل حق کا یہ قافلہ آج بھی حق وصداقت کی کٹھن راہوں پر گامزن ہے.حضرت یوسف علیہ السلام، امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندان میں آگئے۔جیلوں میں آنا تو برداشت کر لیا مگر طاغوتی طاقتوں کے سامنے سر نہ جھکایا۔سری نگر سے لے کر ابوغریب تک اور شبرغان سے لے کر گوانتاناموتک......مجاہدین کی عظمت کو سلام کہ جنہوں نے ان دجالی طاقتوں کے سامنے گردن جھکانے سے انکار کیا۔

ہر صاحب دل مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان مجاہدین کی رہائی کے لیے کوشش کرے کیونکہ قیدیوں کو رہا کروانا واجب ہے۔امام قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ''مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ قیدیوں کو رہا کروائیں،خواہ وہ قتال کے ذریعے ہو یا مال ودولت خرچ کرنے کے ذریعے.پھر اس کے لیے مال خرچ کرنا زیادہ واجب ہے کیونکہ اموال، جانوں سے کمتر ہیں۔(تفسیر قرطبی رجلد ۵ رص ۸۶۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ''بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کرواؤ''۔(صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ''جس نے دشمن کے ہاتھوں سے کسی مسلمان قیدی کو فدیہ دے کر چھڑوایا تو میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) وہی قیدی ہوں۔(طبرانی ومجمع الزوائد بحوالہ فضائل جہاد رص ۴۰۵)

زندانوں میں بند مجاہدین ہماری طرف منتظر نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں.ان کی آہیں اور چیخیں ہمیں بلا رہی ہیں.ہمارا مسلمان ہونے کے ناطے ان سے بھائی کا رشتہ ہے.اور یہ بھائی ہمیں اپنی مدد کے لیے پکار رہے ہیں.اب ہم میں سے کون ہیں جو ان کی صدا پر لبیک کہے اور ان کو پنجہ استبداد سے آزاد کرائے۔

☆☆☆☆☆

آج امت مسلمہ صدیوں بعد فخر سے سر بلند کر کے اُس منظر کو دیکھ رہی ہے جب مسلمان سپہ سالار کفار کے سامنے تین شرائط میں سے ایک شرط قبول کرنے کے لیے پیش کرتا تھا۔''مسلمان ہوجاؤ، جزیہ دے کر مغلوب ہوجاؤ یا ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی''۔آج پھر امت اللہ کی نصرت ورحمت سے یہ دن دیکھ رہی ہے کہ مغرب میں لوگوں کے سامنے یہ تینوں شرائط رکھ دی گئی ہیں کہ جس کو چاہے اختیار کرلیں۔مغربی میڈیا کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ نائن الیون واقعے نے اسلام کی قبولیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ایریل گولڈ مین جو کہ نیویارک ٹائمز سے تعلق رکھتا ہے کہ کہنا ہے کہ اسلام امریکہ میں سب سے تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔۲۰۲۰ء میں دنیا کی آبادی میں مسلمان ۳۰ فیصد ہوجائیں گے۔جبکہ اس وقت عیسائی دنیا کی آبادی کا صرف ۲۵ فیصد ہوں گے۔پس مغربی معاشرہ کے بے چین اور مضطرب نفوس اسلام کی بادِ بہاری سے اپنا دل ودماغ کو معطر کرنے کے بعد اس کی آغوش میں سکون واطمینان کو حاصل کر رہے ہیں اور زندگی کی حقیقتوں کا سراغ لگا کر رب رحمٰن کی طرف کشاں کشاں بڑھ رہے ہیں......بے شک یہ معرکہ ۱۱ ستمبر کے شہدا کے امت پر بے شمار احسانات میں سے ایک احسان ہے......جس کی جزا اُنہیں اُن کا پروردگار روزِ محشر اپنے وجہ کریم کے دیدار کی صورت میں عطا فرمائے گا۔اللہ ہمیں بھی اِن سعادت کی راہوں اور شہادت کے قافلوں کا راہی بنائے کہ جن کے دم قدم سے جنتوں کے سودے چکائے جا رہے ہیں اور ربِ ذوالجلال کی رحمتوں اور مغفرتوں کو دامن میں سمیٹا جا رہا ہے۔آمین

تحریک طالبان پاکستان ''دہشت گرد'' تنظیم قرار!!!

مصعب ابراہیم

یکم ستمبر ۲۰۱۰ کو امریکی حکومت نے تحریک طالبان پاکستان کو دہشت گرد تنظیموں میں شامل کرتے ہوئے دسمبر ۲۰۰۹ میں خوست کے فوجی اڈے میں فدائی کارروائی کے نتیجے میں سی آئی اے افسران کی ہلاکت کا ذمہ دار حکیم اللہ محسود کو قرار دیا ہے۔ امیر حکیم اللہ محسود اور مولانا ولی الرحمٰن محسود کی گرفتاری میں مدد پر پچاس پچاس لاکھ ڈالر کا انعام بھی رکھا گیا ہے۔ امریکی محکمۂ انصاف کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ''حکیم اللہ محسود پر بیرون ملک امریکیوں کے قتل اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار استعمال کرنے کا الزام ہے''۔

امریکی محکمہ خارجہ کی بریفنگ میں امریکی حکام نے امیر حکیم اللہ محسود اور مولانا ولی الرحمٰن محسود کو دسمبر دو ہزار نو میں افغانستان میں سی آئی اے بیس پر فدائی حملے کے علاوہ اپریل ۲۰۱۰ میں امریکی قونصلیٹ، پشاور پر فدائی حملے کا ذمہ دار بھی ٹھہرایا ہے۔ اس کے علاوہ اُنہیں یکم مئی کو نیو یارک ٹائم اسکوئر پر حملے میں بھی ملوث قرار دیا گیا ہے۔ ''دہشت گرد'' قرار دی جانے والی تنظیموں کی امریکی فہرست میں تحریک طالبان پاکستان کا ۴۷واں نمبر ہے۔ پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان نے امریکہ کی جانب سے تحریک طالبان پاکستان پر پابندی عائد کرنے کے فیصلے کو خوش آئند قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان میں پہلے ہی اس تنظیم پر پابندی ہے۔

اب پاکستانی مجاہدین کے ایک اہم رہنما الیاس کشمیری کو بھی امریکہ نے ''دہشت گرد'' لسٹ میں شامل کیا ہے۔ امریکی فوج اور سی آئی اے نے الیاس کشمیری کو زندہ یا مردہ پکڑنے کے منصوبے بنائے ہیں۔ امریکی حکام نے دعویٰ کیا ہے ''الیاس کشمیری یورپ میں خفیہ ایجنٹوں کے نیٹ ورک کا خطرناک فیلڈ کمانڈر اور امریکی دہشت گردوں کے ساتھ رابطے میں ہے''۔ بش انتظامیہ میں وائٹ ہاؤس ڈائریکٹر آف ہوم لینڈ سیکیورٹی فرانسیس ٹاؤن لینڈ نے کہا خالد کشمیری دنیا بھر میں القاعدہ کی کارروائیوں کا آپریشنل کمانڈر رہے۔ سی آئی اے کے سابق سینئر افسر بروس ریڈل نے کہا پاکستان میں رابطوں کے باعث یہ شخص القاعدہ کا ٹاپ کمانڈر رہے۔ ۲۰۰۹ء میں سی آئی اے نے کہا تھا اس نے ڈرون حملے میں الیاس کشمیری کو شہید کر دیا ہے مگر بعد میں یہ اطلاع غلط نکلی۔

امریکی سرپرستی میں لڑی جانے والی صلیبی جنگ میں یہود و نصاریٰ کے لشکروں کے مقابل طالبان مجاہدین کی کامیابیوں کے نتیجے میں امریکہ اور اُس کے تمام حواریوں کے دلوں میں مجاہدین کا رعب، خوف اور دہشت گھر کر چکی ہے۔ یہ محض اللہ کا فضل، اُس کی نصرت اور اُسی کی مدد ہے کہ طالبان نے افغانستان و پاکستان میں صلیبی اتحادیوں کو زیر کیا ہے اور اللہ کے دشمنوں کو خاک چاٹنے پر مجبور کیا ہے۔ موجودہ صلیبی جنگ میں جب افغانستان کی سرزمین میں کفر کو شکست کو ساری دنیا کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے تو محض اللہ کے بھروسے پر فتح و نصرت کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے افغان مجاہدین سے ''بنا کر رکھنے'' کی نیت سے سازشوں کے جال بچھائے جا رہے ہیں۔ وہی عناصر جو اس نو سالہ جنگ میں اپنا تن من دھن وار کر کفار کی مدد کرتے رہے اور افغانستان میں طالبان مجاہدین کے خلاف جنگ میں 'صفِ اول کے اتحادی' ہونے پر سینہ پھلاتے رہے' آج افغان طالبان کی فتوحات کے نتیجے میں انگشت بدنداں ہیں اور اُنہیں سچّے، سُچے اور کھرے مجاہدین قرار دے رہے ہیں۔

جبکہ دوسری جانب پاکستان میں جاری جہاد کے حوالے سے اُن کا شروع دن سے یہ موقف رہا کہ ''یہ سب بھارتی خفیہ ایجنسی را اور سی آئی اے کے کارندے ہیں، کرائے کے قاتل ہیں، ان میں اکثریت غیر مختون ہیں، یہ امریکی پیسے کے لالچ میں ''اسلامی ملک'' میں انتشار پھیلا رہے ہیں، انڈین اسلحہ استعمال کرتے ہیں، غیر ملکی ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں اور غیر ملکی آقاؤں کے بل بوتے پر پاکستان کے خلاف ہتھیار اٹھا رہے ہیں'' وغیرہ وغیرہ۔ طُرفہ تماشا یہ کہ یہ تمام خرافات اُن اذہان کی پیداوار اور اُن زبانوں کے بیانات ہیں جو کفر و اسلام کی اس جنگ میں روزِ اول سے ہی کفر کے ساتھی ہیں۔ جن کی تمام قوتیں اور توانائیاں امت کے قلب میں خنجر گھونپنے میں صرف ہو رہی ہیں۔ جو اپنے تمام تر نظامِ مملکت کے ہمراہ کفر کی چاکری کے لیے ہر دم اور ہر لحظہ تیار رہتے ہیں۔ جنھوں نے افغانستان کے کوہ و دمن میں بارود کی فصل بونے اور غارت گری کا کھیل کھیلنے کے لیے صلیبیوں کو اپنی زمین، فضا اور سمندر' عاریتاً نہیں دیے بلکہ بیچ دیے کہ ان کو استعمال کر کے افغانستان کو ادھیڑ کر رکھ دو......جنھوں نے عرب و عجم کے مجاہدین (مرد و خواتین) کو پکڑ پکڑ کفار کے ہاتھوں فروخت کیا......جن کے جرائم کی فہرست اس قدر طویل ہے کہ روزِ جزا کو ہی اُس کا پورا پورا حساب لگایا جائے گا' اُس سے پہلے ان کی غداریوں اور خیانتوں کا حساب کتاب ممکن ہی نہیں......اس قبیل کے افراد مجاہدین پر نشتر زنی کرتے رہے اور پاکستان کی بھی کچھ جماعتیں، مفکرین، دانشور، علمائے سو، صحافی ہم آواز رہے کہ ''ہم سی آئی اے اور را کے ایجنٹوں کے مقابل پاک فوج کے شانہ بشانہ ہیں''۔ وہ افراد اور جماعتیں جو بزعمِ خود اسلام اور امت کی نمائندگی کا دم بھرتی ہیں' اُن کی زبانیں بھی ان مجاہدین کے خلاف وہی کچھ اُگلتی رہیں' جو اُن کے منہ میں ''اوپر'' دے ڈالا جاتا رہا۔

اس تمام عرصہ میں مجاہدین' معاشرے تک اپنا موقف پہنچانے کی حتی الوسع کوشش و سعی کرتے رہے کہ افغانستان میں موجود صلیبی افواج کے خلاف بھی ہم ہی برسرِ پیکار ہیں اور پاکستان میں قائم نظام طاغوت پر بھی ہم ہی ضربیں لگا رہے ہیں۔ کابل میں براجمان امریکی خدمت گزار کرزئی کے خلاف بھی ہم ہی میدان میں موجود ہیں اور اسلام آباد میں موجود صلیبی ''فرنٹ لائن اتحادیوں'' کے مقابل ہم ہی ہیں۔ افغانستان میں کفار کے لشکروں کا مقابلہ بھی ہم ہی کر رہے ہیں اور پاکستان میں بلیک واٹر اور امریکی ایجنٹ حکمرانوں کے خلاف بھی ہم ہی صف آرا ہیں......لیکن ان فاقہ مستوں کی کون سنتا ہے بھلا......جو حق کی اس آواز پر کان دھرے اور اِسے قبول کر لے اُسے تو پہاڑوں کی جانب نکلنے تک اُس کا ایمان چین سے رہنے نہیں دیتا۔ لہٰذا ''وھن'' کے مرض نے اس معاشرے کو مار ڈالا۔

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے ۱۲ اگست ۲۰۱۰ کو کہا تھا کہ ''تحریک طالبان

پاکستان دہشت گرد تنظیم ہے''۔اوراب امریکہ کی جانب سے باقاعدہ طور پرتحریک طالبان پاکستان کو''دہشت گرد تنظیموں'' کی فہرست میں شامل کرنے کا اعلان کیا گیا۔یہ تو حقیقت ہے کہ التباس حق وباطل کرنے والے'اس نظام طاغوت کے محافظ پاکستانی قوم کواپنے زہرناک پروپیگنڈے کی بنیاد پر گمراہ بھی کرتے ہیں اور ذرائع ابلاغ کے بل بوتے پر جھوٹ اور مکر ر جھوٹ کے کی حکمت عملی اپناتے ہوئے پاکستان کے باسیوں کو حق و باطل کی تمیز کرنے کے متعلّق سوچنے کا موقع نہیں دیتے۔پاکستان میں مذہب وطینت کے پیروکار اور سیکولر طبقات حقیقت کو جاننے ،حق کی جانچنے اور سچ کی کھوج لگانے سے بالکلیہ دست بردار ہو چکے ہیں۔وہ اپنی نجی محفلوں،اخباری بیانات، تقاریر،خطبات میں اُنہی''حقائق'' کا تذکرہ زبانیں چبا چبا کر کرتے ہیں جو آئی ایس پی آر کی جانب سے نشر کیے جاتے ہیں۔اور مجاہدین کو مطعون ٹھہرانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ تو حق کو کبھی بھی غیر واضح اور مبہم نہیں رہنے دیتا......حق کی طرف سے آنکھیں موند لینے والے لاکھ چرب زبانی کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا تو فیصلہ ہی یہ ہے کہ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ'' تاکہ حق کو حق دکھائے اور باطل کو باطل ثابت کردے، چاہے مجرموں کو کتنا ہی ناگوار گزرے''۔

تحریک طالبان پاکستان کے امیر'شہید بیت اللہ محسودؒ امریکی ڈرون میزائل حملے میں شہید ہوئے،ہر روز وزیرستان میں موجود مجاہدین پر امریکی جاسوس طیاروں کے ذریعے میزائل برسائے جارہے ہیں......وزیرستان میں پاکستانی فوج کے''آپریشن راہ نجات'' اور سوات میں''آپریشن راہ راست'' پر تمام عالمِ کفر نے بغلیں بجائیں،پاکستانی فوج کے''کارہائے نمایاں'' کو بھرپور انداز میں سراہا......پاکستان فوج کو سوات و وزیرستان کے مجاہدین کو کچلنے کے مشن میں صلیبی اتحادیوں کا ہر طرح کا تعاون حاصل ہے......امریکی جیٹ وزیرستان میں بمباری کرتے ہیں......خوست کے امریکی اڈے پر فدائی کارروائی کرکے سی آئی اے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے والے اردنی مجاہد ڈاکٹر ابو دجانہ شہیدؒ کی وصیّت منظر عام پر آچکی ہے'جس میں وہ اس کارروائی کو امیر بیت اللہ محسود شہیدؒ کی شہادت کا بدلہ قرار دیتے ہیں......پاکستان بھر میں امریکہ اہداف اور''صلیبی فرنٹ لائن اتحادی'' نظام کے مراکز اور کمین گاہیں مجاہدین نشانے پر ہیں......اب امریکہ کی طرف سے(پاکستانی''دانش وروں کے بقول اپنے ہی دوستوں اور سی آئی اے کے ایجنٹوں یعنی)تحریک طالبان پر پابندی اور امیر حکیم اللہ محسود اور مولانا ولی الرحمٰن محسود کے سر کی قیمتیں مقرر کرنا......کیا یہ تمام حقائق روزِ روشن کی طرح عیاں ہونے کے بعد بھی کسی عام فہم فرد سے بھی یہ حقیقت پوشیدہ رہ سکتی ہے کہ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' میں امت کے محاذ پر موجود تمام مجاہدین کفر کے دشمن،صلیبی لشکروں کو شکست و ہزیمت سے دوچار کرنے والے اور ایمان سے عاری مسلم سرزمینوں پر قابض حکمرانوں کے لیے موت کا پیغام ہیں۔

اگر سر پر چمکتے سورج کے ہوتے ہوئے بھی آنکھوں سے سامنے اندھیرا ہی ڈیرے جمائے رکھے اور چہار جانب دن کے اجالوں کو بھی رات کی تاریکیوں سے تعبیر کیا جانے لگے تو پھر قرآن مجید کے الفاظ میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّى تُصْرَفُونَ'' پس حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں، پھر آخر تم کس طرف پھرائے جارہے ہو''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: پردہ ہٹ رہا ہے!!!صلیبی چہرہ بے نقاب ہو رہا ہے!!!

جبھی تو وہ حقیر اور ذلیل کفار کو عزت والا جان کر قرآن کریم کی ناموس جیسے اہم مسئلہ پر بھی ممیانے کے انداز میں بات کررہے ہیں کہ''نفرت پیدا ہوجائے گی''۔کفر اور کفار سے یہ نفرت تو اسلام کو مطلوب ہے،الولاء والبراء کا عقیدہ جو کہ توحید کے ذیلی ابواب میں سے بہت اہم بات ہے'یہی سکھاتا ہے کہ اللہ کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھو،انہیں حقیر اور ذلیل جانو......

اولـئـک کالانعام بل ھم اضل ''یہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر''اوران شر الدوب عنداللہ الذین کفروا ''بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق وہ ہے جنھوں نے کفر کیا''۔

جیسی آیات مبارکہ اور رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک طریقے مسلمانوں کے بچے بچے کے قلب و خیال میں الولاء والبراء کے عقیدے کو راسخ کرتے ہیں لیکن مسلمان ہیں کہ

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
اپنے خورشید پر پھیلا دیے سائے ہم نے

ڈاکٹر عافیہ کی بہن فوزیہ صدیقی نے اکتوبر ۲۰۰۹ میں یہ انکشاف کیا تھا کہ عافیہ کو ۷ جولائی کو قرآن مجید کے اوپر سے گزار کر قرآن مجید کی توہین پر مجبور کیا گیا[نوائے افغان جہاد،دسمبر ۲۰۰۹]ہمارے ہاں ایک بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ افراد ملت کا حافظہ بہت ہی کمزور واقع ہوا ہے۔عافیہ کی رہائی کی تحریک کے دوران میں بہت سے ایسے دیوانے بھی دیکھنے کو ملے جو حکومت پاکستان سے یہ اپیل کرتے نظر آئے کہ عافیہ کو رہا کرواؤ اور پاکستان بلاؤ۔اس پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ لوگ تو

میر بھی کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

کے صحیح مصداق قرار پاتے ہیں کہ جن اہل اقتدار اور افواجِ پاکستان کے جرنیلوں نے عافیہ کو باقاعدہ صلیبیوں کے ہاتھ فروخت کیا'اُن سے یہ مطالبہ کہ اُس کو رہا کرواؤ......واہ!

اس سادگی پہ مرجانے کو جی چاہتا ہے

عافیہ صدیقی کی بہن فوزیہ نے تو یہ بھی کہا ہے کہ''عافیہ کو امریکی عدالت سے سزا دلونے میں پاکستانی حکومت کی کوششیں بھی ہیں''۔اب قرآن مجید کی بے حرمتی اور دیگر بڑے بڑے جرائم کے ارتکاب کے بعد بھی پاکستان میں بسنے والے لبرل طبقے کو امریکہ کے عدالتی نظام سے امیدیں وابستہ تھیں لیکن عافیہ کی سزا کا فیصلہ آنے کے بعد ان کی آنکھیں بھی پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں حالانکہ اس میں حیرت کی کیا بات ہے کہ عافیہ کو ۸۶ سال قید کی سزا سنادی گئی۔وہ صلیبی تو شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ کچھ کہہ چکے ہیں کہ قلم اس کو لکھنے سے قاصر ہے۔وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو اس زمین سے ختم کرنے کے درپے ہیں اور امتیوں میں ایسے سادہ لوح بھی ہیں جو اُن سے خیر کی میدیں وابستہ کیے ہوئے ہیں لیکن اب غبار آہستہ آہستہ نہیں بہت تیزی کے ساتھ ہٹ رہی ہے اور پردۂ سکرین پر کفر و اسلام کا معرکہ بہت واضح دکھائی دے رہا ہے۔کفار اور ان کے حواری جتنا چاہیں اس کو دھندلا اور کنفیوژ کرنے کی کوشش کرلیں،اب یہ غبار چھٹ کر ہی رہے گی۔

☆☆☆☆☆

ڈرون حملوں کی بوچھاڑ......صلیبی شکست کے نمایاں آثار

خباب اسماعیل

ماہ رمضان کے آخری عشرے سے ڈرون حملوں کا ختم نہ ہونے والا ایک سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ایک ہی دن میں دو دو اور تین تین بار مختلف مقامات کو ڈرون نشانہ بناتا ہے اور بے شمار اہل ایمان فمنهم من قضى نحبه و منهم من ينتظر'' ان میں سے کچھ اپنی مراد حاصل کرچکے ہیں اور کچھ منتظر ہیں'' کی عملی تصویر بنے جانبِ جنت رواں دواں ہیں۔

ویسے تو ۲۰۰۴ سے ڈرون میزائل حملوں کا سلسلہ جاری ہے اور چہروں کی تبدیلی، پرویز کے بعد دوسرے پرویز اور زرداری کے آنے کے بعد اس سلسلے میں کمی نہیں آئی بلکہ اور بھی تیزی آئی ہے۔لیکن اب غور کرنے اور سوچنے کی بات یہ ہے کہ یکا یک ایسا کیا واقعہ ہوگیا کہ صلیبی باؤلے کتے کی طرح کاٹنے کو دوڑ پڑے اور مکان ہوں یا گاڑیاں......سبھی کو ڈرون کا نشانہ بنانا شروع کردیا۔ماہِ ستمبر میں (۱۹ ستمبر تک) ۲۲ حملے ہوچکے ہیں۔جب کہ صلیبی ہیلی کاپٹر نے دو مرتبہ پاکستانی حدود کے اندر گھس کر بم باری کی جس سے ۲۰ کے قریب شہادتیں ہوئیں۔واقفانِ حال یہ جانتے ہیں کہ ڈرون حملوں کی اس بوچھاڑ کے دو محرکات ہیں۔

مجاہدین کے افغانستان میں صلیبی مراکز پر بڑے حملے:

گذشتہ تین چار مہینے میں ہر آنے والا دن جہاں پورے افغانستان میں صلیبیوں کے لیے موت کا پیغام بن کر آتا ہے، وہیں ۱۹ مئی کو باگرام ایئربیس پر ۱۹ فدائیوں کا فدائی حملہ اور طویل جنگ، جس میں ایک ہزار سے زائد صلیبی ہلاک ہوئے اور پھر ۳۰ جون کو جلال آباد کی ایئربیس پر فدائی حملہ اور طویل جنگ ہوئی جس میں لگ بھگ سات سو صلیبی ہلاک ہوئے اور بیس ڈرون اور پچاس کے قریب ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہوئے اور اب رمضان کے ماہ مبارک میں ۲۸ اگست کو خوست کی دو بیسز پر ۲۸ فدائیوں نے عملیہ میں حصہ لیا۔اس کارروائی میں بھی صلیبیوں کا بے حد نقصان ہوا۔جبکہ ۲۴ ستمبر کو گردیز میں قائم امریکی کیمپ پر دس فدائیوں نے حملہ کیا جن میں پانچ بحفاظت واپس چلے گئے اور سیکڑوں صلیبی ہلاک ہوئے۔ان چار بڑی کارروائیوں اور سیکڑوں دیگر عملیات نے پے در پے صلیبیوں کے جسم پر ایسے کاری وار لگائے کہ وہ سٹپٹا اٹھے اور ڈرون حملوں کے ذریعے اپنی اس شکست کا بدلہ لینے کی کوشش کررہے ہیں۔ابھی حالیہ دنوں میں ہالبروک نے پاکستان میں یہ بیان دیا کہ'' وزیرستان میں پوری دنیا کا امن خراب کرنے والے اکٹھے ہیں، انڈونیشیا سے صومالیہ اور یمن تک سبھی کے ڈانڈے وزیرستان سے ملتے ہیں''۔

صلیبیوں کا پاکستان کے ساتھ مل کر شمالی وزیرستان کا متبادل راستہ اختیار کرنا:

اس سال کے آغاز سے ہی صلیبیوں نے اپنی پاکستانی سپاہ کو تیار کرنا شروع کردیا تھا کہ شمالی وزیرستان میں سوات اور محسود طرز پر فوج کشی کرکے اپنے مقاصد کی تکمیل کریں۔یہاں یہ بات بھی محل نظر ہے کہ پاکستان کی فوج سوات اور محسود قبائل میں جنگ کے بعد تابوتوں اور زخمیوں کے سوا بھی کچھ حاصل کرسکی یا نہیں؟؟؟لیکن سوات اور محسود قبائل میں فوج کشی کے بعد فوج کے کارپرداز اس حقیقت کو اچھی طرح پاگئے کہ اس جنگ کے نتیجے میں ہماری معیشت بھی تباہ ہوگئی اور اس دنیا میں معیشت کی تباہی تو احکامات الٰہی سے اعراض کا لازمی نتیجہ ہے ہی ومن اعرض عن ذكرى فان له معيشة ضنكا'' جس نے ہماری یاد سے منہ پھیرا تو اس پر معیشت تنگ کردی جاتی ہے'' جبکہ آخرت کا انجام تو اس سے کہیں زیادہ بدتر بتایا گیا و نحشره يوم القيامة اعمىٰ'' اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے''۔اس صلیبی جنگ کے فرنٹ لائن اتحادی بن کر سیکورٹی فورسز کی جان پر بن آئی۔نہ آئی ایس آئی کے دفاتر محفوظ رہے اور نہ جی ایچ کیو......اور تو اور خود پریڈ لین کی صورت میں محفوظ ترین پناہ گاہیں بھی انتہائی ''غیر محفوظ'' ہوگئیں اور بے شمار تابوت اس پر مستزاد......جن کا تذکرہ مغربی میڈیا بھی اس انداز میں کرتا رہا کہ'' چکوال کے ہر دس کلومیٹر کے فاصلے پر اس جنگ میں مارے جانے والے فوجیوں کی قبریں موجود ہیں، جن کی قبروں کی اراضی کو اکٹھا کیا جائے تو کئی مربع زمین (مجموعی طور پر) بنتی ہے۔

اس لیے سابقہ طرز پر شمالی وزیرستان آپریشن کرنے کی بجائے امریکہ کے ساتھ مل کر ڈرون حملوں میں تیزی کی صورت میں آپریشن کا طریق کار طے کیا گیا ہے۔حالیہ دنوں میں حکومتی اتحادی جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ فضل الرحمٰن کا بیان کہ'' ڈرون حملے حکومت پاکستان کی رضامندی سے ہورہے ہیں اس لیے ہم کسی احتجاج کی پوزیشن میں نہیں'' درپردہ معاہدے کی خبر دے رہا ہے۔یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ پاکستانیت جن کے ہاں معیار ہے وہ بھی چُپ سدھے ہوئے ہیں اور 'اسلام' جن کا اوڑھنا بچھونا ہے، وہ بھی خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔

صلیبی لشکر اور اُس کے اتحادی اس خیال میں ہیں کہ مجاہدین کو ڈرون حملوں میں شہید کرکے وہ رہتے مجاہدین کے دلوں کو رعب اور خوف میں مبتلا کرسکیں گے۔وہ مجاہدین کو بھی اپنے آپ پر قیاس کرتے ہیں چونکہ زمانہ قدیم سے ہی کفار اپنی اموات اور نقصان سے گھبراتے ہوئے جنگ سے بھاگتے ہیں اور اب بھی یہی آثار دیکھے جاسکتے ہیں۔اصل میں مجاہدین اور کفار میں زاویۂ نظر کا بہت اساسی فرق ہے۔کفار اس مادی دنیا ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور زندہ رہنے کے لیے ملک گیری کی ہوس رکھتے ہیں جبکہ اُن کے برعکس مجاہدین اس دنیا کو عارضی خیال کرتے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کے لیے سب کچھ کرتے ہیں۔

شہادت کی صورت میں کفار اہل ایمان کو اس دنیا سے اگلی دنیا منتقل ہوتے دیکھ کر یہ خیال کررہے ہوتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی جبکہ حقیقتِ حال ان کے زعم کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

افغانستان: مجاہدین کی کارروائیاں، مذاکراتی مکر اور انتخابی تماشہ

سید عمیر سلیمان

افغانستان کے حالات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں،طاغوت اکبر امریکہ اپنی تمام قوت اور ٹیکنالوجی صرف کرنے کے باوجود بری طرح شکست سے دوچار ہو رہا ہے۔اور ہر آنے والا دن اس کے لیے گزشتہ کل سے بدتر ثابت ہو رہا ہے۔گزشتہ چند ماہ میں مجاہدین نے افغانستان میں ایسی بڑی کارروائیاں کیں جن کا ذکر کیے بغیر موجودہ صلیبی جنگ کے عسکری میدانوں کی صورت حال واضح نہیں ہوسکتی۔ان کارروائیوں کے نتیجے میں صلیبی نقصانات کو جس انداز سے چھپایا گیا اور پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ نے ان عظیم نقصانات کی کوریج سے نظریں چرائیں،اس کے پیش نظر یہ بہت ضروری ہے کہ ایسی کارروائیوں کا تذکرہ بتکرار کیا جائے اور اُن کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے یہ بات عام کی جائے کہ کفر کی افواج' مجاہدین اسلام کے مقابلے میں کس قدر مہیب نقصانات سے دوچار ہو رہی ہیں۔

اسی سلسلے میں پہلی کارروائی ۱۹ مئی ۲۰۱۰ء کو کی گئی۔۱۹ فدائی مجاہدین نے بگرام ایئر بیس پر حملہ کیا،واضح رہے کہ بگرام ایئر بیس پر امریکی بڑی تعداد میں موجود ہیں اور یہ افغانستان میں امریکہ کا سب سے بڑا فوجی اڈہ ہے۔۱۹ فدائی مجاہدین نے جو ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس لیس ہونے کے ساتھ ساتھ بارودی جیکٹس بھی پہنے ہوئے تھے۔بگرام ایئر بیس پر مختلف اطرف سے حملہ کیا۔راکٹ،مشین گنوں اور گرنیڈز کا بھرپور استعمال کیا گیا،اللہ کے شیروں نے فدائی حملے کر کے جام شہادت نوش کیا۔یہ لڑائی کئی گھنٹے جاری رہی،اس کارروائی میں مجاہدین کے مطابق ایک ہزار سے زاید امریکی فوجی مردار ہوئے۔دوسری جانب عالمی میڈیا نے صلیبی نقصانات اور ہلاکتوں کی تلخیص کرتے ہوئے ۱۹ امریکی فوجیوں کے زخمی ہونے کی خبر نشر کی،یعنی اِن''مصدقہ ذرائع'' کی نظر میں ایک امریکی بھی ہلاک نہیں ہوا(فیاللعجب)۔

دوسری کارروائی ۳۰ جون کو جلال آباد ایئر بیس پر حملے کی صورت میں ہوئی۔اس کارروائی میں ۸ فدائی مجاہدین نے حصّہ لیا۔سب سے پہلے ایک فدائی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی گیٹ سے ٹکرا دی جس کے نتیجے میں گیٹ تباہ اور سیکورٹی پر مامور اہل کار ہلاک ہوگئے اور باقی مجاہدین کو اندر جانے کا موقع مل گیا۔۷ فدائی مجاہدین نے اندر داخل ہو کر راکٹ داغے اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔۳۰ منٹ کی لڑائی کے بعد فدائی مجاہدین نے باری باری اپنی فدائی جیکٹس کے ذریعے دھماکے کیے،ان دھماکوں کی وجہ سے بیسیوں صلیبی اتحادی فوجی ہلاک ہوئے اور فدائی مجاہدین جنت الخلد کو سدھار گئے۔

جلال آباد ایئر بیس اتحادی افواج کا افغانستان میں تیسرا بڑا فوجی اڈہ ہے۔اس مرکز میں نیٹو اور افغان افواج نے مشترکہ طور پر رہتی ہیں۔مجاہدین کے ذرائع کے مطابق اس کارروائی میں ۶۰۰ سے زاید صلیبی و افغان فوجی ہلاک ہوئے،اس کے علاوہ ایئر بیس پر موجود ۵۰ ہیلی کاپٹر اور ۲۰ ڈرون طیارے بھی تباہ ہوئے۔عالمی میڈیا میں سے بعض نے ۳۰ اور بعض نے ۲۰ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت کا اعتراف کیا جبکہ ایساف کے ترجمان کے مطابق صرف ۲ افغان فوجی معمولی زخمی ہوئے۔

۲۰ اگست کو طالبان مجاہدین نے الفتح آپریشن کے تحت ہلمند میں بیک وقت ۳۰ چیک پوسٹوں پر حملہ کیا،ان حملوں میں ۵۰ افغان فوجی ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے جبکہ باقی فوجی علاقے سے فرار ہوگئے۔۲۰ بلڈوزر اور ۲۵ گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔اس کے علاوہ ۵۰ ہلکے اور بھاری ہتھیار،۷ ریڈیو کمیونیکیشن ڈیوائسز اور بڑی مقدار میں فوجی ساز وسامان غنیمت ہوا۔

ایک اور اہم کارروائی ۲۸ اگست کو ہوئی جب مجاہدین نے خوست میں نیٹو اور سی آئی اے کے اڈوں پر حملہ کیا۔پہلا حملہ نیٹو کے''سیلرنو'' نامی مرکز پر کیا گیا۔جس کے تھوڑی ہی دیر بعد سی آئی اے کے''چیپ مین'' نامی اڈے پر حملہ کر دیا گیا۔یہ چیپ مین وہی اڈہ ہے جہاں دسمبر ۲۰۰۹ء میں ابودجانہ الخراسانیؒ نے فدائی حملہ کر کے سی آئی اے افسران کو ہلاک کیا تھا۔ان دونوں کارروائیوں میں کل ۲۸ مجاہدین نے حصّہ لیا،جنہوں نے بارودی جیکٹس پہن رکھی تھیں اور امریکی فوجی وردیوں میں ملبوس تھے۔دونوں مراکز پر حملوں میں مجاہدین نے فدائی حملوں کے ساتھ ساتھ راکٹوں اور مشین گنوں کا استعمال کیا۔۷ گھنٹے کی شدید لڑائی کے بعد ۲۸ میں سے ۲۲ مجاہدین نے شہادت پائی اور باقی ۶ مجاہدین بخیریت اپنے مراکز کو لوٹے۔ان حملوں کے نتیجے میں ۵۰۰ کے لگ بھگ صلیبی فوجی مردار ہوئے اور کئی ہیلی کاپٹرز تباہ ہوئے جن میں سے ۲ کو مجاہدین نے لڑائی کے دوران راکٹوں کا نشانہ بنا کر گرایا۔ذرائع ابلاغ نے ان حملوں میں ۸ صلیبی فوجیوں کی ہلاکت کی رپورٹ کی جب کہ نیٹو حکام نے کہا کہ ان حملوں میں ہمارا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا اور حملہ مکمل طور پر پسپا کر دیا گیا۔

ایک اور اہم کارروائی ۲۴ ستمبر کو انجام پائی جب ۱۰ فدائی مجاہدین نے گردیز میں قائم اتحادی و افغان افواج کے مشترکہ مراکز ایف او جی بیس پر حملہ کر دیا۔کارروائی کے آغاز ایک مجاہد سمیع اللہ نے سائلنسر لگی گن کے ساتھ گیٹ پر موجود ۳ گارڈز کو نشانہ بنا کر کیا۔پھر سمیع اللہ نے بیس کے اندر جا کر اپنی بارود سے بھری گاڑی اڑا دی۔اس کے بعد مجاہدین نے اندر گھس کر راکٹوں اور مشین گنوں سے حملہ کر دیا۔یہ لڑائی ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی،جس میں ۵ فدائی مجاہدین نے جان کا نذرانہ پیش کیا۔۳ مجاہد اور ایک کیمرہ مین بخیریت واپس پہنچ گئے۔اس حملے میں کم از کم ۳۰ صلیبی فوجی ہلاک ہوئے اور ۸ ٹینک اور ۱ ہیلی کاپٹر تباہ ہوا۔

مجاہدین کے مذکور بالا کامیاب حملوں میں ہونے والے کفار کے نقصانات کو نشر کرنے میں میڈیا نے جس انداز میں اپنی آنکھیں موندیں'اس سے میڈیا کا اس صلیبی جنگ میں کردار صحیح معنوں میں واضح ہو جاتا ہے۔میڈیا پر مجاہدین کے نقصانات تو بڑھا چڑھا کر بیان کیے

ہی جاتے ہیں،اس کے ساتھ ساتھ اکثر اوقات مجاہدین کے بارے میں ایسی خبریں بھی پورے زوروشور سے پھیلائی اورنشر کی جاتی ہیں جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔مجاہدین کی عرب قیادت کی شہادت کی جھوٹی خبریں متعدد بار شائع کی جا چکی ہیں جن کی مجاہدین کی جانب سے تردید بھی کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ میڈیا عامۃ المسلمین کی مجاہدین اور جہاد کے خلاف ذہن سازی میں بھی بنیادی کردار ادا کررہا ہے۔موجودہ صلیبی جنگ میں میڈیا کے اس بنیادی کردار کے سبب امریکہ اس کوزیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی کوشش میں ہے۔اسی مقصد کےتحت افغانستان میں امریکہ نے امریکی اور یورپی ریڈیو چینلز کی نشریات کا آغاز کردیا ہے۔صلیبی پروپیگنڈے پر مبنی مشہور امریکی چینل وائس آف امریکہ کے علاوہ یورپی چینلز ڈیوا ریڈیو، مشال ریڈیو اور فری یورپ ریڈیو نے پشتو میں نشریات کا عید کے روز سے باقاعدہ آغاز کردیا ہے۔ان چینلز کی نشریات فی الحال مشرقی صوبوں کنڑ،خوست،نورستان اور وسطی صوبہ گردیز میں نشر کی جارہی ہیں۔ان چینلز میں کام کرنے کے لیے پاکستان کے صوبہ سرحد، بلوچستان اور افغانستان کے مختلف صوبوں سے اینکر پرسن، ڈی جیز اور نیوز کاسٹروں کو بھاری تنخواہوں پر رکھا جارہا ہے۔

ایسے حالات میں جب امریکی اپنی پناہ گاہوں میں بھی محفوظ نہیں رہے،امریکہ کی کوشش ہے کہ کسی طرح طالبان کے حملوں میں کمی لائی جائے۔اس مقصد کے لیے امریکی وقتاً فوقتاً مذاکرات کا شوشا چھوڑتے رہتے ہیں۔حال ہی میں ہالبروک نے بیان دیا کہ اگر طالبان القاعدہ سے تعلق توڑ لیں اور دیگر شرائط مان لیں تو ان سے مذاکرات کیے جا سکتے ہے۔اس کے علاوہ بعض ایسی خبریں بھی پھیلائی جارہی ہیں کہ طالبان سے مذاکرات جاری ہے اور طالبان کو پشتون علاقے کی حکومت دینے پر غور ہورہا ہے۔ہالبروک شاید یہ نہیں جانتا کہ مذاکرات کی پیش کش وہ کرتا ہے جس کا جنگ میں بھاری نقصان ہورہا ہو اور وہ اپنی شکست کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کررہا ہو۔اب اگر امریکہ طالبان مجاہدین کے سامنے مذاکرات کا دستِ سوال دراز کرتا نظر آتا ہے تو اس کا صاف مطب یہی ہے کہ امریکہ اور صلیبی اتحادی یہ جنگ ہار چکے ہیں۔دوسری بات یہ کہ بھلا کوئی فاتح بھی مفتوح کی شرائط پر مذاکرات کرتا ہے؟؟؟ مذاکرات کی افواہوں کی مجاہدین نے تردید بھی کی اور کسی بھی قسم کے مذاکراتی عمل میں شرکت کو اس موقع پر ناممکن قرار دیا۔تحریک طالبان کی طرف سے اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ ''امریکہ شکست کے دھانے پر کھڑا ہے، مذاکرات کسی صورت نہیں ہوں گے۔عوام عالمی میڈیا کی افواہوں پر کان نہ دھریں۔حکومت بنانے یا پشتون علاقے کے کنٹرول کے لیے کسی سے مذاکرات نہیں ہوئے۔تحریک طالبان میں ملا حافظ احمد نامی کوئی شخص موجود نہیں''۔عالمی میڈیا نے خبر شائع کی تھی کہ ملا حافظ احمد کی قیادت میں طالبان نے سپین بولدک میں امریکہ کی جانب سے بنائی گئی کمیٹی سے مذاکرات کیے ہیں۔مجاہدین نے اعلامیہ میں مزید کہا کہ طالبان میں کوئی اختلاف نہیں، سب ایک ہیں۔امریکہ اور نیٹو شکست کے آخری مراحل میں ہیں اور طالبان اللہ کی نصرت سے اپنی منزل کے قریب ہیں۔

کفریہ افواج افغانستان میں کس طرح محصور ہو کر رہ گئی ہیں اور چاروں طرف سے موت اُن کی طرف لپکتی چلی آرہی ہے اس کا اندازہ اُس دلچسپ واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے جو صوبہ بادغیس میں پیش آیا۔جہاں زیرتربیت افغان پولیس اہل کار نے فائرنگ کرکے ۳ ہسپانوی فوجیوں کو ہلاک کردیا۔جوابی کارروائی میں پولیس اہل کار بھی جاں بحق ہوگیا،یہ تو معلوم نہیں ہوسکا کہ متذکرہ بالا پولیس اہل کار کا تعلق مجاہدین سے تھا یا نہیں تاہم اس قسم کے واقعات میں اضافہ صلیبی افواج کے لیے شدید پریشانی کا باعث بن رہا ہے۔واضح رہے کہ اس سے قبل بھی ایسے کئی واقعات پیش آچکے ہیں جب افغان فوج یا پولیس میں سے کسی اہل کار نے فائرنگ کرکے صلیبی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ایسے واقعات میں اکثر اوقات مجاہدین کی باقاعدہ منصوبہ بندی شامل ہوتی ہے اور صلیبیوں پر حملہ کرنے والا فرد اُنہیں ہلاک کرکے مجاہدین کے پاس پہنچنے میں کامیاب بھی ہوجاتا ہے۔اس طرح کے واقعات سے صلیبیوں کے افغان فوج اور پولیس پر اعتماد میں کمی آرہی ہے اور اب آہستہ آہستہ صلیبی،افغان فوجیوں کی زیادہ قربت سے خوف کھانے لگے ہیں۔

ان حالات میں جبکہ افغان کٹھ پتلی حکومت کے صلیبی آقا اپنے فوجی اڈوں میں بھی دہشت زدہ رہنے لگے ہیں،افغان حکومت کی طرف سے پارلیمانی انتخابات کے انعقاد کو ڈرامہ ہی کہا جاسکتا ہے۔انتخابات کی اصل تاریخ ۲۲ مئی تھی لیکن سیکورٹی حالات کے پیش نظر ۱۸ ستمبر کردی گئی،افغانستان پر امریکی حملے کے بعد یہ دوسرے پارلیمانی انتخابات تھے۔طالبان مجاہدین نے افغان عوام کو انتخابات کے عمل سے لاتعلق رہنے کی ہدایت کی تھی۔خود امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے عید الفطر کے پیغام میں افغان عوام کو انتخابات میں حصّہ نہ لینے کا کہا تھا۔اس کے علاوہ مجاہدین نے اعلان کیا کہ وہ انتخابات کو روکنے کے لیے ہرممکن اقدامات کریں گے اور امیدواروں کو نشانہ بنائیں گے،پھر مجاہدین نے یہ کرکے بھی دکھایا۔انتخابی عمل کے دوران حفاظتی اقدامات کے طور پر اڑھائی لاکھ افغان فوج تعینات کی گئی تھی، اس کے باوجود وہ انتخابات کو محفوظ نہ بنا سکے۔مجاہدین نے اپنی کارروائیوں میں ۳ پارلیمانی امیدواروں سمیت الیکشن کمیشن کے ۲۱ اہل کاروں کو ہلاک کردیا۔اس کے علاوہ ۲ امیدواروں کو اغوا بھی کیا گیا جن میں سے ایک کو بعد میں قتل کردیا گیا،گورنر قندھار حملے میں بال بال بچا۔انتخابات والے دن مجاہدین کے حملوں میں بیسیوں نیٹو و افغان فوجی ہلاک ہوئے۔اس انتخابی عمل سے عوام کی لاتعلقی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی،۳۶۰ اضلاع میں سے ۱۶۲ اضلاع میں کوئی پولنگ اسٹیشن ہی نہیں تھا۔۱۰۰۰ پولنگ اسٹیشن تو سیکورٹی کی وجہ سے پہلے ہی بند کردیے گئے تھے جبکہ ۱۲۶۰ پولنگ اسٹیشن دن گیارہ بجے کے بعد بند کردیے گئے۔جو پولنگ اسٹیشن کھلے رہے وہاں بھی ٹرن آؤٹ نہ ہونے کے برابر تھا۔

مذاکراتی افواہیں ہوں یا انتخابی ڈرامہ......اس سب کے باوجود یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ صلیبی اتحادی اپنے سردار امریکہ سمیت افغانستان میں اسلام کے بیٹوں کے ہاتھوں عاجز آچکے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی نصرت کی بدولت مجاہدینِ اسلام نے کفار کے جوڑ جوڑ پر کچھ ایسے کاری وار کیے ہیں کہ وہ بلبلا بھی رہے ہیں اور راہِ فرار تلاش کرنے میں سرگرداں بھی ہیں۔یہی وہ نصرت ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں نکلنے والوں سے کیا ہے اور اسی نصرت اور تائید غیبی نے خطہ خراسان میں مجاہدین کو فتح ونصرت سے ہم کنار کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

سرزمینِ امارت اسلامیہ: عراق

محمد زبیر

بیت المقدس سے صرف ۵۶۰ کلومیٹر کی دوری پر واقع ،ارض جہاد عراق کا کل رقبہ ۴۳۴۹۶۴ مربع کلومیٹر ہے۔اس کی سرحدیں جنوب کی جانب کویت، سعودی عرب اور خلیج فارس سے منسلک ہیں، مغرب میں اردن اور شام، شمال میں ترکی اور مشرق میں ایران واقع ہے۔ ۱۸ صوبوں پر مشتمل اس ملک کی آبادی دو کروڑ بیس لاکھ کے قریب ہے۔ ملک کے وسطی صوبوں بغداد، انبار، دیالہ، صلاح الدین وغیرہ میں صحیح العقیدہ سنّی مسلمانوں کی اکثریت ہے جو عربی النسل ہیں شمال میں کرد نسل کے لوگ آباد ہیں جو صلاح الدین ایوبی کے جانشینِ اہلسنت والجماعت ہیں۔

عراق کا حدود اربعہ اس کو عسکری اور تزویراتی لحاظ سے نہایت اہمیّت کا حامل بنا دیتا ہے۔ یہ ملک براعظم ایشیا، یورپ اور افریقہ کے براعظموں کے درمیان پُل کا کام دیتا ہے۔اس سے گزرنے والے دو بڑے اور تاریخی دریاؤں دجلہ اور فرات کی وجہ سے عراق کو بلاد الرافدین (دو دریاؤں کی سرزمین) بھی کہا جاتا ہے۔ عراق تیل کی پیداوار کے سلسلے میں دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ اس کی زمین تلے پوشیدہ 115 بلین بیرل خام تیل کے ذخائر دنیا بھر کی تیل کی ضرورت کا ۱۱ فیصد پورا کرتے ہیں۔ عراقی معیشت کا ۹۵ فیصد انحصار اسی خام تیل کی پیداوار پر ہے۔

خلیفہ اول صدیق اکبرؓ نے سب سے پہلے ۱۲ ھجری میں سلاطین فارس، کسریٰ کے زیر اثر اس علاقے کی طرف دو لشکر روانہ کیے۔ اس سے پہلے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کے حکمران خسرو پرویز کے نام خط بھیجا تھا جس میں اسے توحید اور اسلام کی دعوت دی گئی لیکن کبر و نخوت کے اس پیکر نے نامۂ مبارک چاک کر دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اور عیاض بن غنمؓ کی قیادت میں دونوں لشکر دریائے فرات کے مغرب کی جانب سے وارد ہوئے۔ خالد بن ولیدؓ نے حیرہ، دومۃ الجندل، ذات السلاسل کے مقامات پر آگ کے ان پجاریوں کو شکست دی۔ بعد ازاں خالد بن ولیدؓ امیر المومنین کے حکم سے شام کے محاذ کی طرف چلے گئے تو مثنیٰ بن حارثہؓ جانشین مقرر ہوئے۔ مسلمانوں اور مجوسیوں کے مابین بڑی لڑائی قادسیہ کے میدان میں ہوئی اس لڑائی میں دو لاکھ کا فارسی لشکر ہر طرح کے جنگی ساز و سامان سے لیس صرف ۳۳ ہزار مجاہدین مخلصین کے مدمقابل کھڑا تھا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی قیادت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کر رہے تھے۔ حضرت قعقاعؓ نے سو، سو کے گھڑ سوار دستوں کے ذریعے دشمن کے خلاف زبردست چھاپہ مار جنگ لڑی بالآخر ایرانیوں کا پرچم درفش کاویانی سرنگوں ہوا۔ بڑے بڑے فارسی سردار کام آئے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے قلیل لشکر کو منصور و کامران فرمایا۔ اس کے بعد مسلمان ایرانی حکومت کے تخت مدائن کی طرف بڑھے۔ ایرانیوں نے مجاہدین اسلام کی پیش قدمی روکنے کے لیے دریائے دجلہ کا پل توڑ دیا۔ مسلمان افواج دریا پر پہنچیں تو سعد بن ابی وقاصؓ نے اللہ کا نام لے کر اپنا گھوڑا دجلہ کی لہروں میں ڈال دیا۔ تمام لشکر نے بھی امیر کی اتباع میں اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے اور بحفاظت دریا عبور کر لیا۔ ایرانی یہ منظر دیکھ کر چلا اُٹھے ''دیوا آمدن، دیوا آمدن''۔

صفر ۱۶ ھجری، حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں مسلمان مدائن کے وہائٹ ہاؤس (قصرِ ابیض) میں داخل ہو گئے۔ یہ وہی عمارت تھی جہاں خسرو پرویز نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک چاک کیا تھا۔ کسریٰ کے تخت کی جگہ منبر رکھ کر نماز جمعہ ادا کی گئی اور یوں غزوہ خندق کے موقع پر نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ایوان کسریٰ کے زیرنگیں ہونے کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ عراق کے باشندے بندوں کی بندگی سے آزادی پا کر اللہ کی بندگی میں داخل ہو گئے، آتش پرست دین کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور اسلام کی صبح طلوع ہوئی۔ اللہ رب العزت نے اس خطہ میں اسلام کو اس قدر تمکن عطا فرمایا کہ مدینہ کے بعد یہی سرزمین خلافت کا مرکز بنی۔ حضرت علیؓ کی خلافت سے لے کر اموی اور پھر عباسی دور میں عراق ہی مسلمان حکومت کا مرکز رہا۔ یہاں پر علم وتہذیب نے خوب ترقی کی، دورِ ظلمت میں جیتی مغربی اقوام تک نے یہاں سے روشنی حاصل کی۔ لیکن اس سب کے ساتھ ساتھ مجوسی تعصب کا بویا ہوا بیج بھی رافضیت کی شکل میں نمودار رہا۔ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما اور فاتح مجاہد صحابہ کرامؓ سے بغض نے تاریخ کے ہر موڑ پر اسلام کی توحید و تعلیمات، اخلاق و کردار اور وحدت و خلافت کو مسخ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ ماضی میں یہ بغض علقمی، نصیر الدین طوسی، حسن بن صباح کی صورت میں ظاہر ہوا اور آج مالکی و سیستانی کی شکل میں سر پر کھڑا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بُعد، آپس کے نزاع، حکمرانوں کے حبِ جاہ و مال، ترکِ جہاد اور رافضی بغض نے مشرق سے اٹھنے والے فتنہ تاتار کو اپنی طرف دعوت دی۔ آخری عباسی خلیفہ مستعصم باللہ کے شیعہ وزیر موید الدین علقمی نے اہلسنّت کی حکومت کے خاتمے کے لیے ہلاکو خان کو کئی خط لکھے جن میں اسے یقین دہانی کرائی گئی کہ اگر وہ بغداد پر حملہ آور ہو تو مزاحمت نہیں پائے گا۔ علقمی نے ہلاکو خان کے شیعہ وزیر نصیر الدین طوسی کو بھی ساتھ ملا لیا، سازباز کے تحت فوج کے بیشتر حصّے کو تاتاریوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے دوسری سرحدوں کی طرف منتقل کر دیا گیا، ہلاکو خان کی فوج نے معمولی مزاحمت کے بعد بغداد کو آ گھیرا۔ محاصرے کے دوران رافضی شہر سے نکل کر ہلاکو خان کے لشکر میں جا شامل ہوتے رہے۔ علقمی نے مستعصم باللہ کو یقین دلایا کہ اگر وہ ہتھیار رکھ دیں تو حکومت انہی کے پاس رہے گی۔ مستعصم باللہ ہلاکو خان کے پاس پہنچا تو اس نے حکم دیا کہ شہر کے تمام روٗسا اور علما کو حاضر کرے، مال و جاہ میں گھرے امرا اور علمی موشگافیوں میں الجھے یہ علما فوراً قتل کر دیے

گئے۔اسی کے بعد ہلاکو خان نے عوام کے قتل عام کا حکم جاری کیا۔علم وترقی کی حامل،عیش کوشی میں مبتلا اس قوم کے ایک کروڑ سے زائد افراد تہہ تیغ کر دیئے گئے۔بغداد کی یونیورسٹیاں اور سکالر، دجلہ کو مسلمانوں کے خون سے سرخ ہونے سے نہ روک پائے۔شہر میں داخل ہونے کے بعد کتابوں میں موجود علم بھی دریا برد کر دیا گیا۔ ۶۴۰ سال بعد یہ سرزمین خلافت پھر سے ایک کافر قوم کے پیروں تلے تھی محل کے نیچے سے مال و جواہر کے بھرے حوض برآمد ہوئے۔جب مستعصم باللہ نے کھانا مانگا تو یہی سکّے طشت میں رکھ کر اسے دیے گئے۔معزول خلیفہ متعجب ہوا کہ ان سکوں کو کیسے کھایا جاسکتا ہے تو ہلاکو خان نے جواباً کہا،جس مال کو تم کھا نہیں سکتے اسے اپنی اور قوم کی حفاظت کے لیے خرچ کیوں نہ کیا۔بعد میں مستعصم کو علقمی ہی کے مشورے سے نمدے میں لپیٹ کر پیروں سے کچل دیا گیا۔

اس کے بعد عراق مختلف ادوار سے گزرتا ہوا خلافت عثمانیہ کا جزو بن گیا۔ ۱۹۰۰ء میں صلیبی استعمار نے دیگر علاقوں کی طرح عراق میں بھی عرب قومیت کا نعرہ لگوایا۔اسی غرض سے عراق میں قوم پرست جماعت ''الاحد'' بنائی گئی جو ترکوں کی خلافت کے مقابلہ میں عرب قومیت کی حامی تھی۔قومیت کے اس جاہلانہ تصور نے امت کی وحدت کا شیرازہ بکھیر دیا۔ خلافت عثمانیہ کو جنگ عظیم اول میں شکست ہوئی تو لیگ آف نیشنز نے عرب قوم کے اس علاقے کو برطانوی سامراج کے حوالے کر دیا۔یہاں کے لوگوں کا اسلامی تشخص تباہ کرنے میں برطانوی سامراج نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ملحدانہ افکار کی ترویج ہوئی عرب قومیت بھی مغربی نظام کے زیر اثر مختلف سیاسی وقومی افکار کی حامل جماعتوں میں بٹ گئی۔ ۱۹۳۲ء میں برطانوی استعمار نے عراق کی آزادی کا اعلان کرتے ہوئے اسے جمہوریہ قرار دے دیا۔ ہزار سال سے زیادہ عرصہ حاکمیت الٰہی کے تحت گزارنے والی قوم گویا خود حاکم بن بیٹھی۔لیکن انگریز جاتے وقت ایسے تنازعات کی بنیاد رکھ گیا جس کا لازمی نتیجہ سیاسی انتشار اور بدامنی کی صورت میں برآمد ہوا۔ملک کے شمال میں واقع کرد قوم کو عراق اور ترکی میں تقسیم کیا گیا۔کرد قوم کی اس فیصلے کے خلاف مسلح کوششیں آج تک جاری ہیں اور ہر دور میں عالمی قوتوں نے علاقے پر اپنا اثر ورسوخ برقرار رکھنے کے لیے اس تنازعہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ملک کے جنوب میں شط العرب کا شیعہ اکثریتی علاقہ بھی عرصہ دراز تک ایران اور عراق کے درمیان کشیدگی کی بنیاد بنا رہا۔ان سازشوں کی بو تو انگریز کے ہاتھوں سے کھینچی گئی بل کھاتی سرحدوں سے واضح طور پر محسوس بھی کی جاسکتی ہے۔

۱۹۳۳ء میں انگریز کے ہاتھوں آزادی سے لے کر ۱۹۷۹ء تک فوج اور دیگر جمہوری قوتیں اقتدار کے لیے باہم دست وگریباں رہیں۔ ۱۹۶۰ء میں برسراقتدار آنے والی بعث پارٹی نے سوشلزم،آزادی اور اتحاد کا نعرہ لگایا۔ ۱۹۷۹ء میں صدام حسین کی صدارت میں بعث پارٹی کی حکومت پھر سے قائم ہوگئی،سوشلسٹ فکر کی اشاعت اور اقتدار پر گرفت مضبوط کرنے کے لیے اس حکومت نے آخری حد تک طاقت کا استعمال کیا۔ ۱۹۸۰ء میں شط العرب پر قبضے کا معاملہ ایران اور عراق کے مابین جنگ کی صورت اختیار کر گیا۔امریکہ اور یورپی ممالک نے ایران کی نئی حکومت کے ساتھ سیاسی اختلاف کی وجہ سے عراق کی بھرپور حمایت کی اور جنگ کو آٹھ سال طول دیئے رکھا۔اس دوران میں دونوں ممالک نے ایک دوسرے کی عسکری تنصیبات کے ساتھ ساتھ تجارتی اور معاشی مفادات کو بھی نشانہ بنایا۔بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے اور کیمیائی ہتھیاروں کا کھلے عام استعمال ہوا۔لاکھوں افراد جنگ کا ایندھن بنے لیکن اس وقت امن کے ٹھیکیداروں کا مفاد اسی میں تھا۔بلکہ ۸۷-۱۹۸۶ کے دوران میں تو امریکہ نے ایران کو بھی ہاک میزائیل اور TOW ٹینک شکن میزائل فراہم کیے۔عالمی امن کے لیے وجود میں آنے والی اقوام متحدہ آٹھ سال بعد بیدار ہوئی اور ایک قرارداد کے تحت جولائی ۱۹۸۸ء میں دونوں ممالک کے درمیان جنگ بندی ہوگئی۔

ٹھیک دو سال بعد عراق نے تیل کے مسئلے کی وجہ سے کویت پر حملہ کر دیا۔حملے سے قبل مذاکرات کا سلسلہ جاری رہا لیکن اقوام متحدہ نے اس میں کوئی کردار ادا نہ کیا،کیونکہ مغربی قوتوں کا مفاد جنگ میں تھا۔جب حملہ ہوگیا تو اقوام متحدہ نے فوری طور پر حملے کی مذمت کی اور کویت سے عراقی فوجوں کے انخلا کا مطالبہ کیا۔عالمی میڈیا میں اس بار عراق کو ایسے عفریت کی صورت میں دکھایا گیا جو عنقریب تمام عرب حکومتوں کو نگلنے جارہا تھا۔اس کے کیمیائی ہتھیار اس بار عالمی امن کے لیے خطرہ محسوس ہو رہے تھے۔میڈیا کی اس پروپیگنڈا مہم میں نالٹن اور ہل کے نام ابھر کر سامنے آئے۔اُن دِنوں ایک کویتی لڑکی کی پریس کانفرنس دکھائی گئی جس میں اس لڑکی نے عراقی سوشلسٹ فوج کے مظالم رو رو کر بیان کیے کہ عراقی فوج نے نومولود بچوں کو انکوبیٹر سے نکال کر ٹھنڈے فرش پر مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔مظالم کی یہ داستان سن کر اٹھائیس ممالک کی مشترکہ فوج عراق پر حملے کے لیے تیار ہوگئی،کہ مظلوم کی مدد کی جائے گی۔بعد میں پتا چلا کہ وہ لڑکی ایک کویتی سفارتکار کی بیٹی ہے جس نے والد کے کہنے پر یہ ڈرامہ رچایا۔بہر حال اس پوری مہم سے عراق کو اس قدر ظالم ثابت کر دیا گیا کہ عراق پر حملے کے دوران میں کسی کو عراق کی مظلوم عوام پر ترس نہ آیا۔

عرب حکومتیں جو عراق کو ایک خطرہ سمجھ رہی تھیں دوہری کیفیت میں گھر گئیں۔آیا وہ اپنے دفاع کے لیے امریکی اور مغربی افواج کو جزیرۃ العرب کی مقدس سرزمین میں لے آئیں یا افغانستان سے واپس آئے تجربہ کار مجاہدین سے درخواست کی جائے کہ وہ سوشلسٹ فوج سے ان ممالک کا دفاع کریں۔لیکن اس سے ان مفاد پرست حکمرانوں کا اپنا اقتدار

الحمدللہ مجاہدین کی کارروائیوں کا سلسلہ پہلے کی طرح جاری ہے جون میں پانچ فدائین نے بغداد کے گرین زون میں واقع عراق کے مرکزی بینک کو نشانہ بنایا۔جون ہی میں مجاہدین نے گرین زون میں واقع وزارت مالیات کی عمارت کو فدائی حملے سے مکمل تباہ کر دیا۔اس کے بعد مجاہدین نے ایک ہی دن میں گرین زون کو جانے والے تمام راستوں پر موجود فوجی چیک پوسٹوں پر حملے کیے۔

خطرے میں پڑتا تھا لہٰذا انہوں نے کافر افواج کو پورے جزیرۃ العرب میں اڈے فراہم کر دیے، سعودی حکومت نے سب سے بڑھ کر تیل کی تجارت کو بھی ڈالر کے ساتھ مشروط کر دیا جس کا خمیازہ امت آج تک بھگت رہی ہے۔ حالات بالکل اسی رخ پر گئے جس پر یہ کافر اقوام چاہتی تھیں۔ امریکی افواج کے جزیرۃ العرب پر براہِ راست تسلط سے مستقبل میں اسلامی اتحاد کا خطرہ بھی ختم ہو گیا اور تیل کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کے امکانات بھی معدوم ہو گئے۔ اس کے علاوہ عالمی معیشت پر کامل امریکی اجارہ داری قائم ہو گئی۔

۱۷ جنوری ۱۹۹۱ء کو اتحادی افواج نے عراق کے خلاف امریکی قیادت میں آپریشن ڈیزرٹ سٹارم کا آغاز کر دیا۔ چھ ہفتوں میں ایک لاکھ چالیس ہزار ٹن بارود برسایا گیا۔ ایک لاکھ کے قریب عراقی لقمہ اجل بنے اس کے بعد اقوام متحدہ نے عراق سے تجارت پر پابندی عائد کر دی۔ عراقی افواج کے لیے شمال اور جنوب کے کرد اور شیعہ علاقے "NO FLY ZONE" قرار دے دیئے گئے۔

ان پابندیوں کی وجہ سے عراقی تیل کی پیداوار ۳.۵ ملین بیرل روزانہ سے کم ہو کر ۵ لاکھ بیرل یومیہ رہ گئی جو صرف ملکی ضروریات کے لیے استعمال ہوتی۔ خوراک اور ادویات تک کی تجارت پر پابندی کی وجہ سے دس لاکھ عراقی بچے مارے گئے۔ ۱۹۹۵ء میں اقوام متحدہ نے خوراک کے بدلے تیل کے پروگرام کی منظوری دی۔ لیکن اس میں اتنی سست روی اختیار کی گئی کہ قحط زدہ عراقی عوام کے لیے خوراک کا پہلا بحری جہاز دو سال بعد لنگر انداز ہوا۔

گیارہ ستمبر کے مبارک معرکوں کے بعد شروع ہونے والی جدید صلیبی صہیونی جنگ نے عراق کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ عراق پر ہتھیاروں کی خریداری، ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری، القاعدہ سے تعلّق اور فوج کو منظّم کرنے کے الزامات لگائے گئے۔ Weapons of Mass Destruction کا لفظ ٹی وی کھولنے والے ہر شخص کے کانوں سے ٹکراتا۔ عالمی اسلحہ انسپکٹروں کے وفود معاینہ کے لیے جانے لگے۔ کچھ ثبوت نہ ملنے پر ایک خود ساختہ رپورٹ منظر عام پر لائی گئی اور ۳ لاکھ کا صلیبی لشکر جس میں امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا کی فوجیں سر فہرست تھیں عراق پر چڑھ دوڑا تا کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل درآمد کرایا جا سکے۔ کویت، قطر، بحرین، خلیج فارس، ترکی اور سعودیہ سے اُڑنے والے جنگی جہازوں نے اس مسلم سرزمین کو پھر سے خون میں نہلا دیا۔ قتال فی سبیل اللہ سے فرار اختیار کرنے والی ہر چھوٹی بڑی نام نہاد مسلم حکومت نے اس قتال فی سبیل الطاغوت میں بھرپور حصّہ لیا۔ امریکی زمینی افواج تین اطراف سے عراق میں داخل ہوئیں۔ شمال سے آنے والی امریکی افوج کے لیے کرد قوم پرستوں نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔

کردوں میں قوم پرستی کی یہ لہر درحقیقت نوآبادیاتی دور کا شاخسانہ ہے۔ جنگ عظیم اول کے بعد برطانیہ اور اس کے اتحادی جب اس خطے پر قابض ہوئے تو انہوں نے صلیبی جنگوں کی شکست کا بدلہ تمام مسلمانوں سے بالعموم اور کردوں سے بالخصوص لیا۔ کردوں کا ہر لحاظ سے استحصال کیا گیا اور خطہ چھوڑتے وقت ان بدطینت صلیبیوں نے کرد علاقے کو عراق اور ترکی میں بانٹ دیا۔ ۱۹۴۶ء میں یہاں جمہوریت قائم کی گئی۔ اگلے ہی سال سوویت اتحاد کی مدد سے یہ ختم ہو گئی۔ روس نے مشرقِ وسطیٰ کے علاقے میں اپنے مفادات کے حصول کے لیے کرد جمہوری پارٹی کے سربراہ مصطفیٰ برازانی سے کرد قومیت کا نعرہ لگوایا۔ کردوں نے عراق اور ترکی سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اس ضمن میں روس نے کردوں کو اسلحہ اور تربیت فراہم کی۔ روسی بلاک کے کمزور پڑنے پر مصطفیٰ برازانی امریکہ کا اتحادی بن گیا۔ کردوں کے اس خاندان نے اس سب کچھ کے ذریعے سیکولر بعث پارٹی کے مظالم سے تو نجات حاصل کر لی لیکن قوم کو صلیبی صہیونی اتحاد کے تسلط میں دے دیا۔ اسی وجہ سے آج کے کرد شہر مغربی تہذیب کے عین عکاس ہیں۔ مصطفیٰ برازانی کی موت کے بعد اس کا بیٹا مسعود برازانی سامنے آیا اور اس نے عراق پر حملے کے لیے مطلوب تمام خفیہ معلومات امریکہ کے حوالے کر دیں۔

صلیبی اتحادیوں کے اس حملے سے روافض کا اہلسنّت کے خلاف بغض اور ہوس اقتدار بھی بیدار ہوئے۔ موید الدین علقمی کے ان جانشینوں نے جنوب کی طرف سے داخل ہونے والی اتحادی افواج کی رہنمائی کا کام کیا۔ رافضیوں نے عراق بھر میں اہلسنّت کے ۳۰۰ سے زائد علما کو ان کی مساجد و مدارس سے نکال کر بری طرح شہید کیا۔ بہت سی مساجد اور مدارس جلا دیے گئے۔ اہلسنّت کی املاک کو لوٹا گیا مرد و خواتین کو بلا امتیاز گرفتار کر کے انہیں تعذیب کا نشانہ بنایا گیا۔ حال ہی میں جادریہ کے علاقہ میں روافض کی ایک نجی جیل دریافت ہوئی ہے جس میں ۲۲۶ مسلمان مرد و خواتین قید تھے۔ یہ جیل عراق کٹھ پتلی حکومت میں وزیر مال کے عہدے پر فائز باقر صولاخ کی زیرنگرانی چل رہی تھی۔ جیل سے رہا ہونے والے افراد کے جسموں پر بھیانک تشدد کے نشانات تھے۔ لیکن رافضی خدمات کی وجہ سے امریکہ نے تحقیقات روک دیں۔ سیستانی، عبدالحکیم باقر، مقتدیٰ الصدر، امریکہ کے خلاف ان سب افراد کی بیان بازی محض حصولِ اقتدار اور ایرانی نفوذ کی حد تک ہے۔ ان لوگوں کی ہوس زر کا یہ عالم ہے کہ حضرت عباسؓ اور حضرت حسینؓ کے مقابر کی آمدن پر جیش المہدی اور سپریم کونسل آپس میں لڑتے رہے۔

> **"عصر حاضر میں جن لوگوں کا امت پر بڑا احسان ہے ان میں سے ایک ابو مصعب الزرقاویؒ ہیں۔ انہوں نے عراق کے جہاد کو بالکل بنیاد سے اٹھا کر پہاڑ کی بلندی پر پہنچا دیا اور یہ واضح کیا کہ ہم لڑ تو عراق میں رہے ہیں لیکن ہماری نظریں اقصیٰ پر ہیں" (شیخ ابو اللیث اللیبی شہیدؒ)۔**

عراق پر اس جدید صلیبی حملے کی شدت بغداد کے بعد تیل پیدا کرنے والے علاقوں کرکوک، موصل، (شمالی عراق) اور بصرہ (جنوبی عراق) وغیرہ کی طرف تھی۔ عراقی فوج چند دن کی مزاحمت کے بعد پسپا ہو گئی۔ ۱۹ اپریل ۲۰۰۳ء کو اتحادی فاتح بن کر بغداد میں داخل ہوئے۔ عراق کی آزادی کا جشن منایا گیا اور بغداد کے مرکزی چوک میں کھڑے صدام حسین کے مجسمے کو زمین بوس کر دیا گیا۔ صلیبی اتحادیوں نے پال بریمر کو عراق میں نئی انتظامیہ کا سربراہ مقرر کیا۔ تیل کی یومیہ پیداوار بڑھ کر ۲.۴ ملین بیرل تک پہنچ گئی جس میں سے ۱.۶

ملین بیرل یہ صلیبی اپنے ملکوں میں لے جاتے۔ایک سوشلسٹ فوج کوشکست دینا اتحادیوں کے لیےنہایت آسان تھا۔لیکن اس صلیبی حملے کا نتیجہ خالد بن ولید،سعد بن ابی وقاص، مثنیٰ بن حارثہ اور قعقاع رضی اللہ عنھم کے فرزندوں کی بیداری کی صورت میں برآمد ہوا۔امارت اسلامیہ افغانستان کے سقوط کے بعد مجاہد قائد شیخ ابومصعب الزرقاوی ممکنہ صلیبی حملے کے پیش نظر اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ عراق ہجرت کر آئے تھے۔کردستان کے مجاہدین کے تعاون سے انہوں نے جماعت التوحید والجہاد کے دو معسکر قائم کیے جن میں فرزندان توحید کی عسکری تیاری پورے زور وشور سے جاری رہی۔مجاہدین کی ہجرت واعداد کی برکت سے امریکی حملے کے فوراً بعد ہی عراق میں صلیبیوں کے خلاف قتال کا آغاز ہوگیا۔جیش الاسلامی،انصار السنہ،جماعت التوحید والجہاد سمیت بہت سے مجموعے کفر کے لشکر کے خلاف ڈٹ گئے۔شیخ ابومصعب الزرقاوی کی قیادت میں فدائی حملوں کا ایسا سلسلہ شروع ہوا جس نے امریکی عسکریت کی کمر توڑ کر رکھ دی۔اگست ۲۰۰۳ء میں جماعت التوحید والجہاد نے بغداد میں خائن اردنی حکومت کے سفارت خانے اور اقوام متحدہ کے عراقی ہیڈکوارٹر پر فدائی حملے کیے جن میں عراق میں اقوام متحدہ کا نمائندہ خصوصی بھی مارا گیا۔نومبر ۲۰۰۳ء ہی میں ناصریہ میں ایک فدائی حملے میں ۱۹ اطالوی فوجی ہلاک ہوئے۔اس طرح کے بے شمار حملوں نے صحت، تعلیم اور تعمیر نو کی جعلی امریکی پالیسی کو بالکل بے نقاب کر کے رکھ دیا۔امریکا بوکھلا کر عراقی مسلمانوں سے ہمدردی کے بھیس سے باہر نکل آیا۔کیونکہ مزاحمت کا مرکز سنّی اکثریتی علاقے تھے لہٰذا پال بریمر نے اہلسنّت کا معاشی استحصال شروع کر دیا۔انہیں ملازمتوں سے فارغ کیا جانے لگا۔

اپریل ۲۰۰۴ء میں فلوجہ کے گرد سنی مثلث پر امریکی آپریشن کا آغاز ہوا جو سات ماہ تک جاری رہا۔اس آپریشن میں صلیبی افواج کے ساتھ ۱۸۰۰ اسرائیلی فوجیوں اور یہود کے ۱۸ ربیّوں نے بھی حصّہ لیا۔آتش وآہن کی اس مسلسل بارش میں بہت سے معصوم مسلمان شہید ہوئے جن پر لگایا گیا دہشت گردی کا ٹھپہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو بے فکر رکھنے کے لئے کافی تھا۔عراق کی جیلوں میں مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے تشدد کی تصاویر، قرآن مجید کی بے حرمتی،ابوغریب کی داستانیں،نور اور فاطمہ کے خط کچھ بھی ان بے حس دلوں کو نرم نہ کر سکا۔اس شدید حملے میں مجاہدین کی استقامت نے صلیبیوں پر واضح کر دیا کہ وہ لڑائی کے ذریعے جنگ نہیں جیت سکتے۔لہٰذا وہ مکاری ونفاق کے نئے ہتھکنڈے استعمال کر نے لگے۔عیاری وعلاوی کی صورت میں یہاں بھی ایک کرزئی ڈھونڈا گیا اور اس کے بعد بحالی جمہوریت،اقتدار کی عراقی عوام کو حوالگی،انتخابات جیسے پُرفریب نعروں کا شور......

فلوجہ پر حملوں کے دوران میں ہی اکتوبر ۲۰۰۴ء میں شیخ ابومصعب الزرقاوی نے امیرِ جہاد شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور یوں اس سرزمین خلافت میں قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین کی بنیاد پڑی۔شیخ اسامہ حفظہ اللہ نے فرمایا کہ ''ان شاءاللہ مجاہدین کے ہاتھوں خطے کا نقشہ دوبارہ کھینچا جائے گا اور عارضی طور پر قائم کردہ یہ سرحدات ختم ہو جائیں گی۔ہماری منزل پورے جزیرۃ العرب میں پھر سے دولت الاسلام الکبریٰ کا قیام ہے''۔مجاہدین کی بڑھتی ہوئی قوت کو روکنے اور اپنی تباہ حال عسکریت کو سہارا دینے کے لیے امریکا نے ڈالر کے ذریعے غداروں کی تلاش شروع کی۔دوسری طرف عام عوام پر معاشی سختیاں شروع کیں تاکہ کمزور ایمان والے بھڑک اٹھیں اور اپنی تمام تر زبوں حالی کا موجب مجاہدین مخلصین کو قرار دیتے ہوئے ان کی نصرت سے ہاتھ کھینچ لیں۔

صلیبیوں کے ہاتھوں ایمان کا سودا کرنے والے اکثر افراد کا ماضی جرائم سے پُر ہے۔ابوریشا، جاسم ابومرض، فرید احمد صالح یہ تمام سرکردہ خائن افراد اپنے قبیلے تک کی حمایت سے محروم ہیں۔ان میں بعض تو چوری کے جرم میں جیل تک کاٹ چکے ہیں۔امریکا نے ان افراد کو مال اور اسلحہ فراہم کر کے عراق بھر میں قبائلی لشکر تشکیل دیئے جو درحقیقت کسی گینگ سے بڑھ کر کچھ حیثیت نہیں رکھتے تھے۔صرف صوبہ انبار میں ۳۰۰ ملین امریکی ڈالر خرچ کر کے ۱۳۰۰۰ کا قبائلی لشکر تیار کیا گیا۔صوبہ انبار میں منافقین کے اس ٹولے نے ثیران الانبار(انبار کے انقلابی) کا لقب اختیار کیا،لیکن اہل انبار انہیں ثوار الانبار(انبار کے بیل) کے نام سے پکارتے ہیں۔اس کے علاوہ صلیبیوں نے عراقی نیشنل آرمی اور پولیس کے نام پر رافضی اور خائن افراد کے گروہ کو منظم کیا۔تنخواہ اور مراعات کے بدلے کفر کی چاکری کرنے والے اس لشکر کو بھرپور تربیت دی گئی۔اس کے بعد مجاہدین کے خلاف کیے جانے والے ہر آپریشن میں صف اول قبائلی لشکر بناتے اس کے ساتھ عراقی فوج، پولیس اور صلیبی سب سے پیچھے رہتے ہوئے احکامات جاری کرتے۔یہی پالیسی بعد ازاں پاکستان میں دہرائی گئی اس نئی پالیسی کے بعد امریکی افواج نے کامیابیوں کے بھرپور دعوے کیے کہ ہم نے دہشت گردوں کی قوت ختم کر کے رکھ دی ہے،امریکی افواج کی شرح ہلاکت بہت حد تک گر گئی ہے،عراقی عوام ہمارا ساتھ دے رہی ہے وغیرہ وغیرہ.....جبکہ اصل میں امریکی ڈالر کے عوض مرتدین کو مجاہدین کے ہاتھوں مرنے کے لیے لا کھڑا کیا گیا۔دوسرا پہلو یہ ہے کہ عراق میں موجود امریکی افواج کے برابر ہی تعداد پرائیویٹ سیکورٹی اداروں(بلیک واٹر وغیرہ) کے اہلکاروں کی ہے۔جن کی اموات تو میڈیا پر ظاہر ہی نہیں کی جاتیں۔مجاہدین کی کامیابیوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۲۰۰۶ء میں عراق میں امریکی اخراجات ۹۹ بلین ڈالر تھے جو ۲۰۰۸ میں بڑھ کر ۱۸۵ بلین ڈالر تک جا پہنچے۔

جنوری ۲۰۰۶ء میں شیخ ابومصعب الزرقاوی کی قیادت میں عراق میں برسرِ پیکار مختلف جہادی جماعتوں کا اتحاد،شوریٰ اتحاد المجاہدین کے نام سے عمل میں آیا جس کی قیادت شیخ ابوعمر البغدادی کر رہے تھے۔اسلام کے خلاف عالم کفر کی متحدہ یلغار سے مقابلہ کرنے کے لیے یہ ایک انتہائی ناگزیر قدم تھا۔جون ۲۰۰۶ء میں ابومصعب زرقاوی بعقوبہ کے علاقے میں امریکی طیاروں کی بمباری سے شہید ہو گئے۔امریکی اداروں نے شیخ کی موجودگی کی اطلاع پاتے ہی علاقے میں فضائی آپریشن کیا اور ۵۰۰ پاؤنڈ وزنی دو بم گرائے۔یہ امت کے لیے واقعی بڑا نقصان تھا لیکن اس عرصہ میں شیخ ابومصعب مجاہدین کی ایک ایسی نسل تیار کر چکے تھے جنہوں نے شیخ کی شہادت کے بعد اس مبارک جہاد کو سست روی کا شکار نہ ہونے دیا۔شیخ ابومصعب کی قیادت میں مجاہدین نے اتحادی افواج کے خلاف آٹھ سو سے زائد فدائی

حملے کیے جس سے امریکی قوت کا بت خاک میں مل گیا اور مستضعفین کو یہ حوصلہ ملا کہ شوقِ شہادت اگر دل میں ہو تو کفر کا تمام تر لاؤلشکر بے کار ہے۔ قائد شیخ ابو اللیثؒ نے فرمایا ''عصر حاضر میں جن لوگوں کا امت پر بڑا احسان ہے ان میں سے ایک ابو مصعب الزرقاویؒ ہیں۔ انہوں نے عراق کے جہاد کو بالکل بنیاد سے اٹھا کر پہاڑ کی بلندی پر پہنچا دیا اور یہ واضح کیا کہ ہم لڑ تو عراق میں رہے ہیں لیکن ہماری نظریں اقصیٰ پر ہیں''۔

شیخ ابو مصعب الزرقاوی کی شہادت کے بعد شیخ ابو احمزہ المہاجر القاعدہ فی بلاد الرافدین کے امیر بنے، مجاہدین کی قربانیوں کی برکت سے جہاد کا یہ شجر بار آور ہوا۔ اور اس کا ثمر یعنی نفاذِ شریعت اسلامی، امارت اسلامی عراق کی صورت میں سامنے آیا۔ رمضان ۲۰۰۶ کو مجاہدین نے شیخ ابو عمر البغدادیؒ کی قیادت میں امارت اسلامی عراق کا اعلان کیا۔ عراق کے مرکزی صوبے بغداد، انبار، دیالہ، کرکوک، نینوا، صلاح الدین وغیرہ پر مشتمل اس امارت کے تحت مسلمانوں نے ایک بار پھر قرآن مجید کے سائے میں زندگی گزارنا شروع کی۔ شیخ ابو احمزہ المہاجرؒ (ابو ایوب المصری) امارت اسلامی کے وزیر حرب طے پائے۔ اپریل ۲۰۰۷ء میں مجاہدین کی جانب سے امارت کی سات رکنی شوریٰ کا اعلان کیا گیا۔ امارت اسلامی کا دائرہ کار تمام تر شرعی، عسکری، سیاسی، امنی، اقتصادی، اعلامی، اجتماعی اور اداری امور پر محیط ہے۔ امارت کے تحت ہر ولایت میں قاضی تعینات کیے گئے ہیں جو شریعت مطہرہ کی روشنی میں عوام کے تنازعات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ تمام ولایتوں میں زکوٰۃ وصدقات کا نظام متعارف کروایا گیا اور ہر اس پہلو پر توجہ دی گئی جس کا شریعت مسلمانوں کو حکم دیتی ہے۔ عسکری لحاظ سے مجاہدین کے دستوں کو مضبوط اور منظّم کیا گیا، امارت نے واضح طور پر اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد توحید کی اشاعت اور شرک کا قلع قمع کرنا ہے، یہاں تک کہ توحید کے جھنڈے کے ساتھ کوئی اور جھنڈا باقی نہ رہے اور افعال واشخاص پر شریعت مطہرہ کا نفاذ کرنا ہے۔ امارت کے زیر تحت علاقوں میں مقیم قبائل کے سرداران، مجاہد جماعتوں اور علمائے کرام سب نے امیر شیخ ابو عمر البغدادی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ صلیبیوں اور ان کے ایجنٹ اتحادیوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح امارت اسلامی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے ان صوبوں میں متعدد فوجی آپریشن کیے لیکن ہر بار مجاہدین کا شوق شہادت ان کے عزائم کے خلاف آڑ بنا رہا اور صلیبیوں کو ہر بار اپنے ساتھیوں کی لاشیں اٹھائے واپس ہونا پڑا۔ ستمبر ۲۰۰۷ء سے مجاہدین نے قبائلی ملیشیا کے سرداران کے قتل کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ وہ طبقہ ہے جو اسلام کی تاریخ میں سب سے مہلک ثابت ہوا۔ انہوں نے اپنی شہوات کو پورا کرنے کے لیے دین وامت سے خیانت کی۔ لہٰذا اس سلسلہ کی سب سے بڑی کارروائی قبائلی ملیشیا کے سربراہ ابو ریشا کا قتل ہے۔ جو رمضان ۲۰۰۷ء میں ایک فدائی حملے کے نتیجہ میں جہنّم واصل ہوا۔

امارت اسلامی کے زیرِ تحت علاقوں کے روافض کے بارے میں امیر المومنین ابو عمر البغدادیؒ نے اعلان کیا کہ "ہمارے ذمے ہے کہ ہم انہیں حق کی دعوت دیں، درست منہج کی طرف ان کی رہنمائی کریں اور ان کے شبہات کا ازالہ کریں۔ اس کے بعد ان کے لیے وہی کچھ ہے جس کا حکم اللہ کی کتاب دے"۔ امارت اسلامی کے شیروں کے ہاتھوں پے در پے شکست اور بھاری جانی نقصان کے بعد امریکا اس قدر مجبُور ہو گیا کہ نومبر ۲۰۰۸ء میں اس کی طرف سے فوجی انخلاء کی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ جس کے تحت ۲۰۰۹ء کے موسم گرما تک اکثر امریکی افواج عراقی شہروں کو یہاں کی مرتد فوج کے حوالے کر کے خود دیہی علاقوں میں موجود کیمپوں میں منتقل ہو گئیں۔ اور ۲۰۱۱ء تک آخری امریکی فوجی دستے کے عراق سے انخلا کا اعلان بھی ساتھ ہی کر دیا گیا۔ امریکہ کے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق فروری ۲۰۱۰ء تک ۴۳۷۹ امریکی فوجی ہلاک جبکہ ۳۱۶۵۱ زخمی ہو چکے ہیں لیکن امت میں روز افزوں پیدا ہوتی جہادی بیداری اور عراق کے ساتھ ساتھ افغانستان، پاکستان، مغرب اسلامی، یمن، شیشان وغیرہ میں ابھرتی جہادی قوتوں نے صلیبیوں کو مستقبل کے بارے میں بے حد پریشان کر رکھا ہے۔ ان علاقوں میں پیش آنے والی ہزیمتوں کی وجہ سے صلیبی لشکر تو کل کی بجائے آج ہی اپنے ملکوں کو لوٹنا چاہتا ہے لیکن مالکی، طالبانی، کرزئی جیسے کٹھ پتلی حکمرانوں کی دہائیاں اور خلافت اسلامیہ کے قیام کا خوف......ان حالات میں وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہے۔ ویسے بھی اپنے گھروں میں جہادی کارروائیوں کا تو تصور بھی ان بزدل صلیبی اقوام کے دل دہلا دینے کے لیے کافی ہے۔

امسال مئی میں امیر المومنین ابو عمر البغدادی اور وزیر حرب ابو حمزہ المہاجر امارت اسلامی کے ایک اجلاس میں صلیبی طیاروں کی بمباری میں شہید ہو گئے۔ صلیبی اور اتحادی مرتد افواج نے زمینی راستے سے ان دو ذمہ داران جہاد تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن مجاہدین نے ان کا حملہ پسپا کر دیا اس کے بعد ان بزدل افواج نے پورے علاقے کو فضائی بمباری کا نشانہ بنا ڈالا جس کی زد میں آ کر یہ دونوں حضرات شہید ہو گئے یقیناً انہوں نے وہ منزل پالی جس کی تلاش میں انہوں نے اپنے گھر بار چھوڑے۔ شیخ ابو عمرؒ کی شہادت کے بعد شیخ ابو بکر حفظہ اللہ امارت اسلامی عراق کے امیر مقرر ہوئے۔

الحمد للہ مجاہدین کی کارروائیوں کا سلسلہ پہلے کی طرح جاری ہے جون میں پانچ فدائین نے بغداد کے گرین زون میں واقع عراق کے مرکزی بینک کو نشانہ بنایا۔ جون ہی میں مجاہدین نے گرین زون میں واقع وزارت مالیات کی عمارت کو فدائی حملے سے مکمل تباہ کر دیا۔ اس کے بعد مجاہدین نے ایک ہی دن میں گرین زون کو جانے والے تمام راستوں پر موجود فوجی چیک پوسٹوں پر حملے کیے، موصل میں مالکی حکومت کے زیر تحت چلنے والی جیل بادوش پر حملہ کر کے ۱۵۰ کے قریب مسلمان قیدی رہا کرا لیے گئے۔

ان شاء اللہ مستقبل قریب میں امت محمد یہ علی صاحبھا السلام کے فرزندوں اور دجال کے لشکر کے درمیان سجنے والے معرکے میں امارت اسلامی عراق کے مجاہدین ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے۔

☆☆☆☆☆

حافظ کاشف علی شہید رحمہ اللہ

سلیمان داؤد اعوان

جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ کی ایک رات کو کھانے سے فراغت کے بعد ایک ساتھی سے گفتگو جاری تھی کہ اتنے میں ابوحفص بھائی باہر سے آئے اور بتایا کہ پرسوں جو طاہر نامی ایک بھائی شہید ہوئے تھے وہ حافظ کاشف علی بھائی تھے۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔بے شک ہم اللہ ہی کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔واقعتاً ہمیں اللہ ہی نے اس دنیا میں بھیجا ہے اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے لیکن یہ لوٹنا بعض کے لیے، بہت مشکل ہوتا ہے اور بعض کے لیے بہت آسان۔ہاں! کسی کو اکٹھے تلوار کے ہزار وار کھانے کو کہا جائے تو اس کو کون قبول کرے گا۔اور جس کو اس بات کی بشارت دی جائے کہ تمہیں صرف چیونٹی کے کاٹے کی تکلیف ہوگی اور تمہیں ایسا مزہ آئے گا کہ جتنا پہاڑ پر چڑھتے ہوئے شدید پیاسے شخص کو ٹھنڈا پانی مل جائے اور روح قبض کرنے والی ذات خود اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور تمہارے بدن سے لیکر آسمان تک فرشتے قطار در قطار استقبال کے لیے کھڑے ہونگے اور حوریں جو اگر ایک مرتبہ اس دنیا کو دیکھ لیں تو پوری دنیا ان کی آنکھ کے نور سے روشن ہو جائے ......وہ تم پر لپکتی ہونگی!!! ہاں کون ہوتا ہے جو اس پکار پر لبیک کہتا ہے۔بے شک اس پکار پر لبیک کہنے کے لیے بہت محنت چاہیے ہوتی ہے لیکن تمام محنتوں کے باوجود بھی ''ویتخذ منکم شھدآء''۔بیشک یہ موت تو میرے اللہ کی دین ہے، وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے

یہ بڑے نصیب کی بات ہے

شہادت کا سفر:

کاشف بھائی سے جب میری پہلی ملاقات ہوئی تو وہ اس وقت ایک بریلویوں کی مسجد میں بڑی باقاعدگی سے جاتے تھے۔شہر کے پرفتن ماحول کے باوجود بھی اللہ کی توفیق سے انہوں نے اپنے چہرے پر سنت نبوی ﷺ سجائی ہوئی تھی۔عموماً شلوار قمیض ہی پہنی ہوتی اور آنکھوں پر موٹا سا ایک چشمہ ہوتا۔بہت خندہ پیشانی سے ملتے اور دوسرے لوگوں سے ممتاز نظر آتے۔اسی مسجد سے آپ نے حفظ کیا ہوا تھا، چونکہ حفظ بھی بریلویوں کی مسجد سے کیا تھا اور خاندانی طور پر بھی بریلوی تھے اس لیے بریلویوں ہی کی طرف مائل تھے۔

خیر دن گزرتے گئے اور ایک ساتھی نے ان کو ایک دینی تنظیم میں آنے کی دعوت دی۔کاشف بھائی نے لپک کر اس دعوت پر لبیک کہا، اور اپنے پرانے نظریات سے فوراً توبہ کر لی۔پھر کیا تھا، جو دین سمجھا اپنی زندگی کو اس میں ڈھالنے لگے اور سارا وقت اس کی دعوت دینے لگے۔گھر والوں کی طرف سے تھوڑی بہت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا لیکن جسے حق جانا اسی سے چمٹ گئے۔کچھ عرصہ اسی طرح چلتا رہا بالآخر کاشف بھائی کا ذہن اس بات سے اکتا گیا اور وہ سوچنے لگے کہ امت پر اتنے مظالم ڈھا دیے گئے اور ہم سوائے سڑکوں پر آ کر نعرے لگانے اور کفر کے خلاف اپنا سارا غصہ سڑکوں پر نکالنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکے۔ان کی ایمانی حمیت بھڑک اٹھی جب انہوں نے دیکھا کہ قرآنِ عظیم کو بیت الخلا میں پھینک دیا گیا اور اس کی توہین کی گئی اور جواب میں ہم نے احتجاجی مظاہرے کر لیے اور اسی طرح آ کر اپنے گھروں میں بیٹھ گئے، ان کی ایمانی حمیت نے انہیں بیٹھنے نہیں دیا جب انہوں نے سوچا، کل جب قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا کہ جتنا قرآن تجھے یاد ہے اسے پڑھتا جا اور جنتوں کی منازل چڑھتا جا......اور اگر اسی قرآن نے یہ پوچھ لیا کہ کل دنیا میں مجھے بیت الخلا میں بہا دیا گیا اور تم نے صرف نعرے لگائے اور اپنا ادنیٰ سا خون تک پیش نہ کیا اور یہ تمام افعال کرنے والے کافر دندناتے پھر رہے تھے، پھر تم نے کیا کیا......؟

ایسے ہی سوالات کے جواب کے خوف سے انہوں نے اپنی دنیا کو ترک کیا اور سرزمینِ خراسان کا رخ کر لیا۔اِدھر آ کر آپ نے اپنا نام پہلے فاروق رکھا اور بعد ازاں طاہر رکھا اور ابوتراب شہید رحمہ اللہ کے ساتھ لواڑا کے محاذ پر امریکیوں اور ان کے اتحادیوں کے خلاف برسرِ پیکار ہوگئے۔ابوتراب شہید رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد کچھ عرصہ کے لیے واپس آئے۔انہی دنوں لال مسجد میں ہماری بہنوں اور بھائیوں کی تحریک زوروں پر تھی۔تقریباً روزانہ ہی مجھ سے ان کی ملاقات ہوتی اور وہ مجھے قائل کرتے رہتے کہ اپنا گھر چھوڑ دو اور لال مسجد میں بیٹھ کر رباط کا ثواب حاصل کیا کرو۔کیونکہ حکومت کی طرف سے دھمکیوں پر دھمکیاں دی جارہی تھیں اور کچھ پتا نہیں چل رہا تھا کہ ابھی آپریشن ہوگا یا نہیں؟ بعد ازاں ملاقاتوں میں کمی ہوگئی، میرے خیال میں آپ لال مسجد میں بیشتر دن گزارتے رہے۔پھر میرا ان سے رابطہ ختم ہوگیا اور میں سرزمینِ خراسان کی طرف آ گیا۔پھر مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ کیا وجہ ہوئی کہ آپ کو لال مسجد میں شہادت نہ ملی، یقیناً اللہ تعالیٰ نے انسان کی شہادت کے لیے وقت اور جگہ مقرر کی ہوئی ہے۔

آپ دوبارہ سرزمینِ خراسان کی طرف آئے اور شہید عبدالہادی رحمہ اللہ کے ساتھ انگور اڈہ کے محاذ پر امریکیوں اور اس کے اتحادیوں کے خلاف پھر سے برسرِ پیکار ہوگئے۔بالآخر وہ گھڑیاں قریب آ رہی تھیں کہ جس کی تلاش میں آپ لال مسجد میں پہرہ دیا کرتے تھے۔پکتیکا کے علاقے سروبی میں امریکی اتحادی ملی افغان فوج کا ایک مرکز تھا، آپ اور حنظلہ بھائی ایک چوکی سے انتہائی قریب چلے گئے اور وہاں جا کر اس پر گولیاں برسانے لگے۔اتنے میں دشمن نے پیکا سے آپ کی طرف شدید فائرنگ کی۔جس میں سے ایک گولی آپ کی پسلیوں کے قریب لگی اور آپ نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ''اللہ اکبر! حنظلہ بھائی میں شہید ہو رہا ہوں''۔اس کے بعد آپ نیچے گر گئے اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

ساتھیوں کے لیے آپ کے جسدِ خاکی کو اپنے مرکز تک واپس لے کر جانا تقریباً

ناممکن ہوگیا، تو ساتھیوں نے مقامی لوگوں کو یہ کہہ کر جسدِ خاکی سپرد کر دیا کہ اگر تمہارے لیے ممکن ہوا تو اس کو سرحد پار کروا کر پاکستان لے آنا ورنہ ادھر ہی دفنا دینا۔ آپ کے جسم اور آپ کے خون سے مسلسل خوشبو آرہی تھی اور اللہ کے ہاں اپنے انعامات دیکھ کر آپ کو شاید بہت خوشی محسوس ہوئی ہوگی اسی لیے آپ کے چہرے پر واضح مسکراہٹ تھی۔ (**نحسبہ کذالک واللّٰہ حسیبہ ولا نزکي علی اللّٰہ أحداً**) اس کے بعد وہ مقامی فرد آپ کے جسد خاکی کو مسجد میں لے گیا، نمازِ جنازہ میں عوام کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ آپ کے چہرے کی مسکراہٹ اور آپ سے اٹھنے والی شدید خوشبو نے بہت سے افراد کو جہاد پر ابھارا اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جذبات بھڑک اٹھے۔ اس کے بعد طویل سفر کر کے آپ کی لاش کو انگور اڈہ بارڈر سے جنوبی وزیرستان لایا گیا۔ عموماً اس بارڈر سے تو مجاہد کیا مجاہد کے جسدِ خاکی کو بھی نہیں گزرنے دیا جاتا۔ لیکن جس جس علاقے میں آپ کے جسد خاکی کو لانے والی گاڑی جاتی ادھر پہلے سے ہی عوام کی ایک بڑی تعداد جمع ہو جاتی کہ وہ شہید کو دیکھ سکیں کیونکہ یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح چہار سو پھیل گئی تھی۔ اس لیے مجبوراً دونوں طرف کے کفر کے سپاہیوں نے آپ کے جسد خاکی کی بے حرمتی نہیں کی اور لاش کو گزرنے دیا۔ جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں آپ کی لاش کو سپردِ خاک کیا گیا۔

شہید کی بعض صفات:

آپ کی زندگی پر جب میں غور کرتا ہوں تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مفہوم یاد آجاتا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مومن کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اگر وہ کسی محفل میں آئے تو کسی کا دھیان تک نہ جائے کہ کوئی آیا ہے اور اگر چلا جائے تو کسی کا دھیان تک نہ جائے کہ کوئی چلا گیا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا بہت بڑا مقام و مرتبہ ہوتا ہے۔

بلاشبہ کاشف بھائیؒ نے اپنی زندگی ایک اجنبی کی طرح گزاری اور دنیا ان کو کچھ وقعت دے یا نہ دے، یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں آپ کا بہت بڑا درجہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت کرتا ہے جو مخفی ہو اور اللہ سے ڈرتا ہو۔

آپ کی زندگی کا ایک بہت بڑا پہلو امر بالمعروف ونہی عن المنکر تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کے خاندان میں بہت بڑی تعداد میں لوگ آغا خانی (اسماعیلی) بھی تھے۔ آپ ان کے ان کفریہ عقائد اور اس عظیم گمراہی پر کڑھتے رہتے۔ ایک دفعہ ان کے خاندان والوں کو ایک جگہ جمع ہونا تھا۔ آپ نے مولانا عبد الرحمٰن کیلانیؒ کا مضمون جو کہ اسماعیلیوں کے عقائد کی تفصیل اور ان کے رد پر مشتمل تھا...... اس کی فوٹو کاپیاں کروائیں اور اس کے علاوہ ایک اور کتابچہ بھی کاشف بھائی نے خود لکھا جس میں آپ نے ان کو اسلام کی دعوت اور ان کو آغا خانیت سے توبہ کی دعوت دی تھی...... یہ ایک کاغذ میں بند کر کے ان سب میں بانٹے۔

ایک دفعہ کاشف بھائی کو معلوم ہوا کہ مختلف کالجوں کے طلباء کا ایک مظاہرہ ہو رہا ہے، تو کاشف بھائی نے جہاد کی بعض کارروائیوں اور جہاد کی دعوت پر مشتمل کچھ CD's کاپی کروائیں اور اس مظاہرہ میں جا کر مختلف لوگوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے دیتے رہے۔

آپ اپنے ساتھیوں کو شدت سے نیکیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے۔ اور آپ کی یہ صفت آپ کے ساتھ مختصر عرصہ گزارنے والا شخص بھی جان سکتا تھا۔ ایک دفعہ کاشف بھائی نے میرا موبائل لیا اور کافی دیر تک اس پر کچھ لکھتے رہے، جب میں نے دیکھا تو اس میں ہر نماز سے پہلے کا الارم لگا ہوا تھا، مثلاً تہجد کا کافی پہلے کا الارم لگا ہوا تھا اور لکھا ہوا تھا کہ ”اٹھو اور نماز پڑھو“۔

بے کار کی گپیں لگانا، اور بلاوجہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا غرض کسی بھی قسم کی لایعنی باتیں کرنے سے آپ کا دل بہت کڑھتا اور جہاں تک مجھے یاد ہے کہ میں نے پہلی مرتبہ یہ حدیث انہیں کی زبانی سنی:

”لا تُكثِرِ الكلام بغير ذكر الله، فإنّ كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوةٌ للقلب، وانّ أبعد الناس من الله القلب القاسي“ (ترمذي)

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اس سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ آدمی ہے جس کا دل سخت ہو۔

دوسروں کو نیکیوں کی ترغیب دینا بھی آپ کی ایک واضح صفت تھی۔ ایک دفعہ ہم دونوں ایک جگہ پانی پینے کے لیے رکے تو کاشف بھائی نے پہلے مجھے گلاس بھر کے دیا میرے پینے کے بعد کہنے لگے کہ اب آپ مجھے گلاس بھر کر دیں، کیونکہ اس سے آپ کو بھی ثواب ملے گا۔

جہاد پر آنے سے کافی پہلے سے آپ کو جہاد کے لیے مفید فنون سیکھنے کا بہت شوق تھا۔ ہمارے گھر کے نزدیک ایک سوئمنگ پول کا افتتاح ہوا تو ہم دونوں کو بھی تیراکی سیکھنے کا شوق پیدا ہوا، کاشف بھائی تو میرے خیال میں پہلے ہی دن سے کچھ اپنے ہاتھ پاؤں پر تیرنا شروع ہوگئے۔ لیکن میں ٹیوب کے سہارے ہی دو تین دن تک تیرتا رہا۔ تیسرے یا چوتھے دن کاشف بھائی تقریباً پول کے بیچ میں جا کر تیرنے لگے اور مجھ سے شدید اصرار کرنے لگے کہ میں ٹیوب کے بغیر ان تک آؤں...... ڈر تو بہت لگا لیکن میں تیز تیز ہاتھ پاؤں مارتا ان تک پہنچ گیا۔ اس سے یہ فائدہ

> **پکتیکا کے علاقے سروبی میں امریکی اتحادی ملی افغان فوج کا ایک مرکز تھا، آپ اور حنظلہ بھائی ایک چوکی سے انتہائی قریب چلے گئے اور وہاں جا کر اس پر گولیاں برسانے لگے۔ اتنے میں دشمن نے پیکا سے آپ کی طرف شدید فائرنگ کی۔ جس میں سے ایک گولی آپ کی پسلیوں کے قریب لگی اور آپ نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ”اللہ اکبر! حنظلہ بھائی میں شہید ہو رہا ہوں“۔ اس کے بعد آپ نیچے گر گئے اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔**

ہوا کہ میرا پانی کا سارا ڈر ختم ہوگیا اور میں بہت ہی جلد تیراکی سیکھ گیا۔

ایک دفعہ اتوار کے دن میں گھر میں صبح سویا ہوا تھا کہ کاشف بھائی آگئے اور مجھے مجبور کرنے لگے کہ پہاڑوں پر مسیرہ (ہائیکنگ) کرنے چلیں۔ مرتا کیا نہ کرتا کیونکہ پہلے وعدہ کر چکا تھا۔ بہر حال تقریباً ۱۶ گھنٹے کا مسیرہ کرایا واپسی پر تو میری حالت غیر ہوگئی اور رات کو جب گھر پہنچا تو ٹھیک ٹھاک بخار بھی ہو چکا تھا۔لیکن اس سے الحمدللہ پہاڑوں پر چڑھنے کا شوق بھی پیدا ہوگیا اور اس کے بعد تقریباً ہر چھٹی کے دن ہم شہر کے پہاڑوں کو سر کرنے نکل جاتے۔ جس کا الحمدللہ سرزمینِ جہاد میں آکر بہت فائدہ ہوا۔ایک دفعہ انہوں نے مجھے ایک گردن توڑنے کی تکنیک سکھائی اور پہلے وعدہ لیا کہ کسی مسلمان کو اس گُر سے کوئی نقصان نہ پہنچانا۔

بات کرنے میں بہت ادب کا اہتمام کرتے کبھی بھی ساتھیوں کو ’’تُو‘‘ اور ’’تم‘‘ کے صیغہ سے مخاطب نہیں کرتے تھے بلکہ ’’آپ‘‘ اور ’’بھائی‘‘ کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔ بڑوں سے بہت ہی ادب سے پیش آتے اور تمام ساتھیوں کو ان کی یہ عادت حیران کر دیتی کہ بعض بزرگوں سے ویسے ہی کافی دیر تک باتیں کرتے رہتے اور ان کی نیت یہی ہوتی کہ بزرگوں نے بہت دنیا دیکھی ہے اس لیے ان سے کچھ مفید باتیں یا تجربے کی باتیں معلوم ہوں گی۔

ایک دفعہ آپ ایک بھائی کے گھر گئے وہاں ان کے والد صاحب سے آپ جمہوریت پر گفتگو کرنے لگے۔ بھائی کے والد صاحب جمہوریت کے حق میں دلائل دینے لگے۔تھوڑی دیر میں وہ بھائی بھی آگیا اور جذبات میں اس کے منہ سے شاید کوئی سخت بات نکل گئی۔ جب بھائی کے والد صاحب چلے گئے تو کاشف بھائی، بہت ناراض ہوکر اس بھائی کو کہنے لگے کہ والد صاحب سے بات کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو شجاعت اور بہادری کی صفت سے بھی نوازا تھا، آپ کا اپنی شہادت کے وقت، دشمن سے اتنا قریب چلے جانا بھی آپ کی شجاعت کی عکاسی کرتا ہے۔

جن دنوں کاشف بھائی سرزمینِ جہاد سے کچھ عرصے کے لیے گھر واپس آئے ہوئے تھے، انہی دنوں چیف جسٹس کی بحالی کی تحریک بھی بڑی زوروں پر تھی، اور ان جلسے جلوسوں میں عموماً پولیس والوں اور مظاہرین میں جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں۔ کاشف بھائی نے بھی اسلام آباد میں ہونے والے بعض مظاہروں میں شرکت کی......لیکن ان کی شرکت کی وجہ صرف یہی ہوتی تھی کہ کسی طرح کوئی پولیس والا ہاتھ آجائے اور اس کی صحیح طرح ’’ٹھکائی‘‘ لگائی جائے۔ ایک دفعہ آپ اسی طرح کے ایک مظاہرے میں شریک تھے جو کہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ہو رہا تھا۔ پولیس والوں سے جھڑپیں شروع ہوگئیں اور کاشف بھائی اپنے ساتھیوں سمیت پیچھے ہٹتے ہٹتے ’’جیو‘‘ دفتر کے قریب والے اشارے پر پہنچ گئے۔ وہاں موقع پا کر آپ نے پولیس والوں کی خوب ٹھکائی لگائی اور پیچھے کی طرف دوڑ لگا دی...... پیچھے پیچھے پولیس والے اور سامنے ’’جیو‘‘ کے دفتر کی عمارت تھی۔ دفتر کے باہر حکومت کے خلاف عمومی طور پر بولنے والے ایک صحافی کھڑے ہوئے تھے۔ وہ صاحب بولے بیٹا آپ لوگ دفتر میں چلے جائیں...... یہ آپ کو کچھ نہ کہیں گے۔ خیر کاشف بھائی کچھ ساتھیوں سمیت دفتر میں چلے گئے اور پولیس والے کھڑے دانت پیستے رہے۔ جب پولیس والے ذرا سامنے سے ہٹے تو آپ لوگ جلدی سے دفتر سے نکل کھڑے ہوئے۔ ان کو گئے ہوئے ابھی تھوڑی سی دیر ہی گزری تھی کہ پولیس والوں کی ایک بھاری نفری آگئی اور ’’جیو‘‘ کے دفتر کی توڑ پھوڑ شروع کردی۔ جس کو بعد میں میڈیا پر بہت اچھالا گیا اور بہت دنوں تک یہ ایک ’’ایشو‘‘ بنا رہا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک تیر سے دو شکار کروائے (**فللّٰه الحمد والمنة**)۔

یہ تحریر میں ان کے بارے میں دیکھے جانے والے ایک خواب کے ساتھ ختم کرتا ہوں، جو کہ ان کے ساتھ آخری کارروائی میں شامل ایک ساتھی خالد بھائی نے دیکھا تھا۔ جب ساتھیوں تک کاشف بھائی کا جسد خاکی دوبارہ پہنچا تھا تو ان کی دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کھلی ہوئی تھی جبکہ باقی بند تھیں، اور جب وہ شہید ہوئے تھے تو اس وقت ان کی ساری انگلیاں کھلی ہوئی تھیں۔تو خالد بھائی کے بقول وہ بہت حیران تھے کہ شہادت کے بعد ان کے جسم میں اتنی حرکت کہاں سے آئی کہ ان کی باقی انگلیاں بند ہوگئیں اور شہادت کی انگلی کھلی رہی۔ ایک دفعہ انہوں نے کاشف بھائی کو خواب میں دیکھا، کاشف بھائی نے اپنے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں کھول کر دکھائیں اور پھر شہادت کی انگلی کے علاوہ باقی بند کر دیں اور کہا کہ اس میں حیران ہونے کی کیا بات ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کاشف بھائی کو بڑے اونچے انعامات سے نوازا ہوگا۔ یقیناً جنت میں تو ایک کوڑے کے برابر بھی جگہ اگر کسی کو مل جائے وہ اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، تو کہاں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کو ملنے والا انعام جن کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ جنت میں سو درجے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے بنائے ہیں اور ہر درجہ میں زمین وآسمان جتنا فرق ہے۔ سبحان اللہ، کاشف بھائی نے تو قرآن بھی حفظ کیا اس کے بعد جہاد بھی کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت بھی پائی، تو ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے انعامات کی بارش کردی ہوگی۔ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی نیکی نہیں بیان کرتے کیونکہ اصل حال جاننے والی ذات اللہ ہی ہے، البتہ ہمارا ان کے بارے میں نیک گمان ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور نوجوانانِ امت کو جہاد کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو مقبول شہادت دے کر اعلیٰ جنت الفردوس میں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اکٹھا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

بلاشبہ کاشف بھائیؒ نے اپنی زندگی ایک اجنبی کی طرح گزاری اور دنیا ان کو کچھ وقعت دے یا نہ دے، یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں آپ کا بہت بڑا درجہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت کرتا ہے جو مخفی ہو اور اللہ سے ڈرتا ہو۔

(آخری قسط)

مسافرانِ نیم شب

ابوعندلیب

'ماں جی! بجائے اس کو سمجھانے کے آپ الٹا اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں' میں نے خالہ جان کو ان کی 'غلطی' کا احساس دلانے کی کوشش کی۔

'بیٹا میں کیا سمجھاؤں اسے، جو بات سمجھانے کی تھی وہ تو الحمدللہ اس کو اللہ نے خود ہی سمجھا دی ہے، یہی تو میری اور ان کے ابو مرحوم کی دعا تھی کہ اللہ ہماری اولاد کو اپنا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار اور اپنے دین کا مجاہد بنائے۔ اللہ نے بغیر کسی کوشش کے ہماری یہ دعا خود ہی قبول کر لی، پھر اب اور کیا چاہیے۔۔ دنیا کی زندگی تو وہی ہے جو زیادہ گزر گئی ہے اور تھوڑی رہ گئی ہے جبکہ آخرت تو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، وہاں اگر انجام نیک ہو جائے تو کامیابی ہی کامیابی اور خدانخواستہ وہاں ناکامی ہوئی تو ابدی خسارہ.....'

میں نے جان لیا کہ اب مزید بحث کا کوئی فائدہ نہیں۔ خالہ جان اگرچہ پڑھی لکھی تھیں لیکن مزاج انتہائی سادہ لوح پایا تھا، جبکہ خالو کے بعد زبیر کے فہم اور سمجھ پر انہیں بہت بھروسہ ہوتا تھا۔ اب چونکہ وہ اس بات پر ایمان لے آئی تھیں کہ ان کا بیٹا محمد بن قاسمؒ اور طارق بن زیادؒ ایسا مجاہد بنے گا، تو ان کو یہ سمجھانا بے سود تھا کہ آج کے دور میں جہاد کی صورتیں بدل گئی ہیں۔

مجھے ابھی گاؤں بھی جانا تھا، میں نے خالہ جان سے اجازت چاہی تو انہوں نے زبیر کو بھی میرے ساتھ کر دیا کہ اپنی خالہ اور خالو یعنی میرے امی ابا کو مل آئے۔ گاؤں میں گھر پہنچے تو وہاں بھی شدید حیرت اور خوشی کے ساتھ سب نے زبیر کا استقبال کیا۔ وہاں بھی سب کے چہروں پر یہی سوال رقم تھا کہ زبیر اتنا عرصہ کہاں رہا؟ جواب ملا تو پھر وہی بحث چھڑ گئی جو میں اور زبیر سارا راستہ کرتے آئے تھے۔ اور نتیجہ بھی کم وبیش وہی نکلا یعنی دلائل زبیر کے جیت گئے اور مصلحتیں اور تاویلیں ہماری وزنی ٹھہریں۔ جب کسی طور بات نہ بنی تو امی جان نے آخری ہتھیار یعنی آنسوؤں کا استعمال شروع کر دیا۔ اپنی بہن کی جواں عمری میں بیوگی کا صدمہ یاد کر کے ان کی آنکھیں چھلک پڑیں اور انہوں نے زبیر کو اس کی امی، بھائی بہنوں، اور اپنی محبت کا حوالہ دے کر قائل کرنے کی کوشش کی لیکن جواب میں جب اس نے قرآن مجید کی یہ آیت کہ '' کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور خاندان کے آدمی اور وہ مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے گھاٹے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں عزیز ہیں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا'' پڑھی اور ترجمہ سنایا تو امی بھی لاجواب ہو گئیں۔

اگلے روز میں نے اسے ساہیوال چھوڑا اور خود اسلام آباد واپس آ گیا۔ چند دن بعد وہ بھی لاہور سے ہوتا ہوا اسلام آباد پہنچا تو اس کے ساتھ 'مجلس شریراں' کے تینوں ارکان یعنی ایوب، عثمان اور حافظ عمران بھی اس کے ساتھ تھے۔ یہ میرے لیے ایک اور حیرت تھی، پتہ چلا کہ 'مجلس شریراں' باجماعت جہاد کے راستے پر گامزن ہے۔

'یک نہ شد دو نہ شد چار شد' میں نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

'بھائی! اتنی ٹینشن نہ لیں یہ صرف چار نہیں ہزار 'شد' ہوں گے بلکہ ان شاء اللہ کئی ہزار! عثمان مسکرا کر میرے کان میں بولا جبکہ باقی تینوں معنی خیز انداز میں اس کو اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے...... گویا کہ رہے ہوں 'یہ چپ نہیں رہ سکتا'۔

مجھے بتایا گیا کہ آج رات زبیر اور عثمان کی روانگی ہے اور ایوب اور حافظ عمران واپس لاہور چلے جائیں گے۔ ساری رات ہم پانچوں سر کھپاتے رہے وہ چاروں ایک طرف تھے اور میں اکیلا دوسری طرف۔ وہ مجھے ''انفروا خفافاً و ثقالا'' کا درس دیتے رہے اور میں ان کے آگے مصلحتوں، تاویلوں اور شبہات کے بند باندھتا رہا۔

'دوست پھر کب آؤ گے؟ تہجد کے وقت ان چاروں نے رخت سفر باندھ لیا تو میں نے زبیر سے پوچھا

'دعا کریں کہ اللہ واپس نہ ہی لائے'

'نہیں یار ایسے نہ کرو، چند ماہ میں میری شادی متوقع ہے، زندگی کے اس اہم موقع پر تمہاری غیر موجودگی کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور پھر تم نے ساری عمر ہر کام میں میری نقل کی ہے، تم نے شادی کب کرنی ہے؟'

'اپنی تو ان شاء اللہ، وہاں جنّت میں حوروں سے ہوگی، لیکن آپ کو پیشگی مبارک ہو، اللہ تعالی آپ دونوں کو ایک دوسرے کے لیے باعث خیر و برکت بنائے'

اس نے دعا دے کر معانقہ کیا اور رخصت ہو گیا۔

پھر یوں ہی دو ماہ گزر گئے۔ اسی دوران اسلام آباد میں جامعہ حفصہ اور لال مسجد کی انتظامیہ کا حکومت سے تنازع شدت اختیار کر گیا۔ لال مسجد والوں کے طرزِ عمل نے تمام دینی حلقوں کو شدید الجھن میں ڈال دیا تھا، نہ وہ غازی برادران کے موقف کی مخالفت کر سکتے تھے نہ ان کے طریق کار کی حمایت۔ رفتہ رفتہ لال مسجد والے تنہا ہو گئے اور حکومت نے شاید اسی کا فائدہ اٹھا کر آپریشن شروع کر دیا۔

آپریشن شروع ہونے کے چھٹے ساتویں روز زبیر اچانک آدھی رات کو پھر آ گیا۔ اس دفعہ اس کا حلیہ پہلے سے بھی دگرگوں تھا۔ اس کی لال سرخ آنکھوں سے لگ رہا تھا کہ کئی راتوں سے سویا نہیں یا پھر کئی گھنٹے مسلسل روتا رہا ہے۔

'معاذ بھائی! اس ظلم کو اللہ کبھی معاف نہیں کرے گا، میری بات یاد رکھیں آپ کی قوم اس گناہ عظیم کی سزا کا مزا عنقریب چکھے گی، پھر ان کو پتا چلے گا کہ اللہ کی پکڑ کیسی ہوتی ہے۔'

کمرے میں آ بیٹھتے ہی وہ بلک پڑا تھا۔

میرے پاس اسے کہنے کو کچھ نہیں تھا، سچّی بات تو یہ تھی کہ اس معاملے نے خود مجھے

عجیب مخمصے میں مبتلا کر دیا تھا۔ایک طرف فراعین وقت کی سفاکیت دیکھ کر دل میں غم وغصّے کے طوفان اٹھتے تھے تو دوسری طرف علمائے لال مسجد کا طریق کار عاقبت نااندیشی پر مبنی محسوس ہوتا تھا۔

زبیر تو نماز پڑھ کر سو گیا، میں ٹی وی پر 'آپریشن سائلنس' اور لال مسجد سے متعلق خبریں، تجزیے اور تبصرے دیکھ دیکھ کر جلتا کڑھتا رہا۔علی الصبح حافظ عمران اور ایوب بھی آن پہنچے۔وہ دونوں بھی انتہائی مضطرب تھے۔

زبیر فجر کے بعد حسب معمول غائب تھا، واپس آیا تو دونوں بیتابی سے اس کی طرف لپکے......

'کچھ پتا چلا؟' حافظ عمران نے اس سے سوال کیا اور زبیر نے نفی میں سر ہلا دیا۔

'کیا مسئلہ ہے؟' تینوں کو شدید فکرمندی کے عالم میں بیٹھا دیکھ کر میں پوچھے بغیر رہ نہیں سکا۔

میرے سوال پر حافظ عمران نے سوالیہ نظروں سے زبیر کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ پا کر مجھے بتانے لگا کہ زبیر اور عثمان نے آپریشن کے آغاز کے بعد لال مسجد جانے کی کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔اس کے بعد عثمان نے کسی دوسری ترتیب کے جہادی دوستوں کے ساتھ مل کر لال مسجد کے گرد سیکیورٹی فورسز کے سب سے بیرونی حصار پر حملے کا منصوبہ بنایا تھا جس کے لیے وہ دو دن پہلے نکلے تھے لیکن ابھی تک ان سب کا کچھ پتا نہیں۔کل رات کو ایک حملے کی اطلاعات تو ملی ہیں لیکن تفصیلات نہیں پتا چلیں۔

'میرے خدایا' ساری تفصیل سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

'حافظ صاحب میرا تو خیال تھا آپ لوگ افغانستان میں جہاد کرنے جاتے ہیں، لیکن میں حیران ہوں کہ آپکا جہاد تو یہاں سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر پہنچا ہوا ہے۔یہ مسلمانوں کا آپس میں لڑنا بھی جہاد ہے؟' میں نے اپنے غصّے کے زہر میں ڈوبا طنز کا تیر حافظ عمران پر داغا لیکن بھرپور جواب ایوب کی طرف سے آیا۔

'آپ ان مرتدین کو مسلمان سمجھتا اے؟ اللہ کی شریعت کا منکر، مسلمان کا قاتل، حافظ قرآن بچیوں پر مسجد میں گولیاں اور بم برسانے والا یہ بے غیرت مسلمان اے؟ کچھ خدا کا خوف کرو معاذ بھائی...... امارا دل پہلے ہی بہت غمناک ہے امارے زخموں پر نمک نہ چھڑکو......' وہ اپنی ہتھیلیوں سے اپنی آنکھیں اور چہرہ مسلنے لگا شاید آنسوؤں کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

'ایوب صحیح کہہ رہا ہے بھائی! آپ کے ملک کی فوج اور حکومت شریعت کے انکار اور کفریہ قوانین پر اصرار، کفار کی خوشی اور ان کی دوستی کے لیے مسلمانوں سے دشمنی اور ان کے قتل جیسے کئی ایسے اعمال کی مرتکب ہو چکی ہیں جو دین سے خارج کر دینے والے یعنی 'نواقض اسلام' ہیں۔اور پھر افغانستان میں امریکیوں کے اتحادی افغان فوجیوں سے لڑنا جہاد ہے تو پاکستان میں اسی امریکہ کے اتحادی فوجیوں سے لڑنے کے بارے میں آپ کو کیوں شک ہے؟' حافظ عمران نے ہمیشہ کی طرح تحمل اور ٹھہراؤ کے ساتھ میری تنقید کا جواب دیا۔

'ہاں اسلام کی یہی خدمت رہ گئی ہے کہ مسلمانوں کو کافر بنانا شروع کر دو۔'

'مسلمان کو کافر بنانے سے اللہ محفوظ فرمائے کہ جس کو اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ کافر کو کافر بتایا نہ جائے، اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کیا جائے۔'

'یار مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی تم لوگوں کی، اللہ ہدایت دے تمہیں بھی اور مجھے بھی۔'

'آمین'

میں اپنے آفس چلا گیا، شام کو واپس آیا تو عثمان بھی موجود تھا' اس حال میں کہ اس کے بازو پر کندھے تک پٹی بندھی ہوئی تھی۔اس نے بتایا کہ اس نے اس کے ساتھیوں نے اپنے منصوبے کے مطابق گزشتہ رات حملہ کیا تھا جس میں فوج اور رینجر کے کئی اہلکار مارے گئے تھے جبکہ یہ لوگ بحفاظت وہاں سے نکلنے میں بھی کامیاب ہو گئے، البتہ فوج کی جوابی فائرنگ سے ایک گولی عثمان کے بازو کو چیرتی ہوئی نکل گئی تھی جس سے اس کی ہڈی فریکچر ہو گئی تھی۔

میرے لیے یہ سب کچھ ناقابل یقین تھا، میڈیا میں اس پوری کارروائی کی بھنک تک نہیں تھی لیکن افسانوی سے اس واقعے کا ایک زندہ کردار میرے سامنے موجود تھا۔

شروع دن سے مجھے اصل میں یہی خدشہ رہا تھا کہ یہ جذباتی نوجوان کسی کے ہاتھوں اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف استعمال نہ ہو جائیں۔اور موجودہ صورتحال میرے خدشوں کی تصدیق کر رہی تھی۔لیکن جو چیز مجھے تسلی دے رہی تھی وہ ان چاروں کا اخلاص تھا، زبیر کے علاوہ اس کے ان ساتھیوں کو بھی میں اچھی طرح جانتا تھا۔میں ان کے تقویٰ اور فہم دین سے بھی بخوبی واقف تھا اور مجھے ان کی بصیرت اور فراست پر بھی کوئی شک نہیں تھا لیکن نجانے کیوں جو باتیں اور کام وہ لوگ کر رہے تھے، اس پر میرا دل مطمئن نہیں ہوتا تھا۔

عثمان کو زخمی دیکھ میں نے مزید کسی بحث سے اجتناب کیا، ویسے بھی لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے بارے میں جو اطلاعات آ رہی تھیں اس نے ہر دردمند دل کو زخمی کر دیا تھا...... ہر ایک گم صم، دعاؤں میں مصروف تھا۔

دو دن بعد 'آپریشن سائلنس' ختم ہو گیا، کربلا کی تاریخ اسلام آباد میں دہرائی گئی، اہل پاکستان اور ان کی ساری مذہبی وسیاسی قیادت دم سادھے دیکھتی رہی۔کچھ زخمی دل تھے جو مرغ بسمل کی طرح تڑپتے رہے اور اس قوم کے گناہوں پر رب ذوالجلال کے حضور گڑگڑاتے رہے، ایسے ہی چار مضطرب نفوس کی تڑپ کا میں نے بھی مشاہدہ کیا۔اگلے دن وہ چاروں پھر نامعلوم منزلوں کی جانب روانہ ہو گئے۔

چند ہفتوں بعد کمپنی کے ایک پراجیکٹ پر کام کے لیے مجھے سعودی عرب جانے موقع ملا۔کام کے اختتام پر عمرہ کی سعادت کے لیے حرمین شریفین کا رخ کیا۔مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور روضہ اقدس کی حاضری کا لمحہ اور پھر اس کے بعد زیارت کے دوران جب میدان احد میں پہنچا تو بے اختیار زبیر اور اس کے ساتھی یاد آ گئے۔مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصتی کے بعد بیت اللہ کی حاضری اور عمرہ کی ادائیگی کا شرف حاصل ہوا۔اسی رات وہ لمحہ بھی نصیب ہوا جس کی تمنا ہر حاجی کرتا ہے، نصف شب کے قریب ملتزم پر رش کافی کم ہو گیا تو میں نے موقع غنیمت جانا اور اپنی ساری التجائیں بارگاہ ایزدی میں پیش کرنے کے لیے حاضر ہو گیا۔

(باقی صفحہ ۵۶ پر)

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کررہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل اور آخر میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ پیش خدمت ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جبکہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://islaam.megabyet.net/urdu پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16/اگست

☆ صوبہ ہلمند،ضلع گریشک میں مجاہدین نے امریکی اور کٹھ پتلی افغان فوجیوں پر حملے جاری رکھے۔جس سے دشمن کو 11 لاشوں کا تحفہ ملا۔اَلحَمْدُ لِلّٰہ ۔

17/اگست

☆ صوبہ قندھار کے ضلع ڈنڈ میں پولیس چوکی پر حملہ کرکے 10 کٹھ پتلیوں کو موت کے گھات اُتار دیا۔مجاہدین کو 10 کلاشنکوف،2 خودکار مشین گنیں اور ایک پک اَپ ٹرک غنیمت میں حاصل ہوا۔مجاہدین نے بعد میں چوکی کو آگ لگادی۔

18/اگست

☆ ایک بہادر مجاہد نور اللہ نے پولیس چوکی پر بارود بھری گاڑی سے شہیدی حملہ کیا۔صوبہ قندھار میں کیے گئے اس حملے میں 18 کٹھ پتلی اہلکار اور ضلعی پولیس چیف محمد رسول خاک وخون میں نہاگئے۔

19/اگست

☆ امارتِ اسلامیہ افغانستان کے ترجمان قاری محمد یوسف کے مطابق مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے ایک ضلع میں بارودی سرنگوں کے ذریعے جارح امریکی فوجوں پر حملے کیے۔جس میں دوٹینک تباہ جبکہ 12 کے قریب امریکی فنا کے گھاٹ اُتر گئے۔

☆ صوبہ لوگر کے ضلعی دارالحکومت میں مجاہدین اور امریکی دہشت گردوں کے درمیان گھمسان کا رَن پڑا۔رات کو ہونے والی اس لڑائی میں مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر کو مار گرایا۔نتائج کے ضمن میں 8 امریکی مردار جبکہ 7 زخمی ہوئے۔صلیبی امریکیوں کی طرف سے فضائی بمباری اور مارٹر گولوں کی زد میں آکر 3 مجاہدین جامِ شہادت نوش کرگئے اور 2 زخمی ہوئے۔

20/اگست

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں آپریشن 'الفتح' کے سلسلے میں مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے دشمن کی قریباً 30 چیک پوسٹوں پر زبردست حملے کیے۔نتائج کے حوالے سے 50 کٹھ پتلی اہلکار ہلاک اور 15 شدید زخمی ہوئے۔مجاہدین نے بھاری مالِ غنیمت حاصل ہوا۔جس میں 25 گاڑیاں،50 ہلکے اور بھاری ہتھیار،7 ریڈیو کمیونکیشن آلات اور بھاری تعداد میں فوجی ساز وسامان شامل ہے۔بہت سی گاڑیوں کو آگ لگادی گئی۔

21/اگست

☆ صوبہ باغدلیس کے علاقے منگا نوخولی میں شیرانِ اسلام کی جانب سے ایساف ہیلی کاپٹر کو آر پی جی راکٹ سے نشانہ بنایا گیا تو 7 ایساف فوجی جہنّم رسید ہوگئے اور ہیلی کاپٹر جارح افواج کے مرکز کے قریب گرکر تباہ ہوگیا۔

22/اگست

☆ صوبہ ہلمند کے موسیٰ قلعہ اور گریشک اضلاع میں نیٹو سپلائی قافلوں پر کامیاب حملے کیے گئے۔موصولہ اطلاعات کے مطابق 24 سپلائی گاڑیوں کو تباہ جبکہ 8 کو قبضہ میں لے لیا گیا۔2 مجاہدین بھی زخمی ہوئے۔

☆ خوست شہر کے قریب مجاہدین نے امریکی فوجی گاڑی کو ایک بم حملے میں تباہ کردیا۔جس سے 4 فوجی ہلاک ہوئے۔حملے کے بعد دشمن کی ایک گاڑی جب مرداروں کو اُٹھانے آئی تو مجاہدین نے دوسرا دھماکہ کردیا،جس سے مزید 5 فوجی خاک وخون میں نہاگئے جبکہ 3 شدید زخمی ہوئے۔

23/اگست

☆ صوبہ اُرزگان میں بارودی سرنگ کے ایک دھماکے میں 2 گشتی ایساف اہلکار اس جہاں سے کوچ کرگئے۔تفصیلات کے مطابق ایساف کے پیدل دستوں پر کیے گئے حملوں کے نتیجے میں 5 فوجی مارے گئے اور 6 شدید زخمی ہوئے۔ماری باد کے علاقے میں کیے جانیوالے ایک اور حملے میں دشمن کے جانی نقصان کی اطلاعات موصول نہ ہوسکیں۔

☆ ضلع سید آباد میں کابل،قندھار مرکزی شاہراہ پر نیٹو سپلائی قافلے پر گھات لگا کر ایک زبردست حملہ کیا گیا۔اس کامیاب کارروائی میں 20 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ساتھ میں متعدد کٹھ پتلی اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

26/اگست

☆ صوبہ ہلمند میں دشمن کی 30 چیک پوسٹوں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کامیاب حملے کیے گئے۔یہ چیک پوسٹیں ضلع گریشک کے مالگیر علاقے اور لشکر گاہ شہر کے درمیان ایک سڑک پر واقع تھیں۔مخصوص جنگی حالات کے پیشِ نظر یہ معلوم نہ ہوسکا کہ کتنے دشمن ہلاک ہوئے۔

28/اگست

☆ خوست میں امارتِ اسلامیہ کے 28 مجاہدین نے چہار باغ اور پرانے اڈہ کے علاقوں میں امریکی فوجیوں کے خلاف دومختلف معرکوں میں حصّہ لیا۔الحمد للہ، اس کارروائی

میں500 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔ چہار باغ کے علاقے میں19 جبکہ دوسری جگہ 21 اہلکار مارے گئے۔ اس کے ساتھ ہی8 کٹھ پتلی فوجی اور6 افغان پولیس اہلکار اللہ کے فضل وکرم سے جہنّم واصل ہوئے۔ بفضلہٖ 2 ہیلی کاپٹروں کو آر پی جی راکٹوں سے لڑائی کے دوران ہی نشانہ بنایا گیا۔28 مجاہدین میں سے 22 اپنے رب کی جنتوں کی جانب سدھا گئے جبکہ 6 واپس اپنے مرکز کو لوٹ گئے۔ **اللہ اکبر**

☆ مجاہدین کے مذکورہ بالا کامیاب حملوں کے بعد صوبہ خوست کے چہار باغ علاقہ میں ایک مجاہد طے شدہ منصوبہ کے تحت فوجی اڈے کے اندر رہ گیا۔ جیسے ہی جارح افواج نے اپنے اڈے میں واپس قدم رکھا تو مجاہد نے ان پر شہیدی حملہ کر ڈالا۔ جس سے بیسیوں مردار اور بہت سے زخمی ہوئے۔

30/ اگست

☆ صوبہ غزنی میں امارتِ اسلامیہ کے شیر دل مجاہد، حافظ حزب اللہ مرتدین کے قافلے پر قہر بن کر ٹوٹ پڑے۔ اللہ کے 14 دشمنوں کو خون میں نہلا کر اور 18 کو گہرے زخم لگا کر اپنی جان اپنے مالکِ حقیقی کے سپرد کر دی۔

☆ کُنڑ میں اللہ کے شیر، دشمنانِ اسلام پر ایک حملے کی تیاری میں مصروف تھے کہ صلیبی افواج نے مجاہدین کے مرکز پر حملہ کر دیا۔ خلافِ توقع دشمن کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ مجاہدین نے اپنے3 ساتھیوں کی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور خالص اللہ کی مدد سے دشمن کے اس حملے کو واپس اُسی پر موڑنے میں کامیاب ہوئے۔ جس سے10 سے زاید حملہ آور مارے گئے۔

31/ اگست

☆ صوبہ زابل میں قندھار کابل مرکزی شاہراہ پر مجاہدین نے نیٹو سپلائی لائن پر حملہ کر کے 17 گاڑیوں کو آگ کا ایندھن بنا دیا۔ ساتھ ہی 8 اہلکاروں کو خاک وخون میں نہلا کر اُن سے ہتھیار چھین لیے۔

یکم ستمبر

☆ بادغیس صوبہ کے ضلع بالا مرغاب میں قابض صلیبی افواج کا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا۔ یہ ہیلی کاپٹر اپنے فوجیوں کی امداد میں مصروف تھا کہ خود امداد کا محتاج ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق صلیبی فوجیں مجاہدین کے ایک بم کو ناکارہ بنانے میں مصروف تھیں کہ بم پھٹ گیا۔ جس سے 4 فوجی خون میں لت پت ہو گئے۔ مذکورہ ہیلی کاپٹر ان کی مدد کو پہنچا تو پہلے سے تاک میں بیٹھے اللہ کے شیروں نے اس پر حملہ کر دیا۔ مخصوص حالات کے پیشِ نظر دشمن کے جانی نقصان کا اندازہ نہ ہو سکا۔

2/ ستمبر

☆ صوبہ زابل ضلع شاہ جوئی کے موسیٰ زئی علاقے میں 6 امریکی فوجی اور ان کا کٹھ پتلی ترجمان، مجاہدین کی جانب سے بچھائی گئی بارودی سرنگ کی زد میں آ گئے۔

3/ ستمبر

☆ صوبہ بدخشاں میں جارح صلیبی اور کٹھ پتلی افغان فوجی کا ٹکراؤ مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ کے ساتھ ہو گیا۔ دشمن کی 10 لاشیں میدانِ جنگ میں پائی گئیں۔ جبکہ 5 مرتدین زخمی بھی ہوئے۔

4/ ستمبر

☆ ہلمند کے صوبہ میں صلیبیوں کی امداد کے لیے ایک قافلہ قندھار سے ہرات کی جانب اپنا سفر جاری کیے ہوئے تھا کہ جمعہ کے دن اس قافلے پر پہلے حملے کے نتیجے میں 14 سپلائی ٹرک اور 4 سیکورٹی گاڑیاں تباہ و برباد ہو گئیں۔ پہلا حملہ شام 6 بجے کیا گیا تھا۔ اسی قافلے پر شام 8 بجے کیے جانے والے دوسرے حملے میں 4 بڑے سپلائی ٹرک اور کٹھ پتلی اہلکاروں کی 2 سرف گاڑیاں جل گئیں۔ ان دونوں حملوں میں قریباً 9 اہلکار مردار جبکہ 22 شدید زخمی ہوئے۔

6/ ستمبر

☆ کابل کے پولی ٹیکنیک علاقے میں ایک بڑے جرگہ کے ٹینٹ کو آگ لگا کر اللہ کے 35 دشمنوں کو مار ڈالا گیا۔ اس کے ساتھ دیگر سرکاری عمارات کو بھی بموں کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا۔

☆ صوبہ لغمان کے علی شنگ ضلع میں مجاہدین کے حملوں کی زد میں آ کر 12 نیٹو فوجی ہلاک اور مزید 14 زخمی ہو گئے۔ دشمنانِ اسلام سے اس ٹکراؤ میں اللہ کا ایک شیر اپنے رب سے ملاقات کا حق دار ٹھہرا جبکہ تین مجاہد زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ وردگ ضلع سید آباد میں مجاہدین نے دشمن کے قافلے پر ایک غیر متوقع حملہ کر دیا۔3 ٹرک،4 گاڑیوں کے ساتھ 10 کٹھ پتلی زخمی وہلاک ہوئے۔

8/ ستمبر

☆ ہلمند سے آمدہ خبروں کے مطابق ضلع گریشک کے نہر سراج علاقے میں سیکورٹی فورسز پر کامیاب حملے کیے گئے۔ افواج کی 10 گاڑیاں تباہ، 6 افراد کا جانی نقصان ہوا اور مجاہدین کو بہت سا مالِ غنیمت بھی حاصل ہوا۔

10/ ستمبر

☆ مجاہد عبدالرحمان کی جانب سے صوبہ قندھار کے ضلع ڈنڈ میں نیٹو افواج پر ایک زبردست شہیدی حملہ ہوا۔ اس مبارک کارروائی میں 11 فوجی اہلکار جہنّم رسید ہوئے اور 3 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند سے ملنے والے خبروں کے مطابق کم از کم 12 نیٹو اور کٹھ پتلی افغان دشمنوں کو مار دیا گیا۔ جبکہ دشمن کی 4 گاڑیاں اور ٹینک مجاہدین کی جانب سے کیے گئے مختلف حملوں میں تباہ و برباد ہوئے۔ یہ حملے مذکورہ صوبے میں امریکی فوجی ٹینک، پولیس گشتی پارٹی اور ایک امریکی پیدل دستوں پر نادعلی، سنگین، نوا، مرجاہ اضلاع اور لشکرگاہ شہر میں ہوئے۔

☆ ضلع سنگین، صوبہ ہلمند میں قریباً 12 امریکی فوجی گھریلو ساختہ بموں کے حملوں میں آ کر ہلاک وزخمی ہوئے۔

12/ ستمبر

☆ صوبہ پروان، باگرام کے فوجی اڈے کے قریب صلیبی جارح افواج کا دستہ پیدل گشت پر

تھا کہ اس پر حملہ کر کے 6 فوجیوں کو خاک وخون میں لت پت کر دیا گیا۔4 فوجی زخمی اور 3 ٹینک تباہ ہوئے۔

13/ستمبر

☆ صوبہ لوگر سے ملنے والی خبروں کے مطابق 9 صلیبی فوجی مجاہدین کی جانب سے کیے گئے مختلف حملوں میں مارے گئے۔ان کے ساتھ 4 فوجی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆ غزنی اور ہرات کے صوبوں میں مختلف حملوں میں 11 امریکی فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔صوبہ غزنی میں کیے جانے والا حملہ 'الفتح' آپریشن کا تسلسل تھا۔

☆ صوبہ غور کے تیوری اور شین کوٹ کو ملانے والی سڑک پر کٹھ پتلی ادارے کی گاڑی پر مجاہدین امارتِ اسلامیہ کے نصب کردہ بم کا دھماکہ ہوا۔شام ساڑھے تین بجے ہونے والے اس دھماکے میں 14 فوجی خون میں نہا گئے۔

14/ستمبر

☆ صوبہ غزنی میں مجاہدین نے افغان نیشنل آرمی کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔3 فوجی مردار ہوئے۔زخمیوں کی صحیح تعداد کا علم نہیں ہو سکا۔

☆ زاہری صوبہ میں سپلائی لائن پر حملہ کیا گیا۔قافلے کی حفاظت پر معمور 5 سیکورٹی اہلکار مارے گئے۔اس کے ساتھ ہی ان کی گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

☆ صوبہ ارزگان ضلع دہراود میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین اور جارح افواج کے مابین گھمسان کا رَن پڑا۔امریکی فوجی مذکورہ ضلع کے مزار گاؤں میں مجاہدین کے خلاف سرچ آپریشن کرنے کے لیے جارہے تھے کہ گھات لگائے مجاہدین نے ان پر حملہ کر دیا۔پیدل دستوں پر کیے جانے والے اس حملے میں جو کئی دیر تک جاری رہا،18 قابض صلیبی فوجی جہنّم واصل ہوئے۔الحمدللہ۔

15/ستمبر

☆ امارتِ اسلامیہ کے ترجمان کے مطابق صوبہ فراہ ضلع پشت میں مجاہدین اور صلیبی و کٹھ پتلی افواج کے درمیان گھمسان کی لڑائی لڑی گئی۔تفصیلات کے مطابق دن کے وقت مشترکہ دشمن پر اللہ کے شیروں نے اُس وقت دھاوا بولا جب فوجی قافلہ گاڑیوں کی صورت میں دہ گین کے علاقے سے گزر رہا تھا۔ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں قابض افواج کی 3 فوجی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہو گئیں۔10 ہلاک جبکہ 5 زخمی ہوئے۔دو مجاہدین زخمی اور ایک مجاہد بھائی شہادت پا گیا۔اِنا للہ و اِنا اِلیہِ رَاجِعُون

☆☆☆☆☆

16 اگست 2010ء تا 15 ستمبر 2010ء

فدائی حملے:	10 عملیات میں 31 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	256
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	112	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	374
ٹینک، بکتر بند تباہ:	296	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	69
کمین:	272	جاسوس طیارے تباہ:	6
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	200	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	7
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1117	صلیبی فوجی مردار:	2112
	سپلائی لائن پر حملے:	47	

نوائے افغان جہاد کو انٹرنیٹ پر درج ذیل ویب سائٹس پر ملاحظہ کیجیے۔

www.nawaiafghan.blogspot.com

www.jhuf.net www.muwahhideen.tk

www.ribatmedia.tk, www.ansar1.info

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

۲۸ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں آرسی بم دھماکے میں ۲ سیکورٹی اہلکار صوبیدار محمد زاہد اور سپاہی محمد سہیل ہلاک جبکہ ۴ اہل کار زخمی ہوئے۔جبکہ بم دھماکے سے پہلے مجاہدین نے ایک سیکورٹی اہل کار چھریوں کے وار کر کے ہلاک کردیا۔

۲۸ اگست: مہمند ایجنسی میں سیکورٹی فورسز کے سرچ آپریشن کے دوران بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا۔سرکاری ذرائع کے مطابق ایک اہل کار زخمی ہوا۔

۲۹ اگست: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقہ قنداری میں ایف سی پوسٹ دوچنگی پر مجاہدین نے حملہ کیا۔راکٹ لانچر اور مارٹر گن فائر کیے گئے۔سرکاری ذرائع نے اس کارروائی میں دو سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۹ اگست: بنوں میں ریسکیو ۱۵ کے دفتر اور ٹریفک پولیس چوکی پر دستی بم حملے کے نتیجے میں دو اہل کار شاہ جہان اور یوسف شدید زخمی ہوگئے۔

۳۰ اگست: خضدار اور مستونگ میں نیٹو کے دو آئل ٹینکروں کو آگ لگادی گئی۔

۴ ستمبر: فتح جنگ میں پنڈی گھیپ روڈ پر نیٹو فورسز کو آئل سپلائی کرنے والے ٹینکر پر فائرنگ کی گئی،جس سے ڈرائیور نور کمال ہلاک اور ہیلپر نصیب اللہ شدید زخمی ہوگیا۔

۷ ستمبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند میں مجاہدین کی فائرنگ سے حکومت نواز قبائلی ملک عبدالمنان خان ہلاک ہوگیا۔

۷ ستمبر: مہمند ایجنسی میں سابق سینیٹر حاجی عبدالرحمٰن فقیر کے حجرے کے سامنے بارودی سرنگ دھماکے سے خاصہ دار اہل کار نعیم شدید زخمی ہوگیا۔

۸ ستمبر: ہنگو میں پولیس موبائل پر ریموٹ کنٹرول حملے میں ڈی ایس پی سمیت دو اہل کار ہلاک اور ۵ پولیس اہل کار زخمی ہوگئے۔

۸ ستمبر: ہنگو کے علاقہ دوآبہ میں ۴ اہم قومی مشران حاجی گل سعید،حاجی نور گل،حاجی گل قدیم،حاجی مستان شاہ کو قتل کردیا گیا۔

۹ ستمبر: قلات کے علاقے سوراب میں کوئٹہ کراچی شاہراہ پر نیٹو کنٹینر پر فائرنگ سے ڈرائیور شدید زخمی ہوگیا۔

۱۳ ستمبر: ہنگو میں صحافی،مصری خان اورکزئی کو قتل کردیا گیا۔

۱۴ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے سپین قمر سپاہ میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو بارودی سرنگ سے تباہ کردیا گیا۔سرکاری ذرائع نے ۵ فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۱ ستمبر: خضدار میں ۲ نیٹو ٹرالرز نذر آتش کردیے گئے۔

۲۲ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں بارودی سرنگ پھٹنے سے ۳ اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

۲۲ ستمبر: پشاور میں آپریشن کے دوران ۴ سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوگئے۔

۲۳ ستمبر: خیبر ایجنسی میں نیٹو سپلائی لائن پر حملوں میں مجاہدین نے ۴ آئل ٹینکرز اور ۳ کنٹینرز تباہ کردیے۔

۲۴ ستمبر: خیبر ایجنسی میں نیٹو آئل ٹینکر کو تباہ کردیا گیا۔

۲۶ ستمبر: مستونگ کے قریب نیٹو فورسز کے لیے آئل لے جانے والے ٹینکر کو آگ لگا کر تباہ کردیا گیا۔

پاکستانی فوج کی مدد سے امریکی میزائل حملے

۷ اگست: کرم ایجنسی میں گاؤں بادشاہ گل کے قریب ۲ امریکی جاسوس طیاروں نے ۲ گاڑیوں پر ۴ میزائل داغے،جس کے نتیجے میں ۱۵ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۳ ستمبر: میران شاہ کے نواحی گاؤں ماچس میں ایک گھر پر ۲ میزائل داغے،جس کے نتیجے میں گھر میں موجود ۹ افراد شہید اور کئی زخمی ہوگئے۔

۳ ستمبر: شمالی وزیرستان میں دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں ۴ افراد شہید ور متعدد زخمی ہوگئے۔حملے میں مکان اور گاڑی تباہ ہوگئی۔

۶ ستمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں امریکی ڈرون کے ذریعے ایک گاڑی پر میزائل حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید ہوگئے۔

۹ ستمبر: شمالی وزیرستان میں میران شاہ کے علاقے مچن خیل میں ۲ گھروں پر امریکی جاسوس طیاروں سے میزائل برسائے گئے۔۶ افراد شہید اور ۵ زخمی ہوگئے۔

۱۲ ستمبر: شمالی وزیرستان میں دتہ خیل کے علاقہ نوی اڈہ میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے گئے،اس حملے میں ۱۵ افراد شہید ہوگئے۔

۱۴ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے درے نشتر میں جاسوس طیارے سے گھر پر ۴ میزائل داغے گئے جس میں ۱۹ افراد شہید ہوگئے۔

۱۵ ستمبر: شمالی وزیرستان میں میران شاہ سے تین کلومیٹر دور ڈانڈے درپہ خیل کے علاقے درگاہ منڈی میں ۶ امریکی جاسوس طیاروں نے ۲ مکانوں پر ۱۲ میزائل داغے،جس کے نتیجے میں ۱۴ افراد شہید اور ۵ شدید زخمی ہوگئے۔

۱۵ ستمبر: شمالی وزیرستان میں دتہ خیل میں ایک گھر پر ۲ میزائل داغے گئے،جس کے نتیجے میں ۷ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

عراق میں جنگی مشن ختم، اب پوری توجہ امریکہ کی اقتصادی بحالی اور افغانستان کی لڑائی پر ہوگی۔ القاعدہ اب بھی امریکہ کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے، اسامہ بن لادن کو گرفتار یا ہلاک کرنا آج بھی بڑی ترجیح ہے۔ اوباما

اوباما نے عراق میں جنگی مشن ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب تمام تر توجہ امریکا کی اقتصادی بحالی اور افغانستان کی لڑائی پر ہوگی جہاں سے فوجی انخلا کی رفتار کا فیصلہ زمینی صورتحال دیکھ کر کیا جائے گا۔ اوول آفس سے امریکیوں کو مخاطب کرتے ہوئے اوبامے نے کہا کہ اس نے اپنے وعدے کے مطابق ساڑھے سات سال قبل شروع کیا گیا 'آپریشن عراقی فریڈم' ختم کر دیا ہے، عراق سے ایک لاکھ کے قریب امریکی فوجی گھر واپس پہنچ چکے ہیں اور امید ہے کہ اگلے سال تک عراق میں موجود تمام فوجی واپس اپنے گھروں میں ہوں گے۔ اس نے کہا کہ یہ تاریخی لمحہ ایسے موقع پر آیا ہے جب امریکی تقریباً دس برسوں سے حالت جنگ میں ہونے کے باعث ایک طویل اور تکلیف دہ معاشی بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ وہ جنگ جو ایک ریاست کو غیر مسلح کرنے کے لئے شروع ہوئی اب عسکریت پسندی کے خلاف لڑائی میں تبدیل ہو چکی ہے اور اب لڑائی القاعدہ کے خلاف مرکوز ہوگی جس کی قیادت پاک افغان سرحدی علاقوں میں پناہ لئے ہوئے ہے اور امریکا کے خلاف سازشیں کر رہی ہے۔

دریں اثناء نائن الیون کی نویں برسی کے موقع پر پینٹا گون میں تقریر کرتے ہوئے اوبامہ نے کہا کہ القاعدہ امریکہ کے لئے آج بھی بہت بڑا چیلنج ہے اور اسامہ بن لادن کو گرفتار یا ہلاک کرنا آج بھی بڑی ترجیح ہے۔ گیارہ ستمبر کے حملے کسی مذہب نے نہیں بلکہ القاعدہ نے کیے تھے جس نے مذہب کا غلط استعمال کیا۔

اوباما نے امریکی عوام سے ووٹ اس وعدے پر لیے تھے کہ وہ عراق سے امریکہ کی گلو خلاصی کرائے گا کیونکہ عراق کی جنگ ایک 'بری جنگ' تھی جبکہ افغانستان کی جنگ ایک 'اچھی جنگ' ہے، لہٰذا اس جنگ میں کامیابی کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے۔ لیکن 'اچھی جنگ' کے خاتمے کے لیے بھی اس پر اس قدر دباؤ تھا کہ اسے وہاں سے فوج کے انخلا کی ڈیڈ لائن کا اعلان کرنا پڑا اور بقول واشنگٹن ٹائمز یہ ڈیڈ لائن ایک ایسی دو دھاری تلوار بن گئی جو نہ صرف وائٹ ہاؤس بلکہ کابل کے صدارتی محل پر بھی لٹک رہی ہے۔ اب نہ تو اوباما اس میں توسیع کر سکتا ہے اور نہ اس تاریخ تک فوجی انخلاء کا آغاز۔ گویا سانپ کے منہ میں چھچھوندر، نہ اُگلے بنے نہ نگلے بنے۔

جہاں تک القاعدہ اور شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کے بارے میں اوبامے کی ہرزہ سرائی کا تعلّق ہے تو اس پر حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ "کفر کے تیروں کا رخ جس طرف دیکھو جان لو کہ حق ادھر ہی ہے"۔ آج دنیا بھر کے کفر نے یک جان ہو کر امریکا کی سربراہی میں اپنے بموں اور میزائلوں کا رخ القاعدہ کے مجاہدین اور کی جانب کر رکھا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ القاعدۃ الجہاد نے کفر کے قلب میں کیسے کیسے گہرے گھاؤ لگائے ہیں۔

افغان جنگ انتہائی سست روی کا شکار ہے، جنگ کو مذاکراتی عمل سے ختم کرنا ہو گا: پیٹریاس

افغانستان میں نیٹو اور امریکی افواج کے کمانڈر جنرل ڈیوڈ پیٹریاس نے کہا ہے کہ افغان جنگ انتہائی سست روی کا شکار ہے۔ امریکی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے اس نے کہا کہ افغانستان میں شدید لڑائی ہو رہی ہے لیکن بعض مقامات پر یہ انتہائی سست روی سے ہو رہی ہے اتنی سست جیسے آپ گھاس کو اُگتا بڑھتا دیکھ رہے ہوں۔ اس نے دعویٰ کیا کہ امریکی فون نے صوبہ ہلمند سے طالبان کو مار بھگایا ہے اور مرجاہ میں بھی بہتری آئی ہے۔

دنیا کو سب سے زیادہ خطرہ 'ریڈیکل (بنیاد پرست) اسلام سے ہے: ٹونی بلیئر

سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ عصر حاضر میں دنیا کو لاحق سب سے بڑا خطرہ 'بنیاد پرست' اسلام سے ہے۔ اس نے کہا کہ اسلامی بنیاد پرست اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کی وہ اپنے مقصد کی خاطر کیمیائی، نیوکلیائی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کے استعمال سمیت جو کچھ بھی کریں گے وہ درست ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ ۱۱/۹ کے بعد مجھے اس خطرے کی سنگینی کا احساس ہوا۔

ٹونی اور اس کے آباواجداد جب ریڈ انڈینز کی نسل کشی، ہندوستان اور دیگر نو آبادیوں میں قتل عام اور صدیوں پر مشتمل لوٹ مار، عالمی جنگوں میں لاکھوں انسانوں کے قتل بالخصوص جاپان پر ایٹمی حملے، اسرائیل کے قیام کے لئے یہود کی سرپرستی، اور عراق کی ناکہ بندی کے ذریعے دس لاکھ عراقی بچوں کے قتل ایسے انسانیت سوز جرائم پر نہ گھبرائے اور نہ شرمائے بلکہ آج تک ان پر فخر کرتے ہیں تو پھر آخر اسلامی بنیاد پرستوں کو کس بنا پر دنیا کے لیے خطرہ قرار دیتے ہیں؟ جن ایٹمی، کیمیائی اور دیگر ہتھیاروں کے بل پوری دنیا میں فساد پھیلاتے پھرتے تھے آج انہی سے خوفزدہ کیوں ہیں؟ کیا فقط اس لئے کہ خالق کائنات کے کچھ مخلص اور پر عزم بندوں نے یہ ٹھان لیا ہے کہ اب اللہ کی زمین پر شیطان کے پجاریوں اور ہوس و نفس پرستی پر مبنی تہذیب کا سکہ نہیں چلنے دیں گے اور اللہ کے بندوں کو اللہ کی غلامی میں دے کر روئے زمین سے فساد کا خاتمہ کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

(بقیہ صفحہ ۵۵ پر)

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

’غریب‘ پاکستان کی قومی اسمبلی کا ہر رکن کم از کم دو کروڑ کے اثاثوں کا مالک ہے۔کئی ارب پتی بھی شامل ہیں۔

الیکشن کمیشن کو جمع کرائے گئے گوشواروں سے مرتب کردہ اس رپورٹ کے مطابق پاکستان کی قومی اسمبلی کے سب سے غریب رکن کے اثاثوں کی مالیت ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ جبکہ امیر ترین رکن ۳ارب ۲۸ کروڑ ہے۔علاوہ ازیں ان اثاثوں میں اضافے کی رفتار بھی خاصی چشم کشا ہے۔اس مقابلے میں پہلا نمبر فاٹا سے رکن اسمبلی کامران خان کا اور دوسرا نمبر مردان کے مولانا محمد قاسم کا ہے۔رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۲ میں ارکان اسمبلی کے اوسط اثاثے ۲ کروڑ ۰۷ لاکھ تھے جو بڑھ کر ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ہو گئے۔

مہنگائی اور روز افزوں غربت کے ستائے ہوئے عوام کے ان ’جمہوری‘ نمائندوں کے اثاثوں اور ان اثاثوں میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی تفصیلات پر کسی کو حیران نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان تفصیلات سے تو یہ گتھی سلجھ گئی ہے کہ پاکستانی حکمران اپنے ملک کے لوگوں کا جو خون نچوڑتے ہیں وہ آخر کہاں جاتا ہے۔صاف ظاہر ہے کہ یہ نام نہاد نمائندے اپنی تجوریاں کہ عوام کے پیسے سے ہی سے بھرتے ہیں۔دوسری طرف ایک وفاقی وزیر قیوم جتوئی کو جرنیلوں اور ججوں کی کرپشن کو بے نقاب کرنے پر مستعفی کرلیا گیا ہے۔ظاہر ہے کہ بہتی گنگا میں کور کمانڈروں نے اس قدر ہاتھ دھوئے کہ کروڑ کمانڈر بن گئے اور ججز کے حالات بھی کسی سے مخفی نہیں۔اسی لیے مقولہ مشہور ہو گیا کہ ’’پہلے وکیل کیا جاتا تھا اب جج کیا جاتا ہے‘‘۔مال حرام سے دولت کے انبار کھڑے کرنے والے تو شاید اس دن کو بھلا بیٹھے ہیں جب یہی مال ان کے گلے کا طوق بنے گا اور پھر اسی سونے چاندی کو پگھلا کر ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا۔لیکن اب وقت ہے کہ مسلمانان پاکستان ان سنپولیوں کو دودھ پلانا بند کریں اور اپنے کندھوں پر اٹھا کر ان حرام خوروں کو اقتدار کے ایوانوں میں بٹھانے کی بجائے ان کو اور پاکستان پر مسلط پورے طاغوتی نظام کو بحیرہ عرب میں اٹھا پھینکیں۔اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں شریعت الٰہیہ کے نفاذ کے لیے خود بھی جدوجہد کریں اور اسی مقصد کی خاطر مصروف عمل مجاہدین کی نصرت بھی کریں۔

سی آئی اے کے تربیت یافتہ ۳ ہزار افغانوں پر مشتمل فوج پاکستان میں القاعدہ اور طالبان کے خلاف خفیہ آپریشن میں مصروف ہے۔

بے گناہوں کے مارے جانے پر مجھے کوئی فکر نہیں ہوتی: زرداری۔امریکی صحافی کی کتاب میں دعویٰ۔امریکی حکام کی تصدیق، پاکستان کی تردید۔

مشہور امریکی صحافی باب وڈورڈ نے اپنی تازہ تصنیف ’اوبامہ کی جنگیں‘ میں دعویٰ کیا ہے کہ سی آئی اے نے اوباما کے حکم پر اپنے تربیت یافتہ ۳ ہزار افغان جنگجوؤں پر مشتمل ایک فورس تیار کی ہے جسے ’انسداد دہشت گردی کے لیے تعاقب کرنے والی ٹیموں‘ میں تقسیم کیا گیا ہے جو پاکستانی علاقے میں القاعدہ اور طالبان کے خلاف تیز تر مہم کا حصّہ ہیں۔اس فورس کی تشکیل افغان جنگ میں امریکی کردار کم سے کم کرنے کی اوباما کی حکمت عملی کے مطابق کی گئی۔کتاب کے مطابق اوباما نے اپنی اعلیٰ فوجی قیادت سے افغانستان سے انخلا کا کوئی منصوبہ تیار کرنے کا مطالبہ کیا تھا جس میں وہ ناکام رہے تو اوباما نے خود مذکورہ بالا حکمت عملی تشکیل دی۔

کتاب میں مزید بتایا گیا ہے کہ جب سی آئی اے کے سربراہ مائیکل ہیڈن نے ڈرون حملوں پر زرداری کا ردعمل جاننا چاہا تو اس (زرداری) کا کہنا تھا Collateral damage worries you Americans.It doesnot worry me یعنی اتفاقیہ ہلاکتیں تم امریکیوں کے لیے پریشان کن ہوتی ہیں مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکی عہدیداروں نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر مذکورہ بالا فورس کی موجودگی کی تصدیق کی جبکہ پاکستانی دفتر خارجہ کا کہنا تھا کہ پاکستان کی سرزمین پر غیر ملکی فوجیوں کی موجودگی ہماری طرف سے کھینچی گئی ’سرخ لکیر‘ ہے۔اور پاک افغان سرحد پر ہماری فوج کی ۹۵۴ چوکیوں کی موجودگی میں ایسے کسی گروپ کا پاکستان میں داخلہ ناممکن ہے۔

باب وڈورڈ جیسے ’مشہور‘ صحافی عام طور پر دوہری نوکریوں میں مصروف رہتے ہیں ایک طرف دنیا کو دکھانے کے لیے اخباروں کی نوکری اور دوسری طرف اپنی خفیہ ایجنسیوں کی چاکری۔کام دونوں جگہ پر ایک ہی ہوتا ہے یعنی اپنے مقاصد کے تحت جھوٹی سچّی اطلاعات کے مبالغے سے تشکیک کی ایسی گرد اڑانا جس میں کسی کو کچھ سجھائی نہ دے۔جہاں تک افغانوں پر مشتمل خفیہ فورس کی بات ہے تو مجاہدین کے لیے یہ کوئی نیا انکشاف نہیں کیونکہ وہ پہلے ہی اس طرح کی کارروائیوں سے باخبر ہیں بلکہ ان میں شریک ٹیموں کی حسب توفیق تواضع بھی کرتے رہتے ہیں۔قبل میں آئے روز مجاہدین کے ہاتھوں جاسوسوں کی گرفتاری اور پھر سرعام ان کی گردن زدنی اور خوست میں سی آئی اے کے اڈے پر ڈاکٹر ابودجانہ الخراسانیؒ کا حملہ اس کا بین ثبوت ہے۔

برطانیہ کا اپنے دفاعی بجٹ میں ۲۰ فیصد کمی کا اعلان۔امریکا برطانیہ تعلقات متاثر ہونے کا خدشہ

برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے ۳۷ ارب پاؤنڈ کے سالانہ دفاعی بجٹ میں ۲۰ فیصد تک کمی کرے گا۔جبکہ امریکہ نے اس اعلان پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے

برطانیہ کو انتباہ کیا ہے کہ اگر اس فیصلے پر نظر ثانی نہ کی گئی تو دونوں ملکوں کے تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں۔

افغان جنگ امریکی تاریخ کی سب سے طویل جنگ بن گئی۔

افغانستان کی جنگ امریکی تاریخ کی طویل ترین جنگ بن گئی ہے۔اس سے قبل ویت نام کی جنگ امریکی تاریخ کی سب سے طویل جنگ تھی جو کہ ۱۰۳ ماہ یعنی تقریباً ساڑھے آٹھ سال پر محیط تھی لیکن افغانستان میں امریکی جنگ رواں ماہ میں اپنے ۹ سال مکمل کر لے گی۔واضح رہے کہ بش دور میں امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے اکتوبر ۲۰۰۲ میں جنگ کا ایک سال مکمل ہونے پر دعویٰ کیا تھا کہ طالبان اور القاعدہ کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

۱۱/۹ کے ۹ سال بعد بھی امریکہ میں القاعدہ کے حملوں کا خطرہ برقرار ہے، امریکہ میں بھی بہت سے لوگ القاعدہ کے سحر میں مبتلا ہیں: امریکی تھنک ٹینک

۱۱/۹ کے ۹ سال مکمل ہونے پر جاری کی گئی امریکی تھینک ٹینک نیشنل پر پیئر ڈینس گروپ نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ اب بھی امریکہ پر حملوں کا خطرہ برقرار ہے اور القاعدہ نے اپنے اثرات کا دائرہ وسیع کیا ہے اور امریکہ میں بھی بہت سے لوگ اس کے سحر میں مبتلا ہیں۔ان امریکیوں میں جہادی سوچ پنپ رہی ہے اور ان کی جانب سے حملوں کا خطرہ توانا ہوتا جا رہا ہے۔ریاستی اور مقامی حکام کو اس خطرے کا پوری طرح مل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں جدید ترین طریقوں کی بجائے قدرے روایتی اور غیر معروف طریقوں سے اداروں اور سرکاری املاک پر حملے کیے جا سکتے ہیں۔فائرنگ کے علاوہ کار بم دھماکوں،خود کش حملوں اور طیاروں کو دوران پرواز بم سے اڑا دینے کی کوششوں کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔

پاکستان نے ۱۱/۹ کے تیسرے روز ہی امریکا کے تمام مطالبات تسلیم کر لیے تھے،معاہدے میں خشکی اور نیوی کے تمام بیسز تک رسائی ،خفیہ معلومات کی فراہمی،لاجسٹک سپورٹ اور طالبان کی رسد منقطع کرنا شامل تھا۔

ایک انگریزی اخبار کی رپورٹ کے مطابق منظر عام پر آنے والی خفیہ دستاویزات سے پتہ چلا ہے کہ ۱۱/۹ کے حملوں کے دو روز بعد ہی ۱۳ ستمبر ۲۰۰۱ کو امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج نے آئی ایس آئی کے اس وقت کے سربراہ جنرل محمود سے دو ملاقاتیں کیں جن میں پاکستان سے تمام ہوائی اڈوں پر لینڈنگ کے حقوق کا مطالبہ کیا اور دیگر مطالبات بھی سامنے رکھے اور اگلے روز اس وقت کے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا کہ پاکستان نے تمام مطالبات مان لیے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

طالبان غیر ملکی امدادی کارکنوں کے لئے خطرہ ہیں: مائیک مولن

امریکی فوج کے سربراہ مائیک مولن نے کہا ہے کہ طالبان پاکستان میں غیر ملکی امدادی کارکنوں کے لیے خطرہ ہیں۔طالبان کے حملوں کے خطرے کے پیش نظر پاکستان میں امدادی کارروائیوں میں مصروف امریکی فوجیوں کو احتیاط تدابیر سخت کرنے کی ہدایت کر دی۔اس کا کہنا تھا کہ امدادی کارروائیوں میں مصروف امریکی فورسز اور غیر ملکی امدادی کارکنوں کو درپیش خطرے کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔

گمراہ کن نیٹ ورک مجھے مسلمان ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے: اوباما

امریکی صدر اوباما کا کہنا ہے کہ گمراہ کن افواہیں پھیلانے والا نیٹ ورک اس کو مسلمان ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے لیکن اسے ان غلط افواہوں سے کوئی پریشانی نہیں۔ایک حالیہ سروے کے مطابق ۲۰ فیصد امریکی اوباما کو مسلمان سمجھتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ اپنے عیسائی ہونے کا برملا اظہار کرتا اور باقاعدگی سے گرجا جاتا ہے۔ان افواہوں نے زور اس وقت پکڑا جب اس نے نیویارک میں آنجہانی ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی قبر کے قریب ایک اسلامک سنٹر اور مسجد کے مجوزہ اور متنازعہ منصوبے کی حمایت میں ایک بیان دے دیا۔بعد ازاں وہ اپنے اس موقف سے مکر گیا۔

فوجی انخلا کے اعلان کے بعد طالبان کے حوصلے بلند ہو گئے ہیں: امریکی جنرل

امریکی میرین فوج کے سینئر جنرل جیمز کونوے نے کہا ہے کہ امریکی فوج کے افغانستان کے اعلان سے طالبان کے حوصلے بلند ہو گئے ہیں۔اس کا کہنا تھا کہ انخلا کی ڈیڈ لائن ہمارے دشمن کو زندگی بخش رہی ہے۔اس نے مزید کہا کہ طالبان سوچ رہے ہوں گے کہ امریکا اپنی جنگ ختم کر رہا اور ہمیں صرف کچھ دن انتظار کرنا ہے۔

اس احمق امریکی جرنیل کو یہ علم نہیں کہ مجاہد فی سبیل اللہ کا حوصلہ تو دشمن کو اپنے سامنے اور مادی لحاظ سے زیادہ طاقتور دیکھ کر بلند ہو جاتا ہے اور اور وہ کبھی بھی پست ہمتی کا شکار نہیں ہوتا کیونکہ 'فتح یا شہادت' اس کا مقدر ہے لہٰذا ہر دو صورتوں میں کامیابی ہے۔اور یہ بھی اس کی خام خیالی ہے کہ مجاہدین کو جنگ ختم کرنے کی کوئی جلدی ہے۔بقول شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ مجاہدین تو نہ صرف اگلے سات سال، بلکہ اس سے بھی اگلے سات سال اور اس سے بھی آگے حتمی فتح یا شہادت تک جنگ لڑنے کے لیے تیار ہیں۔جلدی تو ان صلیبی کفار کو ہے جن کے تابوت میں جنگ کا ہر دن ایک کیل مزید پیوست کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ڈرون حملوں کی بوچھاڑ...... صلیبی شکست کے نمایاں آثار

اس حقیقت کو باری تعالیٰ خود یوں بیان کر رہے ہیں ان تکونوا تالمون فانھم یالمون کما تالمون و ترجون من اللہ مالا یرجون۔ ''اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو انہیں بھی اُسی طرح تکلیف پہنچتی ہے جس طرح تمہیں اور تم اللہ سے اجر کے امیدوار ہو اور وہ اس کی کچھ امید نہیں رکھتے''۔

اس دنیائے دارالغرور کو ہی اپنا سب کچھ سمجھنے والوں کو ایمان والوں کی قلبی کیفیات کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے جن کا ایک ایک فرد اپنے قول و عمل سے ہر لمحہ افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد'' میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا، بے شک اللہ اپنے بندوں پر نظر رکھے ہوئے ہے'' کا ورد کرتا ہے اور اس کی محبوب ترین شے اپنے مالک سے ملاقات کا شوق ہے اور پھر شہادت کی تو بات ہی کیا ہے کہ

؎ شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

لیلائے شہادت ہی کو تو پانے کے لیے یہ دیوانے شرق و غرب سے یہاں اکٹھے ہو رہی ہیں اور یوں دیوانہ وار جانوں کو لٹا رہے ہیں جیسے سگ دنیا' یورپ اور امریکہ کے ویزے حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ تو اس ختم ہو جانے والی دنیا پر ریجھے ہوئے ہوتے ہیں جس کے بارے میں کائنات کے سب سے سچے انسان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا جیفۃ والطالبھا کلاب'' دنیا مُردار ہے اور اُس پر جھپٹنے والے کتے ہیں (جو مُردار پر جھپٹے ہوئے ہیں)'' جبکہ ایمان والے تو جنت کے انعامات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور سب سے بڑھ کر لقاء ربی کی نعمت سے بہرہ ور ہونے کو بے تاب ہوتے ہیں۔

؎ کیوں جل مرتے ہیں شمع پر پوچھو تو ذرا پروانوں سے

☆☆☆☆☆

بقیہ: مسافران نیم شب

یہی موقع تھا جب اپنے اور اپنے پیاروں کے لیے ایک سے ایک قیمتی انعام کا حصول متوقع تھا، سو میں نے اپنے رب سے ہدایت مانگ لی۔ اپنے لیے بھی اپنے پیاروں کے لیے بھی بالخصوص زبیر کے لیے۔ میں نے بارگاہ ذوالجلال میں عرض کیا کہ اے رب کریم اگر میرا یہ پیارا بھائی راہ ہدایت پر ہے تو پھر اس کی سعی کو قبول فرما اور مجھے بھی اس کا ہمسفر اور انصار بنا اور اگر وہ بھٹکے ہوؤں کا ساتھی ہے تو اس کو ہر قسم کے شر سے بچ کر پلٹ آنے اور سچی توبہ کے بعد صراط مستقیم کا مسافر بنا۔

اس دعا کے فوری بعد دل میں آنے والی طمانیت نے احساس دلایا کہ یہ جگہ حقیقتاً مقام قبولیت ہے۔ تین دن بعد میری واپسی تھی، ایئر پورٹ روانگی سے کچھ دیر قبل میرے موبائل پر لاہور کے کسی نمبر سے فون آیا۔ میں نے فون اٹھایا تو 'السلام علیکم' کی جانی پہچانی سی آواز آئی، میں ذرا ذہن پر زور دیا تو یاد آیا کہ یہ تو حافظ عمران کی آواز ہے۔

'مبارک ہو! آپ کا بھائی کامیاب ہو گیا' خیریت پوچھنے بتانے کے بعد اس نے کہا تو چند ثانیے تک میں گویا سن ہو گیا۔

'الحمدللہ' اوسان بحال ہونے پر میں فقط یہ کہہ پایا۔

گناہگار بندے کی التجا، اللہ مجیب الدعوات کے حضور قبول ہو گئی تھی۔ لاہور پہنچنے پر پتہ چلا کہ دو روز قبل فجر سے کچھ دیر بعد مجاہدین کے مرکز پر ہونے والی بمباری میں زبیر اور پانچ دیگر مجاہدین شہید ہو گئے تھے۔ عثمان بھی اسی بمباری میں ایک مرتبہ پھر زخمی ہوا تھا۔

....

زبیر کی شہادت کو آج دو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ اس وقت رات کے دو بجنے والے ہیں اور ابھی کچھ دیر پہلے بھی میرے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ آج بھی دروازہ کھلنے پر میلے کپڑوں والے کچھ تر و تازہ چہرے میرے مہمان تھے۔ گلاب ایسے یہ شگفتہ چہرے ابھی کچھ دن میرے پاس رہیں گے۔ الیکٹرونکس کے کچھ سرکٹ وغیرہ بنانا سیکھیں گے۔ اور پھر کسی روز اسی طرح بوقت نیم شب رخصت ہو جائیں گے۔ جی تو چاہتا ہے کہ ان کے پاؤں دھو کر پیوں کہ یہ نوجوان ایک ایسے وقت میں اپنے لہو کے چراغ جلانے اٹھے ہیں جب پوری امت مسلمہ پر وہن کی تاریک رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے ہیں لیکن یہ بندگان خدا مست دنیا اور اس کی رنگینیوں کو خیر باد کہہ کر سعادت و شہادت کی سربلند منزلوں کو پانے کی جستجو میں نکل پڑے ہیں اور غفلت کی نیند سوئے مجھ جیسوں کو یہ پیغام دے رہے ہیں

میں ظلمت شب میں لے کر نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو
شرر فشاں ہو گی آہ مری، نفس مرا شعلہ بار ہو گا

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

۱۹ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک گاڑی پر ڈرون حملے میں ۵ افراد شہید اور ایک بچے سمیت ۳ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ پائی خیل کے مقام پر کیا گیا۔

۲۰ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں ایک گھر اور گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں ۹ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

۲۱ ستمبر: جنوبی وزیرستان کے علاقوں انگور اڈا اور اعظم ورسک سمیت ۳ مختلف مقامات پر امریکی جاسوس طیاروں سے میزائل داغے گئے۔ جس کے نتیجے میں ۲۸ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

۲۶ ستمبر: شمالی وزیرستان میں دتہ خیل کے مختلف علاقوں میں ۳ ڈرون حملے کیے گئے، جن میں ۱۲ افراد شہید اور ۴ زخمی ہو گئے۔

۲۷ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں خوشحالی میں واقع ایک مکان پر امریکی جاسوس طیارے سے میزائل داغے گئے، جس سے ۴ افراد شہید ہو گئے۔

۲۹ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک گاڑی پر امریکی جاسوس طیارے کے ذریعے میزائل داغے گئے۔ ۴ افراد شہید ہو گئے

☆☆☆☆☆

سلام تم پر!!!

دیارِ جاناں کی عظمتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر
قدم قدم پر اذیتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

فضائیں تاریک، دورمنزل، قدم قدم آندھیاں، بگولے
رہِ طلب کی صعوبتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

تمہارے جلووٴں کی تابشوں سے نگاہِ باطل ہے خیرہ خیرہ
ہجومِ باطل کی ظلمتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

قدم قدم پر بہ حدِ امکاں، تمھیں مٹانے کی سازشیں ہیں
سنبھل سنبھل کر نزاکتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

کفیل اِک دن پہنچ ہی جائیں گے کامیابی کی منزلوں تک
بہت ہی پُر پیچ راستوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

بلند ہمت، جواں ارادے، کتابِ برکف، حدیث برلب
قیامت انگیز شدّتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

نظامِ طاغوت کو مٹانے حقیقتوں کی سپاہ لے کر
لعین باطل کی طاقتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

لگی ہے آگ کچھ اس غضب کی، سلگ رہی ہیں تمام راہیں
جہنّم انگیز راستوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

تمہارے ایثار کے تصدّق، تمہارے عزم وعمل کے قرباں
رہِ خدا میں شہادتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

دیارِ جاناں کی عظمتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر
قدم قدم پر اذیتوں سے گزرنے والو! سلام تم پر

کیا چوپایوں سے بدتر مخلوق امتِ محمدیہ ﷺ پر حکمرانی کی مستحق ہوسکتی ہے؟

کفار کی حقارت وپستی بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:﴿اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰہِ الصُّمُّ الۡبُکۡمُ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴾ (الأنفال: ۲۲)

''بے شک اللہ کے نزدیک بدترین خلائق وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے''۔

مزید فرمایا:﴿اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ﴾ (الأنفال: ۵۵) ''بے شک اللہ کے نزدیک بدترین خلائق یہ کافر لوگ ہیں، سو یہ ایمان نہ لائیں گے''۔

اور فرمایا:﴿وَلَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَہَنَّمَ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ لَہُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا یَفۡقَہُوۡنَ بِہَا وَلَہُمۡ اَعۡیُنٌ لَّا یُبۡصِرُوۡنَ بِہَا وَلَہُمۡ اٰذَانٌ لَّا یَسۡمَعُوۡنَ بِہَا اُولٰٓئِکَ کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ﴾ (الأعراف: ۱۷۹)

''تحقیق، ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ ہی کے لئے پیدا کئے ہیں؛ ان کے دل تو ہیں (مگر) یہ ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں (مگر) یہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان تو ہیں (مگر) یہ ان سے سنتے نہیں، یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ، یہی لوگ دراصل غافل ہیں''۔

اور فرمایا:﴿اَمۡ تَحۡسَبُ اَنَّ اَکۡثَرَہُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ اَوۡ یَعۡقِلُوۡنَ اِنۡ ہُمۡ اِلَّا کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ سَبِیۡلًا﴾ (الفرقان: ۴۴)

''یا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے یا سمجھ رکھتے ہیں؟ یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے''۔

اور فرمایا:﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡمُشۡرِکُوۡنَ نَجَسٌ فَلَا یَقۡرَبُوا الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِہِمۡ ہٰذَا﴾ (التوبہ: ۲۸)

''اے ایمان والو! مشرک تو ہیں ہی پلید، لہٰذا وہ اس برس کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں''۔

پس جو شخص چوپایوں سے زیادہ گمراہ، اللہ کی بدترین مخلوق اور نجاست ونحوست سے مرکب ہو، وہ مسلمانوں کا والی وحکمران کیسے ہوسکتا ہے؟......

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کافر بطور کاتب بھی قبول نہیں

اسی وجہ سے جب سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی کاتب مقرر کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سختی سے جھڑکا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہی راوی ہیں کہ: ''امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنا تمام لین دین ایک جلد میں لکھ کر بھیجیں۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ایک نصرانی کاتب تھا جو یہ حساب کتاب لکھا کرتا تھا۔ پس جب حضرت ابوموسیٰ اشعری نے اپنا حساب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو وہ حساب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پسند آیا اور انہوں نے کہا کہ یہ کاتب تو بڑی اچھی یادداشت اور مہارت رکھتا ہے، ہمارے پاس مسجد میں ایک اور کتاب بھی پڑی ہے جو شام سے آئی ہے، اس کاتب کو بلاؤ تاکہ وہ کتاب بھی ہمیں پڑھ کر سنائے۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ جنبی ہے؟ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، بلکہ وہ نصرانی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے میری ران پر مارا اور مجھے سخت ڈانٹ پلائی، پھر فرمایا: اسے نکال باہر کرو، اور یہ آیت پڑھی:

﴿اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو بے شک وہ انہی میں سے ہوگا، بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا﴾ یہ سن کر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اسے دوست تو نہیں بنایا، وہ تو صرف کتابت کا کام کرتا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مسلمانوں میں تمہیں کوئی کاتب نہیں ملا تھا......؟ جب اللہ نے انہیں دور کردیا تو تم انہیں قریب مت کرو، اور جب اللہ نے انہیں خائن قرار دیا ہے تو تم انہیں امین مت سمجھو، اور جب اللہ نے انہیں ذلیل کردیا ہے تو تم انہیں عزت مت دو...... پھر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کاتب کو نکال دیا''۔

(بیہقی نے اس واقعے کو انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے)

جن کفار پر رستہ تنگ کرنے کا حکم ہے انہیں اپنا حاکم بنا کر پوری دنیا ان پر وسیع کردیں؟

تمام علما اس بات پر متفق ہیں کہ کافر مسلمانوں کا امام (حکمران) نہیں بن سکتا۔ اسی طرح اگر امام بننے کے بعد کوئی حاکم کافر ہوجائے تو معزول سمجھا جائے گا اور اس کی جگہ اللہ کی شریعت کے مطابق حکومت کرنے والے کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے گا۔ کافر کو بطور حاکم برداشت کرنا تو دور کی بات، ہماری شریعت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اگر راستے میں بھی کفار سے سامنا ہوجائے تو انہیں ایک کونے میں سمٹنے پر مجبور کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''لا تبدؤوا اليهود والنصارى بالسلام وإذا لقيتم أحدهم في طريق فاضطروهم إلى أضيقه''۔ ''یہود ونصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرو، اور جب کسی راستے میں تمہارا ان سے سامنا ہو تو انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو''۔

(رواه أحمد، و مسلم، واللفظ له، وأبوداود، والترمذي عن أبي هريرة رضي الله عنه)

(شیخ ابو یحییٰ اللیبی ...... حد السنان)